

کیا ہوئی ہے خطا
از قلم رمشاء حسین

کیا ہوئی ہے خطا

رمشا حسین

ساری تیاریاں ہو گئی ہے نہ آج میری نو اسی پورے ایک سال بعد پاکستان آرہی ہے۔۔۔ اُسماعیل صاحب روعب بھری آواز میں ملازموں سے پوچھنے لگے جن کی ڈور یہاں سے وہاں ہو رہی تھی "پاس ہی ہال میں اُن کے پوتے غباروں میں ہوا بھرنے میں لگے تھے جن کے پاس اُن کی ایک بے نیاز پوتی اپنے سیل فون میں کچھ دیکھنے میں مگن تھی آس پاس کیا ہو رہا ہے اُس سے اُس کو کوئی سروکار نہیں تھا۔۔۔ حیات بیٹا آپ کیوں اس قدر لا پر واہ انداز میں بیٹھی ہیں جائے جا کر دیکھے تازہ پھول میں نے منگوائے تھے وہ آئے ہیں یا نہیں؟ اُسماعیل صاحب نے اپنی نخریلی پوتی حیات سے کہا

دادا جان وہ اپنے شوٹ سے آرہی ہے کوئی کارنامہ انجام نہیں دیا جو آپ اتنی تیاریاں کر رہے ہیں اور مجھے تو وہ لفٹ بھی نہیں کرواتی اور میرا بھی کوئی انٹرسٹ نہیں کے میں بلاوجہ اُس کی آمد کی تیاری کرو مجھے بس احناف کا انتظار ہے وہ آئے گا تو میں اُس کے ساتھ چلی جاؤں گی۔۔۔ حیات اُسماعیل صاحب کی بات پر سنجیدگی سے دو ٹوک لہجے میں کہتی آخر میں اپنے منگیتر کا ذکر کیا جس سے اُس کو انتہا کی محبت تھی۔۔۔

سہی کہہ رہے میری بیٹی آپ نے تو خوا مخواہ اُس کو سر پہ چڑھا لیا ہے تبھی اس قدر گھمنڈی اور مغرور ہو گئی ہے ہم سے تو بات کرنا بھی جیسے اُس کو توہین لگتا ہے۔۔۔ کچن سے باہر آتی منیبہ بیگم (حیات کی ماں) ناک منہ چڑھا کر بولی

تم سب کا یہی رویہ دیکھ کر اُس کو تم لوگوں سے بات کرنے میں انٹرسٹ نہیں ہوتا خُدا جانے میرے جانے کے بعد میری نواسی کا کیا ہو گا۔۔۔ اسماعیل صاحب اُن کے جوابات سن کر رنجیدہ آواز میں بول کر اُپر کی طرف جانے لگے مگر ایک آواز پہ اُن کو رُکنا پڑا

السلام علیکم ایوری ون۔۔۔ احناف گھر میں داخل ہوتا سب کو سلام کرنے لگا
وعلیکم السلام میرا شیر پوتا آگیا۔۔۔ وائٹ گول گلے والی شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ
میں ملبوس جس نے بالوں کو جیل کی مدد سے سیٹ کیا تھا چہرے پر ہلکی سی بیئر ڈاور
ہونٹوں پہ مبہم مسکراہٹ سجائے کھڑے احناف کو دیکھ اسما عیل صاحب نے محبت
بھرے لہجے میں کہا

جی میں آگیا۔۔۔ احناف نے جواب دیا

اچھا ہوا تم آگئے میں تو تمہارے انتظار میں یہاں بیٹھ کر بور ہو گئی تھی۔۔۔ احناف کو
دیکھ کر حیات کی جان میں جان آئی

اب تو میں آگیا ہوں جہاں کہو گی وہاں لے چلوں گا۔۔۔ احناف نے مسکرا کر کہا تو
حیات کے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا

احناف آگئے ہو تو بیٹھ جاؤ تمہاری کزن آتی ہو گی۔۔۔ "اُس سے مل کر چلے
جانا۔۔۔" اسما عیل صاحب نے نرم لہجے میں کہا

دادا سائیں ہم سے مل کر اُس نے کیا کرنا ہے دیکھیے گا گھر میں داخل ہو کر آپ کو سلام کرے گی آپ سے ملے گی پھر گھر کو ریڈ کارپیٹ سمجھ کر ریمپ کرتی اپنے کمرے میں چلی جائے گی۔۔۔ احناف کے کچھ بھی کہنے سے پہلے حیات بول پڑی تو باقی سب کزن اُس کی باتوں کا چسکا لیکر ہنس پڑے

السلام علیکم نانا سائیں۔۔۔۔ خوبصورت آواز پہ سب لوگوں کی ہنسی کو بریک لگی تھی "اور سب کی نظریں داخلی دروازے پہ جم سی گئی تھی۔۔۔" جہاں تینیس سال کی عمر کے درمیان فل بلیک جنیز پیٹ میں ملبوس خوبصورت نین تارا کھڑی تھی جس کے سلکی لونگ ہیئر پشت پہ بکھرے پڑے تھے اور آنکھوں میں سن گا گلز تھے جن کو ابھی اُس نے آنکھوں سے اُپر کیا تھا۔ اُس کا چہرہ ہر احساس سے عاری تھا "سب کی نظروں میں اُس کو دیکھ کر ستائش اُبھری تھی سوائے دو لوگوں کے ایک حیات جس نے اُس کو دیکھ کر اپنی نظروں کا زاویہ بدلاتھا تو دوسرا احناف جس نے ایک نظر کے بعد دوسری نظر اُس پہ نہیں ڈالی تھی۔۔

وعلیکم السلام میری جان یہاں آؤ۔۔۔ اسماعیل صاحب کی آنکھوں میں جیسے ٹھنڈک پڑ گئی تھی۔۔۔ تبھی بائیں پھیلا کر اُس کو اپنی طرف آنے کا کہا تھا "نین تارہ کے چہرے پہ ہلکی مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا اور وہ بھاگ کر اُن کے سینے لگی تھی۔۔۔

میں نے آپ کو مس کیا۔۔۔ نین تارا اُن کے سینے سے لگی بولی میں نے بھی اپنی جان کو بہت مس کیا۔۔۔ اسماعیل صاحب اُس کا ماتھا چوم کر بولے شروع ہو گیا ان کا میلو ڈرامہ میرے خیال سے ہمیں نکلنا چاہیے۔۔۔ حیات نے بیزار لہجے میں کہا تو احناف کی نظریں بے ساختہ نین تارا پہ اُٹھی جو ابھی تک اسماعیل صاحب کے ساتھ لگی ہوئی تھی مگر اپنے چہرے پہ کسی کی نظروں کا ارتکاز اُس نے صاف محسوس کیا تھا تبھی آنکھیں کھولی تو نظر سیدھا احناف پر پڑی دونوں کی نظریں چار ہوئی تو احناف نے ایک لمحہ ضائع کیے بنا نظریں دوسری طرف کر لی

میں اب ریسٹ کروں گی کوئی مجھے ڈسٹرب نہ کرے۔۔۔ نین تارا ایک اچٹنی نظر احناف پہ ڈالے اسماعیل صاحب سے بولی

سب سے مل تو لو۔۔ اُسما عیل صاحب نے کہا

بہت تھکی ہوئی ہوں بس آرام کرنا چاہوں گی۔۔ نین تار نے کہا

کیوں کیا جہاز کو دھکا دے کر آئی ہو یا ایرہوسٹ کی ڈیوٹی دے کر آئی ہو؟ حیات نے مصنوعی حیرت سے سوال کیا تو سب لوگ پھر سے ہنس پڑے مگر نین تار نے سخت ناگوار نظروں سے اُس کو دیکھا تھا مگر کوئی بھی جواب دینا اُس نے ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔

حیات ہمیں لیٹ ہو رہا ہے۔۔ احناف حیات کا ہاتھ تھامے اُس کا دھیان اپنی طرف کیا

ہاں سوری میں بھول گئی تھی چلو۔۔ حیات نے اپنے سر پہ ہاتھ مار کر کہا "نین تارا جبکہ خاموشی سے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

تم بھی اُپر جاؤ آرام کرو پھر مل کر کھانا کھائے گے۔۔۔" اور احناف تم رات کا ڈنر ہمارے ساتھ کرنا۔۔۔ اسماعیل صاحب نین تارا کو مخاطب کرنے کے بعد احناف سے بولے جو حیات کو لیے جانے والا تھا

سوری دادا جان مگر مجھے اور حیات کو آنے میں لیٹ ہو جائے گا کیونکہ دوستوں کے ساتھ پارٹی کا پروگرام بنا ہے۔۔۔ احناف نے عاجزی سے کہا چلو کوئی بات نہیں اگلی بار کر لینا۔۔۔ اسماعیل صاحب نے مسکرا کر کہا "نین تارا جبکہ کب کا جاچکی تھی۔

شیور۔۔۔۔ احناف نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلا کر کہا



اسماعیل صاحب کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی "بڑے بیٹے کا نام الطاف جتوئی تھا جن کی شادی اپنی کلاس فیلو بینش سے ہوئی اور اُن کے تین بچے تھے "ایک بڑا بیٹا سلطان جس کی عمر اٹھائیس سال کی تھی اور وہ سافٹ ویئر انجینئر تھا دوسرے بیٹے کا نام احناف

جتوئی تھا جس کی عمر پچیس سال تھی اور اُس کا انٹر سٹ فائن آرٹسٹ میں تھا مگر اپنے senior software developer والد کی ضد پہ وہ اُن کی کمپنی میں تھا۔۔۔ اور تیسری بیٹھی انا بیہ جو اٹھارہ سالہ کالج اسٹوڈنٹ تھی "الطاف جتوئی نے جوائنٹ فیملی میں رہنے کے بجائے الگ رہنے کو ترجیح دی تھی تبھی اپنی بیوی بچوں سمیت وہ الگ گھر میں شفٹ ہو گئے تھے" باقی دو بھائی اپنے باپ کے ساتھ ہی رہا کرتے تھے چنانچہ الطاف خانزادہ کے بعد اُن کی آخری بیٹی رافعہ اور دوسرے نمبر پہ بیٹا جس کا نام اختر جتوئی تھا ان دونوں بہن بھائی کی شادی ایک ساتھ ہوئی تھی "اختر جتوئی کی شادی اپنی کزن منیبہ بیگم سے ہوئی تھی جبکہ رافعہ کی شادی اسماعیل صاحب نے اپنے دوست کے بیٹے سُہیل بلوچ سے کروائی تھی" جو بلوچستان کے ایک گاؤں کے رہائشی تھے "رافعہ کی دو بیٹیاں تھی ایک بڑی بیٹی جس کا نام چاندنی تھا اور دوسری بیٹی نین تارا تھی جس کو بچپن سے اپنے آپ میں رہنا پسند تھا مگر اپنی بڑی بہن میں اُس کی جان تھی "کیونکہ نین تارا پانچ سالہ کی تھی اور چاندنی بارہ سال کی تھی جب کار ایکسیڈنٹ میں رافعہ بیگم اور سُہیل بلوچ کا انتقال ہو گیا تھا تب سے چاندنی نے اپنی بہن

کا خیال رکھا تھا۔۔۔ چاندنی اور اختر جتوئی کا بیٹا یہ دونوں ہم عمر تھے "جبکہ اختر جتوئی کی دو بیٹیاں اور بھی تھی ایک حیات جو نین تارا سے دو سال بڑی تھی دوسری بیٹی کا نام فضا تھا جو انابہ کی عمر کی تھی اُن کے بڑے بیٹے کا نام خاور جتوئی تھا "اسما عیل صاحب کا تیسرا بیٹا جن کا نام اصغر جتوئی تھا جن کی شادی بھی اپنی خالہ زاد انعم سے ہوئی تھی "اُن کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھی "بڑے بیٹے کا نام از لان جو حیات کی عمر کا تھا دوسرے بیٹے کا نام ارسلان تھا جو اُنیس سال کا تھا "بڑی بیٹی کا نام سول تھا اور چھوٹی بیٹی کا نام مول تھا۔۔۔" یہ سب ایک گھر میں اپنی خوشحال زندگی بسر کر رہے تھے جب اچانک اُن کی زندگی میں ایک طوفان آیا تھا اور وہ طوفان باقی کا تو کچھ نہیں مگر نین تارا کا سب کچھ لے گیا تھا "اپنے والدین کے بعد نین تارا کا سب رشتہ چاندنی سے جڑا تھا مگر جانے کیا بات تھی جس نے چاندنی کو حرام موت مرنے پہ مجبور کیا تھا اور وہ صبح کا اُجالانہ دیکھ پائی۔۔۔ بس اس فانی دُنیا سے ہمیشہ کے لیے رخصت ہو گئی۔ جب چاندنی کا انتقال ہوا تھا تو اُس کی عمر اکیس سال تھی اور نین تارا چودہ سال کی تھی "جس کو اسما عیل صاحب اپنے ساتھ شہر لائے تھے اور چودہ سالہ نین تارا اپنے

نانا کے ساتھ رہنے لگی تھی جب وہ شہر آئی تھی تو اُس کے پاس کچھ نہیں تھا سوائے ایک ڈائری کے جو چاندنی کی ڈائری تھی "جس کو نین تارا نے پڑھنا تھا اور جاننا تھا کہ اُس کی بڑی بہن نے خود کشتی جیسا عمل کیوں کیا؟ ایسا کیا ہو گیا تھا اُس کی زندگی میں جس وجہ سے اُس نے موت کو گلے لگا دیا تھا" ایسے کئی راز نین تارا کے سینے میں دفن تھے "جن کو جانے کھلنا بھی تھا یا نہیں یا بس ہمیشہ نین تارا کے سینے میں دفن ہو کر رہنا تھا"



تم نے دیکھا تارا کو کیسے ناک منہ چڑھایا تھا مجھے تو وہ سخت زہر لگتی ہے "کتنا اٹیٹیوڈ ہے یار اُس میں آئے مین سیر یسلی ان دو تین سالوں میں اُس نے جسٹ ایک دو بڑے ماڈلنگ کے پروجیکٹ کیا کر دیئے وہ تو خود کو کوئی توپ چیز سمجھنے لگی ہے۔۔۔۔۔ احناف حیات کو ریسٹورنٹ لایا تھا جہاں آکر حیات نان سٹاپ بولنا شروع ہو گئی تھی۔۔

پانچ ماڈلنگ کے پروجیکٹ دو فلمز اور چار ایڈز کیے ہیں اُس نے ان تین سالوں میں۔۔۔ احناف نے سرسری لہجے میں بتایا

ہاں کتنی شرم کی بات ہے نہ ویسے آئے دن کسی نہ کسی غیر مرد کی بانہوں میں جھولتی نظر آتی ہے۔۔۔" دادا جان پتا نہیں کیوں اُس پہ سختی نہیں کرتے ڈریسنگ چیک کی تم نے اُس کی؟ کس قدر ٹائٹ تھی شرٹ اور جینز۔۔۔ حیات اپنا کھانا بھول کر اُس سے بولی

جہاں تم ہوتی ہو وہاں مجھے کچھ اور نظر نہیں آتا۔۔۔ احناف اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر بولا تو حیات نے شرما کر سر جھکا لیا۔

ویسے ہمیں تو ڈیڈ فرینڈ کے گھر ایک دن بھی نہیں رہنے دیتے اور یہ تارا پورے ایک سال بعد گھر آئی جانے کیا کچھ کیا ہو گا اُس نے دوسرے ملک میں ظاہر سی بات ہے وہ اکیلی تھی "کسی کی کوئی روک ٹوک بھی نہیں تھا جو جی میں آیا ہو گا وہ کیا ہو گا بے لگام جو ہے۔۔۔ حیات افسردہ سانس خارج کیے بولی

حیاتِ اِف یوڈونٹ مائنڈ پر کیا ہم نین تارا کے علاوہ کچھ اور ڈسکس نہیں کر سکتے؟ آئے میں نین تارا کا ہمارے درمیان کیا ذکر یہ ہم دونوں کا اسپیشل مومنٹ ہے تو پلیز تم مجھے وہ انجوائے کرنے دو۔۔۔ احناف اُس کی ساری بات سن کر سنجیدگی سے بولا تو حیات کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی

مجھے خود ہمارے درمیان ٹھہر ڈپر سن کا ذکر پسند نہیں پر آج اتنے وقت بعد تارا کو دیکھا تو تبھی باتیں کرنے لگ گئی۔۔۔ "میں یار احناف سوچتی ہو وہ کیوں ہے ایسی؟ وہ ہماری طرح کیوں نہیں؟ اُس کا شوبز میں جانا ضروری تھا کیا؟ کیا کمی تھی اُس میں ہر چیز بن کہے دادا جان اُس کے سامنے رکھتے ہیں ورنہ وہ کیا اُس کی اوقات کیا؟ وہ ایک گاؤں کی رہائشی تھی اگر میرے دادا جان ترس کھا کر اُس کو یہاں نہ لاتے تو باقیوں کی طرح وہ بھی گنوار ہوتی یا اب تک شادی وغیرہ بھی اُس کی ہو چکی ہوتی جسٹ امیجن تب وہ کیسی لگتی؟" حیات جو بن سانس لیے ان گنت سوالوں کا انبار کھول لیا تھا آخر

میں اُس کا لہجہ پر شوق ہو گیا تھا اس بیچ میں وہ احناف کے بدلتے تاثرات بھی نوٹ نہیں کر پائی تھی۔۔

پلیزیار لیوڈس ٹاپک مجھے چڑھورہی ہے نین تارا کا نام سن سن کر وہ کیوں ہے؟ کیسی ہے؟ کیا ہے؟ کیا ہوتی؟ یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے ہم اُس کو یاد تک نہیں ہوتے ہماری سوچ تک اُس کے دماغ میں نہیں آتی پھر میں یا تم کیوں اُس کو ڈسکس کر رہے ہیں؟ ہمارے مومنٹ میں اُس کا ذکر کیوں امپورٹنٹ ہے وہ یہاں نہیں ہے مگر تم نے اُس کو یہاں بھی لا کھڑا کیا ہے تم کہتی ہو تمہیں اُس سے نفرت ہے تو یار کیوں اُس کی باتیں لیکر بیٹھ گئی ہو۔۔ چھوڑ دو اُس کے ذکر کو میں نہیں سُننا چاہتا اُس کے بارے میں کچھ بھی۔۔ احناف کا صبر جیسے جواب دے گیا تھا تبھی ایک سانس میں بولتا چلا گیا

یو آر رائٹ اینڈ آئے ایم سوری میں اگین اُس کے بارے میں کچھ نہیں کہوں گی۔۔ حیات اپنے دونوں کان پکڑتی کیوٹ سے منہ کے زاویے بنا کر بولی

پلیز۔۔۔ احناف محض اتنا بولا



یہ کس حلیے میں تم باہر آئی ہو گھر میں جوان کزنز بھی رہتے ہیں کوئی حیا شرم تم میں بچی ہے یا نہیں۔۔۔ شام کے وقت نین تارا ہال میں آئی تو اُس کو دیکھ کر منیبہ بیگم نے سخت ناگوار لہجے میں کہا جو پیروں کو چھوتے اپنے نائٹ گاؤن میں ملبوس تھی۔۔

کیا خرابی ہے اس میں؟ یہ میرے نانا کا گھر ہے میں جیسے چاہے یہاں رہ سکتی ہوں یہ آپ کا مسئلہ نہیں اگر آپ کو اتنا مسئلہ ہے تو اُن جوان کزنز سے کہے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لے کیونکہ ہر ایک چیز کا ٹھیکانین تارا بلوچ نے نہیں لے رکھا۔۔۔ نین تارا نے بھرپور طنز لہجے میں کہا تو منیبہ بیگم کو اُس پہ سخت تاؤ آیا

کس قدر بد لحاظ بے ادب لڑکی ہو اچھا ہوا جو یہ دن دیکھنے سے پہلے رافعہ مرچکی ہے کب کا ورنہ اس قدر بد لحاظ اولاد کے چال چلن دیکھ کر اُس نے ویسے بھی مرجانا تھا۔۔۔ منیبہ بیگم کانوں کو ہاتھ لگا کر بولی تو نین تارا نے کوفت سے اُن کو دیکھا

ماجدہ میرے لیے گرین ٹی کا کپ میرے کمرے میں لیکر آؤ فاسٹ۔۔۔" یا ایسا کرو
ٹیرس پہ لے آنا" نین تارا نے منیبہ بیگم کی بات کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تبھی
اُن کو نظر انداز کیے ملازمہ کو اونچی آواز میں کہہ کر اُس نے اپنے قدم دوبارہ اُپر کی
طرف بڑھائے

دیکھا انعم تارا کو تم نے؟ منیبہ بیگم بیچ و تاب کھاتی انعم بیگم سے بولی
نظر انداز کرے بھابھی بچی ہے۔۔۔ انعم بیگم نے رسائیت سے کہا
بچی نہیں ہے وہ اب اگر میری بچی ایسی بد لحاظی کا مظاہرہ کرتی تو میں نے اُس کو گلا
گھونٹ کر مار دینا تھا۔۔ منیبہ بیگم حقارت سے بولی تو انعم بیگم نے گہری سانس ہوا کے
سُپرد کرتے اُن کو دیکھا



گرین ٹی کا کپ پکڑے اور سیل فون لیے تارا ریلنگ کے پاس کھڑی ہوئی تو نظر
غیر ارادی طور پہ احناف اور حیات پہ پڑی جن کی گاڑی ابھی گھر میں داخل ہوئی تھی

اور "حیاتِ احناف کے گلے لگے اُس کے کان میں کچھ کہہ رہی تھی" گرین ٹی کا سپ لیتے تارے نوٹ کیا جیسے احناف نے حیات کے گرد اپنے بازوؤں کا گھیرا نہیں ڈالا تھا۔ "نین تارے اس چیز کا خاص نوٹس نہیں لیا بس آسمان کی جانب اپنی نظریں اُپر کی جب اچانک اُس کو خود پہ کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی پر وہ نظر انداز کرتی ڈھیٹ بنی کھڑی رہی" پانچ منٹ بعد جب اُس نے اپنی نظریں نیچے کی تو حیات شاید گھر میں داخل ہو چکی تھی اور احناف کی گاڑی ابھی باہر نکل گئی تھی "نین تارا گیٹ کو ہی دیکھ رہی تھی جب اُس کا سیل فون رینگ کرنے لگا تو موبائل اسکرین کو کانگ دیکھ کر اُس کی رگ رگ میں سکون کی لہر ڈور گئی "life line" دیکھا جہاں تھی اور بناتا خیر کیے اُس نے کال ریسیو کی۔

مل گئی فرصت مجھے کال کرنے کی میں تو یہ سوچ کر آئی تھی کہ تم ایئرپورٹ پہ میرے انتظار میں ہو گے مگر تمہاری بے چینی بے قراری سب کھوکھولی تھیں۔ بس فضول کے داعوے ہوتے ہیں محبت کے۔ ایئرپورٹ لینے تو آئے مگر پھر نظر ہی نہیں

آئے بول تو بہت بولے تھے کے ایک لمحے کے لیے بھی دور نہیں کروں گا خود سے "نین تارا اب وہاں موجود جھولے پہ بیٹھتی کافی خوشگوار لہجے میں بولی جب دوسری طرف سے جانے کیا کہا گیا جو اُس کی ہنسی کے جلت رنگ چاروں طرف گونج اُٹھے تھے "اُس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ ایک لمحے کے لیے بھی غائب نہیں ہوئی تھی نیلی آنکھیں الگ انداز میں چمک رہی تھی۔۔



بھائی!

بھائی اچھا ہوا آپ آگئے مجھے یہ ٹاپک سمجھنا تھا پلیز میری ہیلپ کر دے۔۔۔۔۔ احناف گھر میں داخل ہوا تھا انا بیہ اُس کی طرف بھاگ کر آتی بولی پہلے جاؤ میرے لیے پانی لاؤ۔۔۔ احناف نے کہا اور صوفے پہ ڈھے سا گیا

او کے بھیا جی۔۔۔ انا بیہ اب جھٹ سے کچن کی طرف بھاگی

احناف مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔ بینش بیگم احناف کے ساتھ بیٹھ کر بولی

جی امی بولے کیا بات ہے؟ احناف سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا

سلطان کے ساتھ میں تمہاری شادی بھی کرانا چاہتی ہوں تمہارا بھی تو لاسٹ ایئر ہے
اب۔۔۔ بینش بیگم نے مسکرا کر کہا

میری شادی ہوگی مگر یار امی پہلے میرا یہ سال کمپلیٹ ہو جائے ویسے بھی حیات ابھی
پڑھ رہی ہے میں اس لیے جلد بازی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ احناف نے جواب مسکرا کر
کہا تبھی انابیہ بھی کچن سے باہر آئی

بلکل سہی کہا آپ نے اگر شادیاں ایک ساتھ ہوگی تو جسٹ ایک بار ہمارے گھر میں
ایوینٹس ہوگا شادی الگ الگ ہو تو یہ زیادہ بہتر ہوتا ہے۔۔۔ انابیہ پانی کا گلاس احناف کو
دیتی بینش بیگم سے بولی

تم تو چپ رہو ہر وقت بس تمہارے دماغ میں شادی فنکشن رہتے ہیں۔۔۔ بینش بیگم
نے اُس کو جھڑکا

بھائی آپ خود امی کو سمجھائے۔۔۔ انابیہ نے منہ بسورا

آپ کو اچانک میری شادی کا خیال کیسے آیا؟ احناف نے سنجیدگی سے پوچھا

انابیہ تم اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔ بینش بیگم نے انابیہ سے کہا

میں کیوں جاؤں اتنی اہم ڈسکشن چھوڑ کر۔۔۔ انابیہ نے ہاتھ کھڑے کیے

انابیہ۔۔۔۔۔ بینش بیگم نے تنبیہ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر نام لیا تو ناچار انابیہ کو اٹھنا پڑا

منیبہ کا فون آیا تھا وہ چاہتی ہے حیات کی شادی نین تارا سے پہلے ہو اُس کو ڈر ہے کہی
ابو سارا کچھ جہیز میں نین تارا کو نہ دے ڈالے۔۔۔ بینش بیگم آہستہ آواز میں بتانے
لگی۔۔۔

واٹ رہش۔۔۔ احناف کا موڈ بُری طرح سے خراب ہوا

باقیوں کی طرح تمہارا بھی کیوں موڈ بگڑ جاتا ہے نین تارا کا نام سن کر۔۔۔ بینش بیگم
نے جاننا چاہا

امی یار کیا خاندان میں بس ایک نین تارا ہے جو سب کی لبوں پہ اُس کا نام ہوتا ہے؟ آپ چچی سے کہے دے ہمیں کونسا جہیز میں انٹر سٹ ہے حیات خالی ہاتھ بھی آئے تو مجھے قبول ہے اُن کو اس بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں "احناف نے سنجیدگی سے کہا

میں بات کروں گی تم ٹینشن نہیں لو۔۔۔ بینش بیگم نے اُس کو تسلی کروائی میں کیوں ٹینشن لینے لگا۔۔۔ احناف کو سمجھ نہیں آیا اچھا دفع کرو ان باتوں کو فریش اپ ہو جاؤ میں کھانا لگواتی ہوں۔۔۔ بینش بیگم نے کہا اُس کی کوئی ضرورت نہیں میں باہر سے کھا کر آیا ہوں۔۔۔ احناف نے بتایا ویسے میں ایک بات سوچ رہی تھی حیات تمہاری منگیتر ہے تو اب شادی تک اُس سے میل جول کرنا زرا کم کرو۔۔۔ بینش بیگم نے کہا

اور ایسا کیوں؟ احناف نے پوچھا

ایسے ہی نظر لگ جاتی ہے۔۔۔ بینش بیگم نے کہا تو احناف مسکرایا

نہیں لگتی نظر فکر نہیں کرے میں اب اپنے کمرے میں جا رہا ہوں۔۔۔ احناف اٹھ کر بولا تو جواب بینش بیگم نے محض اپنے سر کو جنبش دی۔

صبح تارا کی آنکھ نو بجے کے وقت کھلی تو اُس نے سب سے پہلے اپنا سیل فون چیک کیا جہاں اُس کی سوچ کے مطابق میسج آیا ہوا تھا۔

Good morning my life have a good day.

میسج پڑھنے کے بعد نین تارا کا موڈ خوشگوار ہو گیا تھا۔ تبھی کچھ سوچ کر اُس نے بھی ایک میسج اُس کے نمبر پر چھوڑا

Can we meet?

میسج سینڈ کرنے کے بعد وہ اٹھنے والی تھی جب خلاف توقع رپلائے جلدی موصول ہوا تھا جیسے دوسری طرف بیٹھا شخص اُس کے جاگنے اور میسج کے انتظار میں تھا

Yeah of course why not.

میج ریڈ کرنے کے بعد وہ زیر لب مسکرائی

OK then I'm coming in 3 hours.

میج سینڈ کرنے بعد وہ اُس کے جذبات کے بارے میں سوچنے لگی وہ جانتی تھی "یہ تین گھنٹے دوسری طرف تین صدیوں کے برابر ہو گے۔۔۔"

Waiting.

اُس کا میج پڑھنے کے بعد اب کی تار آنے اپنا سیل فون آف کیا اور واش روم میں نہانے کے غرض سے چلی گئی۔۔۔ بیس منٹ بعد وہ نہا کر باہر آئی تو ڈھیلی ڈھالی شرٹ اور ٹراؤزر میں تھی وہ گیلے بالوں کو تولیے سے رگڑتی مرر کے سامنے کھڑی ہوئی تو اچانک اُس کے دماغ میں ایک خیال آیا تو وہ جلدی سے اپنے سیل فون کی طرف بڑھی اور میج لکھنے لگی اس وقت اُس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا ہاتھوں میں لرزش واضح تھی بلاخر سب اس نے میج لکھ کر سینڈ کیا۔

Did you see my new photo shoot?

میج سینڈ کرنے کے بعد وہ سانس رُکے اُس کے رپلائے کی منتظر ہوئی

No.

اِس بار جواب پانچ منٹ بعد آیا تھا وہ بھی مختصر یکلفظی جس کو پڑھ کر اُس نے موبائیل بیڈ پہ پھیکا پھر کمرے کی کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہوئی جو گھر کے لان کی طرف کھلتی تھی "جہاں کا منظر وہ صاف دیکھ سکتی تھی۔۔

از لان "حیات" فضا ارسلان سول اور مول یہ سب اُتار ہونے کی وجہ سے "کرکیٹ گیم کھیلنے میں مگن تھے۔۔ یہ دیکھ کر وہ کھڑکیوں کا پٹ بند کرتی لیپ ٹاپ لیے کمرے سے باہر نکلنے لگی۔۔۔

ماجدہ میرے لیے کافی کا کپ لان میں لانا۔۔ ہال سے گزرتے ہوئے اُس نے کام کرنے والی سے کہا

تم آؤٹ ہوئے ہو از لان بیٹ مجھے دو۔۔ حیات نے گھور کر از لان سے کہا

میں آؤٹ نہیں ہوا تمہیں بالنگ ہی نہیں آتی۔۔ از لان صاف مکر گیا۔۔ نین تارا
سب پہ ایک نظر ڈالتی لان میں موجود چیر پہ بیٹھ کر اپنا لیپ ٹاپ کھول کر ٹیبل پہ
رکھا

آپ بھی ہمیں جوائن کر لے۔۔ فضا نے نین تارا سے کہا تو وہ چونک کر اُس کو دیکھنے
لگی

مجھے بچوں والے گیم کھیلنے کا شوق نہیں۔۔ نین تارا نے سر جھٹک کر کہتے اپنے کام میں
مگن ہو گئی۔۔

اوویس احناف آگیا میں اب اُس کی پارٹی میں ہوگی دیکھتی ہوں تم کیسے اب چیٹنگ
کرتے ہو۔۔ حیات از لان کو زبان دیکھاتی احناف کی طرف بھاگی۔۔

تم نے تو آج سر پر انز کر دیا اور خوب وقت پہ آئے ہو اگین ٹاسک کرتے ہیں کر کیٹ
گیم کھلتے ہیں میں اور تم ایک ٹیم میں ہو گے۔۔ حیات نے گاڑی سے نکلتے احناف کو
دیکھ کر پر جوش لہجے میں کہا

مجھے دادا جان سے ایک ضروری کام ہے میں پھر کبھی کھیلوں گا۔۔۔ احناف نے
سنجیدگی سے انکار کیا

نو پلیز احناف ابھی آج کھیلو پلیز زرز زرز پلیز زرز زرز

پلیز زرز زرز۔۔۔ حیات اُس کا ہاتھ پکڑے ضدی لہجے میں بولی تو احناف جو اُس کے
انداز میں کان میں انگلی تھونسے یہاں وہاں دیکھ رہا تھا نظر ہر ایک سے بے نیاز "نین
تارا پر پڑی جو لپ ٹاپ میں کچھ ٹائپ کرتی وقفے سے کبھی کافی کا گھونٹ بھر رہی
تھی۔

ٹھیک ہے چلو۔۔۔ احناف نے ہار مان لی تو سب نے یا ہو ووو کا نعرہ لگایا جس پہ نین تارا
اکتاہٹ بھرے لہجے میں اُن کو دیکھتی اپنے کان میں ایر پوڈ ڈالنے لگی۔۔۔

بیٹنگ میں کروں گا سب سے پہلے۔۔۔ احناف شرٹ کے کف فولڈ کرتا از لان سے
بیٹ لیکر بولا

او کے میں پھر بالنگ میں کروں گا۔۔۔ از لان نے گھاس سے بال اٹھا کر کہا

ایزیووش۔۔۔۔ احناف اتنا کہتا اپنی جگہ سنبھالی

یہاں سکسر ہے اور وہاں چونکا۔۔ حیات نے اُس کو سمجھایا تو احناف گھور کر اُس کو دیکھنے لگا

پہلی بار نہیں کھیل رہا میں۔۔ احناف نے جتانے والے انداز میں کہا تو حیات کھسیانی ہوئی پھر سب نے اپنی اپنی جگہ سنبھالی تو از لان نے بالنگ شروع کی۔۔۔

چھکا۔۔۔۔۔ احناف نے جیسے ہی بیٹنگ شروع کی حیات اور مول نے چیخ کر کہا ار سو جان نہیں ہے کیا بال کیچ نہیں کر سکتا۔۔۔ از لان نے ارسلان کو گھور کر کہا جو نین تارا کو دیکھنے میں مگن تھا

ڈونٹ وری برواب کروں گا۔۔۔ نین تارا سے نظریں ہٹا کر ارسلان نے جھٹ سے کہا تو احناف نے چیلنج کرتی نظروں سے اُس کو دیکھا پھر اگین از لان نے بالنگ شروع کی تو اُس کے مخالفین نے اپنے ہاتھ کھڑے کیے جس پہ احناف نے تیز بیٹنگ کی تو بال سیدھا ہر چیز سے لاپرواہ بیٹھی "نین تارا کے برہنہ بازوں پہ زور سے لگا تھا جس پہ کچھ

پل کے لیے خاموشی کا راج ہو گیا تھا مگر وہ جو غور سے لیپ ٹاپ اسکرین کو دیکھ رہی تھی اس اچانک افتاد پہ بوکھلاہٹ کا شکار ہوتی اپنا بازو دیکھنے لگی جہاں اُس کے گورے بازو پہ سرخ نشان صاف عیاں تھا۔ "بال جتنی زور سے لگی تھی اُس پر بڑی مشکل سے اُس نے اپنی چیخ کا گلا گھونٹا تھا

واٹ دایہ کس جاہل نے مارا بال؟ نین تارا اپنی جگہ سے اُٹھتی اُن پہ چلائی تو سب لوگ نے گردن موڑ کر "احناف کو دیکھا جو اپنے کان کی لو کھجاتا آسمان کی طرف دیکھ کر جانے کیا تلاش کر رہا تھا" یہ دیکھ کر نین تارا کو غصہ تو بہت آیا تھا مگر خود پہ ضبط کرتی وہ دندناتی وہاں سے اندر کی طرف بڑھی

اومائے گوڈیہ کہی دادا جان سے شکایت نہ لگا دے۔۔ اُس کے جانے کے بعد سومل نے کہا

نہیں لگائے گی ڈونٹ وری۔۔ مومل نے اُس کو تسلی دی

ویسے اُس کی سرخ رنگت دیکھنے والی تھی قسمے سواد آگیا۔۔ حیات مزے سے بولی

وہ تو گئی ہم تو اپنا گیم شروع کرے۔۔۔ ارسلان نے نین تارا کو گھر میں اندر جاتا دیکھ لیا تو اُن سب سے کہا

ہاں کیوں نہیں۔۔۔ حیات نے کہہ کر احناف کو دیکھا جو جانے کن خیالوں میں گم تھا تمہیں کیا ہوا؟ میں تو ویسے آج بڑی تم سے ایمپریس ہوئی ہو۔۔۔ حیات نے چہک کر کہا تو احناف نے چونک کر اُس کو دیکھ کر بیٹ خود سے دور پھینکی پھر بنا کسی پہ نظر ڈالے وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا

اِس کو کیا ہوا؟ از لان حیرت سے اُس کی پشت کو دیکھنے لگا

کیا ہوتا جو تارا باہر نہ آتی اچھا خاصا ہمارا موڈ برباد کیا۔۔۔ فضانے منہ کے زاویے بگاڑ کر کہا

سوئی وہ تو یہاں آئی ہی ہمارا وقت اور زندگی برباد کرنے۔۔۔ حیات نے سر جھٹک کر کہا

بُری بات ہے حیات وہ بھی ہماری کزن ہے تو پلیز تم اپنا رویہ اُس کے ساتھ ٹھیک رکھو۔۔۔ از لان نے سنجیدگی سے اُس کو ٹوک کر کہا

تم نہ ہر وقت اُس کی طرف داری مت کیا کرو۔۔۔ حیات نے بیزاری سے اُس کو ٹوکا جس پہ از لان اپنا سرنفی میں ہلاتا رہ گیا۔



تم اگر وہاں کھیل نہیں رہی تھی تو بیٹھی کیوں؟ انعم بیگم اُس کے بازوؤں پہ برنال لگاتی بولی

مجھے وہاں بیٹھ کر اپنا کام کرنا تھا اور یہ چوٹ جان کر احناف نے مجھے دی ہے۔۔۔۔۔ تارا جلتی نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولی

احناف ایسا نہیں ہے وہ جان کر کسی کو ہرٹ نہیں کرتا "تمہاری بات تو الگ ہے تم نے کونسا اُس کا کچھ بگاڑا ہے جو وہ ایسی پچکانی حرکتیں کرے گا۔۔۔ انعم بیگم نرم لہجے میں بولی

آپ نے تو اُس کی سائیڈ لیننی ہے پر میں نے اُس کا کیا یہاں کسی کا بھی کچھ نہیں بگاڑا مگر پھر بھی سب کا اٹیٹیوڈ آپ کے سامنے ہے مجھے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ تارا نے کہا تو انعم بیگم نے گہری سانس خارج کیے اُس کو دیکھا

تارا بیٹا تم نے خود سب سے خود کو دور کیا ہے آج یا کل سے نہیں بلکہ سالوں سے تم نے اس گھر کو کبھی اپنا گھر نہیں سمجھا اور نہ یہاں کے افراد کو۔۔۔ انعم بیگم نے کہا تو تارا چپ رہی

آج بھی مجھے وہ دن یاد ہے جب نانو کے کہنے پہ نانا جان مجھے یہاں لائے تھے تو اختر چاچا نے مجھے اپنی بیٹی تو کیا بہن کی بیٹی بھی سمجھ کر گلے نہیں لگایا تھا بس سیدھا نانا سے یہ کہا کے تارا کو اپنے ساتھ کیوں لائے ہیں؟ کچھ توقع بعد تارا نے کہا اس میں کوئی بڑی بات ہے۔۔

آپ کے لیے نہیں ہوگی مگر میرے لیے تھی میرا دل ایسے لوگوں سے بات کرنے کو بھی نہیں کرتا میں بس یہاں نانا جان کی وجہ سے ہوں۔۔۔ تارا سنجیدگی سے اُن کو

جواب دیتی اپنے کمرے میں آئی "پہلے تو یہاں سے وہاں ٹہل کر خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کرنے لگی مگر پھر میسج ٹیون نے اُس کا دھیان اپنی طرف کھینچا

I am anxiously waiting for you

میسج پڑھ کر اُس نے گہری سانس خارج کی پھر ٹائپ کرنے لگی۔

Plan cancel, today we can not meet.

میسج سینڈ کرنے کے بعد وہ سیل فون رکھتی بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹ گئی "اُس کی آنکھوں کے سامنے بار بار کبھی بے نیازی کا مظاہرہ کرتے "احناف کا چہرہ سامنے آتا تو کبھی مسکراہٹ ضبط کرتی "حیات کا" وہ اُن میں سے کسی کے بارے میں سوچنا نہیں چاہتی تھی تبھی تک یہ منہ پہ رکھ کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔"خوش قسمت سے کالنگ "life line" دوبارہ اُس کو نیند جلدی آگئی تھی مگر اُس کے فون پر مسلسل لکھا چمک رہا تھا پر کال رِنگ بند ہونے کی وجہ سے وہ بے خبر لیٹی رہی۔۔۔



تارا کہاں ہے؟ اسماعیل صاحب نے دوپہر کے وقت کھانے کی میز پر تارا کو نہیں دیکھا تو پوچھا

وہ سو رہی ہے۔۔۔ انعم بیگم نے بتایا

یہ کونسا وقت ہے سونے کا؟ اختر صاحب نے پوچھا

طبیعت تو ٹھیک ہے نہ اُس کی؟ اسماعیل صاحب پریشان ہوئے

طبیعت کو کیا ہونا ہے ابھی آجکل فری ہے تو بستر توڑ رہی ہے۔۔۔ منیبہ بیگم نے منہ بنا کر جواب دیا

آج احناف کی بال لگ گئی تھی اُس کے بازو پر تو یہ بھی ہو سکتا ہے وہ انتظار کر رہی ہو آپ کا کے دو میں تین چار ملا کر آپ کو اُس کی شکایت لگا دے۔۔۔ حیات نے بھی اپنا حصہ ڈالا

کریکٹ۔۔۔ سول نے اپنا ہاتھ آگے کیا تو حیات نے ہنس کر اُس کے ہاتھ پہ تالی ماری

یہ چیپ حرکتیں نین تارا نہیں کرتی۔۔۔ ڈائمنگ ہال میں اچانک نین تارا کی آواز پہ
وہ چیپ ہوئے

واٹ ایور۔۔ حیات نے منہ کے زاویئے بگاڑے

ان کو چھوڑو بچہ اور یہاں ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔۔ اسماعیل صاحب ایک نظر سب
پہ ڈال کر سنجیدگی سے کہا

شیور مگر میری جگہ پہ تو کوئی اور بیٹھا ہے۔۔ تارا کا صاف اشارہ حیات کی طرف تھا جو
اسماعیل صاحب بائیں طرف بیٹھی تھی جبکہ دائیں طرف اختر صاحب تھے۔۔

تمہاری جگہ کیسی؟ یہ ہمارا گھر ہے سمجھی۔۔ حیات نے پلٹ کر اُس کو گھورا

حیات۔۔ اسماعیل صاحب نے اُس کو تنبیہ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھا

رہنے دے ناںو ہم لان میں کرتے ہیں لنچ۔۔ تارا طنز نظروں سے حیات کو دیکھ کر

"اسماعیل صاحب سے بولی

تمہیں کرنا ہے تو تم کرو مگر ابو نہیں آئے گے۔۔ منیبہ بیگم نے اُس کو گھورا

ماجدہ سے میں کہتا ہوں تم جاؤ میں بھی آتا ہوں۔۔ اسماعیل صاحب کے ازلی روعب
دار آواز میں کہا تو باقی سب حیرت سے اُن کو دیکھنے لگے۔۔

دادا جان ہم سب ساتھ کھانا کھاتے ہیں۔۔ آپ کہی نہیں جانے والے۔۔ تم حیات
دوسری چیئر پہ بیٹھو تمہیں پتا ہے یہاں تار نے بیٹھنا ہوتا ہے۔۔۔ ازلان "اسماعیل
صاحب سے کہتا حیات کو بولا

یہاں اُس کا نام نہیں لکھا ہوا۔۔ حیات دانت پیس کر بولی

ازلان بھائی اُس اوکے ہم ویسے بھی باہر جا رہے ہیں۔۔ نین تار نے کہا

حیات دوسری چیئر پہ جا کر بیٹھو۔۔۔ ازلان ایک سخت نظر اُس پہ ڈالتا دوبارہ سے بولا

لگتا ہے تمہارے بھائی کو "نین تارا کا بھائی لفظ ہضم نہیں ہوا۔۔۔۔ سول ارسلان کے

کان میں سرگوشی نما آواز میں بولی

ظاہر سی بات ہے اتنی خوبصورت اور اسٹائلش لڑکی کے منہ سے بھائی لفظ برداشت کرنا کسی بھی مرد کے لیے پاسبیل بھی نہیں۔۔۔ جو س کا گھونٹ بھرتا ارسلان مسکراہٹ ضبط کیے بولا تو سول ہنس پڑی

میں

حیات بحث نہیں کرو اٹھو یہاں سے ویسے ہی کھانے کے وقت اچھا تماشا لگ چکا ہے۔۔۔ حیات کچھ کہنے والی تھی جب اس بار اختر صاحب نے کہا تو ناچار اُس کو اٹھنا پڑا مگر دوسری چیئر پہ بیٹھنے سے پہلے اُس نے کھا جانے والی نظروں سے نین تارا کو دیکھا جو دل جلانے والی مسکراہٹ سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ "مگر جیسے ہی دونوں کی نظریں چار ہوئی نین تارا نے آنکھ کا کونا دبایا جس نے جلے پر نمک کا کام کیا تھا آ جاؤ بیٹا ہو گئی ہے تمہاری فرمائش پوری۔۔۔ اسماعیل صاحب نے اُس کو کھڑے دیکھا تو مسکرا کر بولے

شکر یہ نانوں جان ایک آپ کو خیال ہے میر اور نہ باقی سب تو بھول گئے ہیں کے اس
گھر میں میری ماں کا حصہ بھی نکلتا ہے۔۔۔ تارا اُن کے پاس والی چیر پہ بیٹھ کر
سر سری لہجے میں بولی جس پہ بے اختیار کسی نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا تھا۔۔

*****†*****

تیرا بیمار میرا دل
میرا جینا ہوا مشکل
کروں کیا ہائے
ہائے
تیرا بیمار میرا دل
میرا جینا ہوا مشکل
کروں کیا ہائے

ہائے

سارا دن سونے کی وجہ سے رات کے وقت اُس کو نیند نہیں آرہی تھی تبھی وہ اپنے سوشل اکاؤنٹس چیک کر رہی تھی جب کسی آواز نے اُس کا دھیان اپنی طرف کھینچا "تار نے غور کیا تو یہ آواز کھڑکی سے آرہی تھی۔۔

شٹ۔۔۔ ایک خیال کے آتے ہی وہ جلدی میں گانے کی آواز کم کرتی کمبل سے نکلتی کھڑکی کی طرف آکر کھڑکیاں کھولی تو اپنی سوچ کے مطابق اُس کو کھڑادیکھ کر تارا "بے یقین نظروں سے اپنے سامنے اُس کو دیکھنے لگی۔ جو مسکرا کر اُس کو ہی دیکھ رہا تھا کیا ہوا؟ اُس نے اپنا ہاتھ لہرایا

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ تمہارا دماغ ٹھیک ہے اگر کسی نے دیکھ لیا تو؟ تارا ایک نظر اپنے کمرے کے بند دروازے پہ ڈالتی اُس کو گھور کر بولی جس پہ جواب اُس کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آئی

ڈرتا نہیں کسی سے "تمہیں بھی ڈرنا نہیں چاہیے۔۔۔ کمرے میں داخل ہوتا وہ
پر سکون لہجے میں گویا ہوا

میں ان سے کبھی ڈر سکتی بھی نہیں۔۔۔ تارا سر جھٹک کر بولی تو اُس نے تارا کو اپنی
جانب کھینچا

حد میں رہو اپنی۔۔۔ تارا نے اُس کو خود سے دور کرنا چاہا
پلین کیوں کینسل کیا؟ تمہیں اندازہ ہے کتنا انتظار کر تارہا میں تمہارا۔۔۔ وہ اُس کے
گرد اپنا حصار قائم کر کے بولا

موڈ خراب ہو گیا تھا۔۔۔ تارا نے وجہ بتائی

مجھ سے ملنے آ جاتی چٹکی میں موڈ اچھا کر دیتا تمہارا۔۔۔ وہ اُس کے چہرے پہ آتے
بالوں کو سائیڈ پہ کرتا بولا تو تارا نے اپنا سر اُس کے سینے پہ رکھا

چینج دِس ٹاپک۔۔۔ نین تارا بیزار ہوئی

ایزیووش۔۔۔ وہ آرام سے کہتا اُس پہ گرفت اپنی مضبوط کی تو "تارا سی کرتی اُس سے دور ہوئی

کیا ہوا؟ وہ پریشان ہوا

کچھ نہیں۔۔۔ تارا اپنے بازو پہ ہاتھ رکھتی نفی میں سر ہلا گئی

کیا کچھ نہیں دیکھاؤ مجھے۔۔۔ وہ اُس کا ہاتھ دور کرتا بازو چیک کرنے لگا جہاں بڑا سا

سرخ نشان دیکھ کر اُس نے اپنے ہونٹوں کو بھینچا

یہ؟ وہ بس یہ کہہ پایا

بال لگا تھا بس۔۔۔ تارا نے اُس کا دھیان ہٹانا چاہا

دوائی لی ہے؟ اُس نے پوچھا

کیا ہو گیا ہے بال لگی ہے کونسا گولی لگی تھی۔۔۔ تارا کو ہنسی آئی مگر اُس کے الفاظوں پر

سامنے والے کے دل کو کچھ ہوا تھا

آئے لو یو یار لو یو سوچ دو بارہ ایسا کچھ منہ سے مت نکالنا۔۔۔ وہ زور سے اُس کو اپنے سینے سے لگا کر بولا تو نین تارا مسکرائی

نہیں کہتی کچھ مگر ابھی تم جاؤ۔۔۔ تارانیہ نے کہا

کیوں جاؤں میں؟ آج میں یہی رہنے والا ہوں۔۔۔ وہ آرام سے کہتا بیڈ پہ لیٹ گیا پاگل ہو گئے ہو؟ اُٹھو اور جاؤ اس سے پہلے کسی کو شک ہو جائے۔۔۔ تارا کو غصہ آیا

آ جا چل توں میرے ساتھ

یاراں چل توں یہ رات

کبھی نہ آوے آوے

آنکھ لڑ جاوے ساری رات

نیند نہ آوے

غصے میں آفت لگتی ہو ویسے گانا مست لگایا ہے۔۔۔ گانا دوسرا شروع ہوا تو اُس کو دیکھ کر آنکھ و نک کیے بولا تو تار نے تاسف سے اُس کو دیکھا

ایک تمہارے سامنے بے بس ہو جاتی ہوں۔۔۔ تار نے ہار مان لی۔۔۔

کیا اس کو مرضِ محبت کہتے ہیں؟ وہ شوخ ہوا

تمہیں کیا لگتا ہے؟ تار نے اُس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں اُس کا عکس تھا۔۔۔

یہی لگتا ہے مجھے تو۔۔۔ اُس نے تار کے ماتھے پہ بوسہ لیا

زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں یہ لو تکیہ اگر یہاں سونا ہے تو صوفہ پڑا ہے

ایڈ جسٹ کر لوں خود کو۔۔۔ تار نے شانِ بے نیازی سے بولی

سونے نہیں آیا تمہیں دیکھنے آیا ہوں اور ساری رات یہی کام کروں گا " تمہیں تو

میری بے خودی کا اندازہ تک نہیں۔۔۔ وہ جذب سے بولا

کیوں کرتے ہو اتنی محبت؟ تار نے ہمیشہ سے کیا جانے والا سوال کیا

محبت کرنے کے لیے کسی وجہ کا ہونا ضروری نہیں ہوتا میں نے جب پہلی بار تمہاری
ان نیلی آنکھوں میں دیکھا تھا تب سے دل ہار گیا تھا۔۔۔ وہ مبہم مسکراہٹ سے جواب
دینے لگا۔۔

اگر ایسا ہے تو تم جو کام کرنے آئے ہو وہ کرو کیونکہ میں اب سونے لگی ہوں۔۔۔ تارا
پر سکون لہجے میں کہتی اپنا سر اُس کی گود میں رکھا تو اُس کے ہونٹوں کو گہری
مسکراہٹ نے چھوا

بچی ہو تم۔۔۔ وہ اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا تو تارا کو گونا سکون میسر ہوا
کیونکہ تم میرے لاڈ اٹھاتے ہو اس لیے ہوں میں ایسی۔۔۔ تارا نے بنانا خیر کیے
جواب دیا۔۔۔



امی میرا شیفون کا ڈوپٹہ نہیں مل رہا جو کرمی رنگ کا تھا۔۔۔ حیات اپنے کمرے سے
باہر آتی منیبہ بیگم کو آواز دیتی بولی

مجھے نہیں اپنے کمرے کی الماری میں ٹھیک سے چیک کرو۔۔۔ منیبہ بیگم نے لاعلمی کا مظاہرہ کیے کہا

پورا کمرہ چھان مارا ہے میرا ڈوپٹہ نہیں ملا اب یونی کیسے جاؤں گی؟ حیات پریشان ہوئی کیا ہو گیا ہے بیٹا کوئی اور ڈریس پہن لو۔۔۔ انعم بیگم نے کہا

چینج کرنے کا وقت نہیں ہے آج میرا ضروری لیکچر ہے مجھے جلدی جانا تھا یونی اور میرا دوسرا جوڑا بھی کوئی استرہ شدہ نہیں۔۔۔ حیات نے بتایا

تو ڈوپٹہ تلاش کرنے سے اچھا اپنا کوئی ڈریس پریس کرو۔۔۔ منیبہ بیگم نے کہا میں نے کبھی پریس نہیں کیے آپ کسی ملازمہ سے کہے۔۔۔ حیات نے سر جھٹک کر کہا

وہ ناشتے کی تیاری میں ہیں تم ایسا کیوں نہیں کرتی ایک مرتبہ نین تارا سے پوچھ لوں کیا پتا اُن کے کپڑوں میں چلا گیا ہو تمہارا ڈوپٹہ۔۔۔ انعم بیگم نے کہا

میں دیکھتی ہوں اُپر جا کر۔۔۔ حیات اتنا کہتی سیڑھیوں کی طرف بھاگی

نہیں تارا کے کمرے میں آکر وہ بنا نوک کیے کمرے میں داخل ہوئی تو اُس کو نہیں تارا
نظر نہیں آئی البتہ واش روم سے پانی گرنے کی آواز سے اُس کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ
"نہا رہی ہے"

خود چیک کرتی ہوں۔۔۔ حیات بڑبڑاتی وارڈروب کی طرف بڑھنے والی تھی جب اُس
کو کچھ غیر معمولی پن سا محسوس ہوا اُس نے گہری سانس لی تو چونک پڑی پھر ایک
طاؤز آنے نظر پورے کمرے میں ڈالی

یہ خوشبو کیسی ہے؟ تارا تو ایسا کوئی مردانہ پرفیوم استعمال نہیں کرتی؟ حیات کی چھٹی
حس بیدار ہوئی یکجہلت اُس کی نظر سائیڈ ٹیبل پر ایک وائچ پر پڑی تو اُس نے احتیاطی
نظر واش روم کے بند دروازے پر ڈالی پھر بھاگنے والے انداز میں سائیڈ ٹیبل سے وہ
وائچ اٹھائی اور غور سے اُس گھڑی کو دیکھنے لگی جو بلیک کلر کی مہنگی اور خوبصورت گھڑی
تھی اُس کو دیکھ کر حیات کو اُس گھڑی کی قیمت کا اندازہ ہو گیا کہ بہت قیمتی ہوگی۔۔۔

اومائے گوڈیہ مردانہ گھڑی اور پہلے پر فیوم کی خوشبو "اُس مین تارا کے کمرے میں رات کے وقت کوئی آیا تھا" پر کون؟ نہ تو یہ گھڑی ہماری کسی فیملی میمبر کی ہے اور نہ ایسا پر فیوم کوئی گھر میں استعمال کرتا ہے تو کون ہے جس کو رات کی تاریخی میں تارا اپنے کمرے میں دعوت دیتی ہے؟ یہ لڑکی تو میری سوچ سے زیادہ چپ ہے یعنی اففف تو بہ۔۔۔ حیات گھڑی کو دیکھتی خود سے ایک کے بعد ایک سوال کرتی آخر میں نفرت انگیز لہجے میں بولی

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ نین تارا کے آواز سن کر اُس نے جلدی سے گھڑی کو اپنے ہاتھ میں چھپایا

میرا ڈوپٹہ نہیں مل رہا تھا تم اپنے وارڈروب میں دیکھو شاید وہاں ہو۔۔۔ حیات گہری نظروں سے اُس کا جائزہ لیتی بولی تو "نین تارا کو اُس کو دیکھنے کا انداز تھوڑا عجیب لگا مگر وہ اگنور کرتی بالوں میں لپیٹا تولیہ نکال کر بیڈ پہ پھینکا پھر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوئی

میرے روم میں تمہاری کوئی چیز نہیں اب تم جاسکتی ہوں اور دوبارہ میرے کمرے میں دروازہ نوک کیے بنانہ آنا۔۔۔ نین تارا کے لہجے میں وارننگ تھی

میری مرضی میں جیسے چاہے آسکتی ہوں "تم سے مجھے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں" خیر کیا تمہارے کمرے میں کوئی آیا تھا؟ حیات نے پوچھا تو ہاتھوں میں لوشن لگاتی نین تارا چونکی

میرے کمرے میں اگر کوئی آنے والا ہو گا تو مجھ سے پہلے تم سب کو پتا چلے گا ہاں اگر تم کمرے میں پھیلی خوشبو سے اندازہ لگا رہی ہو تو یہ میرا نیو لیٹسٹ پرفیوم کی خوشبو ہے۔۔۔ نین تارا کے لہجے میں طنز واضح تھا "پر اُس کے چہرے پر بلا کا اعتماد تھا جس کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حیات یقین کر بھی لیتی اگر گھڑی پر اُس کی نظر نہ پڑی ہوتی یا تارا کا ایسا کھلا ہوا روپ اُس کی آنکھوں میں ٹھکتا نہیں

یقیناً پھر چہرے پر فیشل بھی کوئی نیا کیا ہو گا تبھی اتنا چہرہ گلو کر رہا ہے ورنہ دن کے وقت تو تمہارا چہرہ ایسا چمک دمک نہیں رہا تھا۔۔۔ حیات نے بھی جوابِ طنز کیا

اس کا جواب دینا میں ضروری نہیں سمجھتی خیر اب تم جاسکتی ہوں مجھے کپڑے چننے کرنے ہیں۔۔۔۔ نین تارا نے کہا

واشر روم میں کر کے آسکتی تھی۔۔۔" مجھے ابھی اپنا ڈوپٹہ دیکھنا ہے جو ضرور یہی ہو گا۔۔۔ حیات نے کہا تو نین تارا نے بیزاری سے اُس کو دیکھا

ٹھیک ہے تم وہ دیکھو تب تک کپڑے میں تمہارے سامنے بدل لیتی ہوں مجھے کوئی مسئلہ نہیں بکا زوی آر کزنز۔۔۔۔ نین تارا شانے اچکا کر بولی تو حیات آنکھیں پھاڑ کر اُس کو دیکھنے لگی۔۔۔ ابھی نین تارا اپنی پہنی ڈھیلی شرٹ اُپر کرنے والی تھی جب حیات ہوش میں آئی

بے شرم بے ہودہ لڑکی۔۔۔ حیات اپنی نظریں فرش پر گاڑھتی کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔ تو نین تارا نے اپنے شرٹ ٹھیک کی اور وارڈروب سے اپنے ڈریس کا انتخاب کرتی اُس کو لیکر چننے کرنے کے لیے دوبارہ واشر روم میں گھس گئی۔۔۔

یہ گھڑی تمہاری ہے؟ اپنے کمرے میں واپس آ کر یونی بیگ اٹھا کر وہ جیسے ہی کمرے سے باہر نکلی تو سامنا از لان سے ہوا تبھی پوچھا

نہیں تو کس کی ہے؟ از لان پہلے تو گھڑی کو دیکھتا رہا پھر انکار میں سر ہلاتا بولا

یہاں آؤ۔۔۔ حیات اُس کا ہاتھ پکڑتی تنہا گوشے میں کھڑا کیا

کیا ہوا؟ از لان کو وہ ٹھیک نہیں لگی

یہ مجھے تارا کے کمرے سے ملی۔۔ حیات نے بتایا

اوو تو تم اٹھا کر کیوں لائی؟ اور مجھ سے کیوں پوچھا کے میری ہے یا نہیں؟ از لان نے

کہا وہ سمجھ نہیں پایا حیات کو

بیوقوف انسان یہ مردانہ گھڑی اُس کے کمرے میں کیا کر رہی تھی یہ سوچنے کی بات

ہے اور تمہیں پتا ہے اُس کے کمرے سے میل پر فیوم کی خوشبو بھی آرہی

تھی۔۔۔ حیات نے بتایا تو اُس کی بات کا مطلب سمجھ کر از لان تیکھی نظروں سے اُس

کو دیکھنے لگا

حیات اپنی بات پر غور کرو اندازہ ہے کچھ تمہاری اس بکواس کا کیا مطلب نکلتا ہے۔۔۔۔۔ از لان نے سنجیدگی سے کہا "اُس کو حیات کی ایسی بات بہت بُری لگی تھی

واٹ ایورڈیوڈ میں سچ بول رہی ہو۔۔۔۔۔ حیات نے یقین دلوانا چاہا

اِسٹاپ یار اور جسٹ لیواٹ مجھے دو یہ گھڑی " اور تم اِس بات کا ذکر کسی سے بھی نہیں

کرو گی گاٹ اٹ۔۔ از لان اُس کے ہاتھ سے وہ گھڑی چھین کر بولا

ایکسیوزمی مسٹر تم بڑے ہونے کا رعب نہیں جما سکتے واپس کرو یہ گھڑی۔۔۔ حیات

آنکھیں دیکھا کر کہتی اُس کے ہاتھ سے گھڑی واپس لی۔۔۔

حیات

یونوازلان آئے ڈونٹ نوبٹ یار تمہارے پاس نہ ہزار دلائل ہوتی ہیں جس سے تم

اُس تارا کو سپورٹ کرتے ہو مگر حقیقت یہ ہے وہ جیسی نظر آتی ہے وہ ویسی نہیں

ہے "اُس کا اسٹینشن ہماری فیملی کو توڑنے کا ہے۔۔۔ از لان کچھ کہنے والا تھا جب حیات

نے اُس کی بات درمیان کاٹ کر کہا

تم کیوں اُس کے لیے اتنا نیگیٹو سوچ رہی ہو؟ شئی ازویری انوسینٹ اپنے کام سے کام
تور کھتی ہے نہ۔۔۔ پھر کیا مسئلہ ہے تمہیں؟ ازلان اُس کو کندھوں سے تھام کر بولا

First of all She is not innocent, and secondly you love
her.

حیات اُس کے ہاتھ جھٹک کر کہتی گئی تو ازلان اُس کا ہاتھ پکڑ کر زور سے اُس کو
دیوار سے لگایا تو حیات کا بیگ اور ہاتھ میں پکڑی گھڑی زمین بوس ہوئی تھی اور خود ہکا
بُکا ازلان کا انداز دیکھ رہی تھی جو خاصی ناگوار نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا۔

ازلان؟؟؟؟ حیات بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔۔

ازلان اُس کو دیکھ کر کہنا تو بہت کچھ چاہتا تھا مگر اپنی زبان پر قفل لگا تا بنا کچھ کہے لمبے
لمبے دُک بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

ہے کیا اُس میں جو ہر کوئی دیوانہ بنا ہوا ہے اُس کا۔۔ حیات حیرت سے بڑبڑائی اُس کو
ازلان کا انداز ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔ "پروہ خود کو پرسکون کرتی اپنی گری چیزیں
اٹھاتی باہر کے راستے نکل پڑی۔۔۔"



السلام علیکم چچی جان حیات کہاں ہیں اُس کو کہے جلدی سے آجائے۔۔۔ احناف ہال
میں انعم بیگم کو دیکھتا حیات کے مطلق بولا

وعلیکم السلام احناف حیات تو ڈرائیور کے ساتھ چلی گئی۔۔۔ انعم بیگم نے بتایا
ڈرائیور کے ساتھ مگر کیوں؟ ہر روز تو اُس کو پک کرنے میں آتا ہوں۔ اور مجھے تو ایسا
کچھ حیات نے بتایا بھی نہیں تھا۔۔ احناف کو حیرت ہوئی
اُس کا کوئی ضروری لیکچر تھا تبھی جلدی میں نکل گئی۔۔۔ انعم بیگم نے وجہ بتائی

ہاں وہ مجھے بتایا تھا اُس نے پر ٹریفک کی وجہ سے میں تھوڑا لیٹ ہو گیا خیر اب چلتا ہوں "خدا حافظ۔ احناف اتنا کہتا دوبارہ واپس جانے والا تھا جب انعم بیگم نے اُس کو آواز دی

احناف اگر بُرا نہ لگے تو ایک بات کہوں؟

جی چچی بالکل پوچھے۔۔۔ احناف نے مسکرا کر اُن کو دیکھا

میں جانتی ہوں کل غلطی سے تمہاری بال تارا کو لگی ہو گی مگر بیٹا تمہیں تو پتا ہے وہ کتنا خائف رہتی ہے ہم سب سے۔۔۔ انعم بیگم نے تھوڑا جھجھک کر کہا

جی جانتا ہوں "ہم سے بات کرنا ہمیں دیکھنا وہ اپنی توہین سمجھتی ہے۔۔۔ احناف سر جھٹک کر بولا

احناف بیٹا کم از کم تم تو اپنے منہ میں حیات کی زبان ڈال کر بات نہ کرو "تم سب کے اِس اٹیٹیوڈ کی وجہ سے وہ کسی سے کلوز نہیں ہوتی۔۔۔ انعم بیگم کو افسوس ہوا احناف کی بات سن کر۔۔۔

اس میں غلط کیا ہے چچی؟ ہمارا اٹیٹیوڈ اگر ایسا بننا ہے تو اُس کی وجہ وہ خود ہے ورنہ یہاں فیملی جوائنٹ سسٹم میں وہ کیوں خود کو تنہا سب سے دور رکھتی ہے؟ ہر ایک کو شک بھری غصے سے بھری نظروں سے دیکھتی ہے بس اپنی منمنائی کرتی ہے "قابلِ اعتراض ڈریسنگ کرتی ہے ہر وہ چیز کرتی ہے جو اُس کو نہیں کرنی چاہیے" نہ اُس کے جانے کا کوئی وقت ہوتا ہے اور نہ آنے کا۔۔۔ احناف سنجیدگی سے دو ٹوک لہجے میں بولا

میرے پاس تمہاری ان باتوں کا جواب نہیں "برحال میں بس اتنا چاہوں گی وہ اس وقت لاؤنج میں بیٹھی ہے تمہیں چاہیے کہ کل کی وجہ سے اُس سے ایکسکوز کرو کیونکہ وہ سمجھتی ہے کل جان کر اُس کو تکلیف دینے کے لیے تم نے اُس کو بال ماری تھی۔۔۔ انعم بیگم نے سنجیدگی سے کہا

خود ساختہ سوچیں پالنا اُس کا کام ہے "وہ خواہ مخواہ بات کو بڑھاوا دے رہی ہے۔۔۔ احناف نے کہا

احناف وہ بات کو کوئی بڑھاوا نہیں دے رہی تم اُس سے بس ایکسکیوز کرو جا کر اُس کو اچھا لگے گا۔۔۔" تم سب کیوں بھول جاتے ہو وہ اکلوتی تم سب کی پُھپھو زاد کزن ہے۔۔۔ انعم بیگم نے کہا تو احناف نے گہری سانس ہوا کے سُپرد کی

آپ کے کہنے پر میں اُس سے معافی مانگ لوں گا۔۔۔ احناف سنجیدگی سے کہتا اپنے قدم لاؤنج کی طرف بڑھائے جہاں وہ کوئی میگزین پڑھنے می مصروف تھی اور پاس بیٹھی ماجدہ اُس کے پاؤں میں مساج کر رہی تھی۔۔۔

سوری۔۔۔۔۔ احناف اُس کے سر پہ کھڑا ہوتا سیدھا یہ بولا تو نین تار نے چونک کر اپنا سر اٹھایا

سوری فارواٹ؟ نین تار نے آجبر واپر کیے سوال داغا

چچی نے بتایا تمہیں یہ لگتا ہے کہ میں نے جان کر تمہیں بال ماری مگر درحقیقت ایسا نہیں۔۔۔۔۔ احناف اپنا چہرہ دوسری طرف کرتا بولا

تم جاؤ۔۔۔ نین تار نے ماجدہ کو جانے کا اشارہ کیا تو وہ سر اثبات میں ہلاتی اُٹھ کر چلی گئی۔۔۔

مجھے تمہارا سوری نہیں چاہیے کیونکہ مجھے پتا ہے تم نے جان کر یہ کیا تاکہ مجھے تکلیف ہو۔۔۔ نین تار نے کہا تو احناف نے افسوس سے اُس کو دیکھا

میں تمہارے سامنے کوئی وضاحت پیش نہیں کروں گا۔۔۔ احناف نے کہا
مجھے تمہاری کسی وضاحت میں کوئی انٹر سٹ ہے بھی نہیں۔۔۔ تار نے دودھو کہا جس
ہر ایک آخری نظر احناف اُس پہ ڈالتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔ "تار نے بھی اُس کے
جانے کا کوئی خاص نوٹس نہیں لیا بس دوبارہ میگزین پڑھنے میں محو ہو گئی



احناف تم یہاں واٹ آس پر اتزیار۔۔۔۔۔ حیات نے اپنی یونی میں احناف کو دیکھا تو
خوشگوار حیرت بھرے لہجے میں کہا

صبح تم سے ملاقات نہیں ہوئی تھی تو سوچا تم سے مل کر آفس چلا جاؤں، اگلی بار میرے بغیر یونی مت آنا۔۔۔ احناف اُس کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولا

سو کیوٹ دراصل میں آج بھی نہ آتی مگر میری ضروری کلاس تھی آٹھ بجے خیر وہ ہو گئی ہے اب ہم کہی بیٹھ کر ناشتہ کرتے ہیں۔۔۔ حیات نے کہا تو احناف نے چونک کر اُس کو دیکھا

تم نے ناشتہ نہیں کیا تھا آنے سے پہلے؟ احناف نے پوچھا تو حیات معصوم شکل بنائے اپنا سر نفی میں ہلانے لگی۔

حد کرتی ہوں یار خیر آؤ اٹھو کیفٹیر یا چلتے ہیں۔۔۔ احناف نفی میں سر کو جنبش دے کر بولا

شیور اور تم نہ پروفیسر قدوس سے ضرور ملنا بہت تعریف کیا کرتے ہیں تمہاری۔۔۔ حیات نے کہا

ہممم تمہارا اسٹ ایئر ہے اُس کے بعد تمہاری بھی تعریف ہوگی۔۔۔ احناف اُس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر بولا

میں اتنی خوش قسمت کہاں؟ تمہاری بات الگ ہے تم ایک ہوشیار ذمیدار شاگرد تھے۔۔۔ حیات نے شوخ لہجے میں کہا

تم احناف ہو؟ اور تم حیات رائٹ؟ وہ دونوں ابھی کیفے داخل ہوئے تھے تو اُن کا سامنا ایک لڑکے سے ہوا جس پہ غور اُنہوں نے تو نہیں کیا تھا مگر سامنے والے نے کر لیا تھا۔۔۔

ہاں میں حیات ہوں اور یہ احناف ہے۔۔۔ جواب حیات نے دیا تھا جبکہ احناف کی پر سوچ نظریں اسجد کے چہرے پہ تھیں

گائیز مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو میں ہوں، اسجد جمال حد ہے بھول گئے دونوں۔۔۔ اسجد دونوں کے تاثرات دیکھ کر ہنس کر بولا تو حیات جہاں حیران ہوئی تھی وہی احناف کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا

ایسی بات نہیں ہمیں تم یاد ہو بائے داوے تم تو آؤٹ آف کنٹری تھے نہ پھر پاکستان
کیسے کب آئے؟ حیات نے مسکرا کر پوچھا

تارا کی وجہ سے آیا ہوں کیسی ہے وہ؟ اسجد نے مسکرا کر بتانے کے بعد پوچھا تو حیات کا
منہ ایسے بن گیا جیسے کوئی کچا کڑوا کر یلا کھا لیا ہو

تم پاکستان آئے ہو تو ایسا کیسے ممکن ہے کہ تمہاری ملاقات پہلے نین تارا کے بجائے ہم
سے ہوئی ہو۔۔۔ احناف نے سنجیدگی سے کہا تو جہاں اسجد خُجُل ہوا تھا وہی حیات کے
دماغ میں صبح والا واقع تازہ ہوا تو وہ غور سے اسجد کو دیکھنے لگی۔۔۔ "وجیہ مضبوط سراپا
سیاہ آنکھیں کھڑی ناک اور عنابی ہونٹوں پہ مسکرائے سجانے والا اسجد ہر کسی لڑکی کا
ڈریم بوائے ہو سکتا تھا" اُپر سے ایک مشہور فلم ڈائریکٹر کا بیٹا تھا اور وہ کسی بھی لحاظ سے
کسی سے کم نہیں تھا مگر جہاں نین تارا کا مزاج ساتویں آسمان پہ ہوتا تھا وہی اسجد سلجھا
ہوا لڑکا تھا اور اُس کا تعلق بھی فلم انڈسٹری سے تھا

ہمیں جوائن کر لوں تم اسکول کی یادیں تازہ کرے گے۔۔۔ حیات نے دونوں کے
درمیان مداخلت کی

شیور مگر آج نہیں پھر کبھی آج ابھی مجھے بہت ضروری کام سے جانا ہے۔۔۔ اسجد
نے مسکرا کر کہا

او کے ایزووش چلو حیات۔۔۔ احناف سنجیدگی سے اُس کی بات پہ کہتا حیات کا ہاتھ
تھامے اندر چلا گیا پیچھے اسجد نے خاصے تعجب سے اُس کا انداز دیکھا تھا

یہ ابھی بھی نہیں بدلا۔۔۔ اسجد ہنس کر بڑبڑاتا آنکھوں پہ گاگلز چڑھائے اپنے راستے
چل دیا

اسجد کتنا چیخ ہو گیا ہے میں نے اُس کو لاسٹ ٹائم ایک فلم میں دیکھا تھا اب شاید
دوسری فلم کی شوٹ میں مصروف ہوتا ہے وہ۔۔۔ ایک ٹیبل پہ بیٹھ جانے کے بعد
حیات نے باتوں کا سلسلہ شروع کیا

تمہاری آج اگر کوئی دوسری ایکسٹر اکلاس نہیں تو ہم آؤٹنگ پہ جائے باہر؟ احناف
نے سرے سے اُس کی بات نظر انداز کی

گریٹ میری کوئی کلاس نہیں پھر چلتے ہیں جہاں تم کہو۔۔۔۔۔ حیات پر جوش ہوئی
جبکہ احناف نے سر ہلانے پہ اکتفا کیا



!!! دس سال پہلے

بچوں ادھر آؤ اپنی کزن تارا سے ملو۔۔۔۔۔ اسماعیل صاحب ہاتھوں میں ٹیڈی
بیر تھا مے چودہ سالہ تارا کو اپنے ساتھ لائے لان میں کھلتے بچوں سے بولے تو اُن کی
آواز پہ سب بچے "سُلطان، احناف، خاور از لان

، ارسلان، حیات فضا، مومل سول انابیہ جو اُتوار ہونے کی وجہ سے مِل جُل کر کھیلنے
میں مصروف تھے اپنے دادا کی آواز پہ بھاگ کر اُن کی طرف آئے

سلام کرو اپنی کزن کو اب سے یہ بھی ہمارے ساتھ رہے گی۔۔۔ اسماعیل صاحب
چودہ سالہ نین تارا کو اپنی گود میں اٹھائے بولے تو سب بچوں کا منہ حیرت سے کھل
گیا

دادا جان یہ اتنی بڑی ہے پھر بھی آپ اس کو گود میں لے رہے ہو اور کیا یہ اتنی بڑی
ابھی تک ٹیڈی بیر سے کھلتی ہے؟ سولہ سالہ حیات کھی کھی کرتی بولی تو سب بچے
ہنس پڑے سوائے "خاور از لان اور احناف کے وہ تینوں بس تارا کو دیکھ رہے تھے جو
اپنی نیلی آنکھوں میں اداسی لیے اُن کو دیکھ رہی تھی اُس نے پہنا بھی نیلے رنگ کا
فراق تھا جس سے وہ بہت پیاری اور معصوم گڑیا لگ رہی تھی
اپنی اتج سے کم لگتی ہے اور دادا یہ اتنی کمزور کیوں ہے؟" کیا وہاں اس کو کوئی کھلاتا
پلاتا نہیں تھا؟ سولہ سالہ از لان فکر مندی سے تارا کو دیکھ کر بولا جو اُن کے ساتھ
ہو کر بھی نہیں تھی۔

یہاں رہے گی تو ہٹی کٹی ہو جائے گی پچھلے کچھ دنوں سے بیمار تھی تبھی یہ حال ہے اور
حیات بیٹایوں کسی پر ہنسا نہیں کرتے یہ تو پھر آپ کی چھوٹی کزن ہے۔۔۔۔ "ٹیڈی
بیر سے یہ کھیلا نہیں کرتی اس کے بغیر ہماری تارا کو نیند نہیں آتی اس لیے اپنے ساتھ
رکھا ہوا ہے۔۔۔۔ اسماعیل صاحب نے نرم لہجے میں محبت پاش نظروں سے تارا کو
دیکھ کر اُن سے کہا

کچھ زیادہ ہی چھوٹی ہے۔۔۔ اس بار سول منہ پہ ہاتھ رکھ کر بولی تو اسماعیل صاحب
نے نفی میں سر کو جنبش دی

اس کی آنکھیں کتنی پیاری ہے لائیک جیسے یہ کوئی نیلی پری ہے۔۔۔۔ سترہ سالہ سالہ
احناف جواب تک خاموش تھا ہاتھ میں فٹبال لیے تارا کو دیکھ کر ستائش لہجے میں بولا

میری تارا پریوں سے زیادہ پیاری ہے اب چلو باری باری اپنا تعارف
کرواؤ۔۔۔۔ اسماعیل صاحب تارا کو نیچے اتار کر اُن سب سے بولے

میں تمہارا فرسٹ کزن ہوں سلطان۔۔۔ اور یہ احناف ہے اور یہ ہماری چھوٹی بہن
انابیہ جس کو ہم انا کہتے ہیں۔۔۔ سلطان نے احناف اور انابیہ کی طرف اشارہ کر کے
اُس کو بتایا

اور میرا نام خاور ہے۔۔۔۔۔"

ازلان اور ارسلان میرا بھائی

حیات اور یہ چھوٹی بہن ہے میری فضا"

سومل اور یہ سومل ہم دونوں بہنیں ہیں ازلان اور ارسلان یہ ہمارے بھائی ہیں دونوں
سب نے ایک ساتھ اپنا نام بتایا اور اپنا ہاتھ بھی آگے کیا مگر تارا اُن سے ہاتھ ملانے
کے بجائے خاموش نظروں سے سب کو دیکھنے لگی۔

لگتا ہے اس کو ہم پسند نہیں آئے۔۔۔ اُس کو چپ دیکھ کر احناف نے اندازہ لگایا

ایسی بات نہیں تارا بچے ہائے فائے کرو۔۔۔ اُسما عیل صاحب نے خود ہی تارا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر کہا

ہم کرکیٹ کھیل رہے ہیں تم ہمیں جوائن کرو۔۔۔۔۔ ازلان نے پیش کش کی
ہاں ضرور تم ان کے ساتھ کھیلو میں تب تک آتا ہوں۔۔۔ تارا کے بولنے سے پہلے
اُسما عیل صاحب نے کہا اور گھر کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گئے
کیا تم گونگی ہو؟ مول نے اُس کو ایک لفظ بھی بولتا نہیں دیکھا تو آہستہ رازدرا نہ انداز
میں پوچھا

تمہارا ٹیڈی بیڑو ایسے بہت پیارا ہے۔۔۔ حیات اُس کے ٹیڈی بیڑو ہاتھ پھیر کر
مسکرا کر بولی

دادا جان یہ اتنی بڑی ہے پھر بھی آپ اس کو گود میں لے رہے ہو اور کیا یہ اتنی بڑی "
"ابھی تک ٹیڈی بیڑو سے کھلتی ہے؟

حیات کو دیکھ کر تارا کو اُس کے پہلے کہا جملایا د آیا تو غیر شعوری طور پہ اُس نے اپنا
ٹیڈی بیئر دور کیا

آؤ ہمارے ساتھ۔۔۔ احناف نے تارا کو دیکھے کہا

میں نہیں کھیلوں گی۔۔۔ تارا پہلی بار لب کُشائی کر کے جانے والی تھی جب اُس کی نظر
میڈپہ گئی جو پُرانہ سامان شاید جلا رہی تھی یہ دیکھ کر وہ بھاگ کر اُس تک آتی اپنا
فیورٹ ٹیڈ بیئر جلتی آگ میں جھونک دیا تو اُس کی حرکت پہ سب ایک دوسرے کا
چہرہ تکتے رہ گئے

یہ اس نے کیا کر دیا؟ دادا نے تو بتایا تھا ٹیڈی بیئر کے بغیر اس کو نیند نہیں
آتی۔۔۔ از لان حیرت زدہ لہجے میں بولا

حیات نے اس کے ٹیڈی بیئر کو چھوا شاید اس وجہ سے۔۔۔ سول نے اندازہ لگایا
میں کوئی اچھوت ہو کیا۔۔۔ حیات کو غصہ آیا

نہیں دوست تم اچھوت نہیں بس وہ شاید اپنی چیزوں کے لیے پوزیسو
ہے۔۔۔ احناف نے ہنس کر کہا

ہماری طرف واپس آرہی ہے۔۔۔ مول نے اُن کا دھیان تارا کی طرف کروایا جو
آہستہ آہستہ اُن کی طرف آرہی تھی

اگین میری چیز کو ہاتھ نہ لگانا۔۔۔ تارا سنجیدگی سے اُس کو کہہ کر گھر کے اندر چلی گئی
بد تمیز جاہل گوار خود کو سمجھتی کیا ہے۔۔۔ "یہ کیا اور اس کی اوقات کیا ایک گاؤں میں
رہتی تھی اور اب دیکھو دماغ سوانیزے پہ کر لیا ہے۔۔۔ سب کے سامنے نین تارا
کے الفاظ نے اُس کو شرمندگی میں مبتلا کر لیا تھا تبھی غصے سے پاگل ہوتی بولی کیونکہ
آج سے پہلے کبھی اُس سے ایسے بات نہیں کی تھی وہ گھر بھر کی لاڈلی تھی۔۔۔

وہ گوار ہے تو تم اپنے پڑھے لکھے ہونے کا ثبوت دو، یہ کیسی لینگویج استعمال کر رہی ہو
وہ ہماری کزن ہے پہلی بار یہاں آئی ہے اُس کے ساتھ اتنی بڑی ٹریجڈی ہوئی ہے تو
یہ اُس کا رد عمل فطری ہے۔۔۔ "ویسے بھی تم نے پہلے اُس پہ ٹیڈی بیر کا بہانا بنا کر ٹیز

کیا پھر تعریف کی تو اُس کو غصہ تو آئے گا نہ۔۔۔۔۔ از لان اُس کی بات سن کر تحمل سے

بولا

ویسے وہ اٹیٹیوڈ گرل گوار نہیں لگی مجھے۔۔۔ احناف نے پر سوچ لہجے میں کہا

گائز تم دونوں کو ہوا کیا ہے اُس دو ٹکے کی تارا کی وجہ سے مجھے باتیں سُنار ہے ہوا اور

احناف تمہیں اُس کی تعریف کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ازلان کو اُس کی

طرفداری کرنے کی۔۔۔ حیات دونوں کو گھور کر بولی تو وہ چپ ہو گئے۔۔۔



اے لڑکی"

تارا اکیلے ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی تھی جب منیبہ بیگم نے اُس کو مخاطب کیا

میرا نام نین تارا ہے لڑکی نہیں۔۔۔۔ نین تارا نے سر اٹھا کر اُس کو دیکھ کر کہا

میرے سامنے زبان چلانے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں جو کہو بس وہ سنا کر۔۔ منیبہ

بیگم اُس کا نازک بازو دبوچ کر بولی تو تارا کے چہرے پہ تکلیف دہ آثار نمایاں ہوئے

چھوڑو میرا بازو۔۔۔" میں نے نانا سائیں کو شکایت لگا دی ہے ورنہ۔۔۔ اپنے آپ کو اُن کی گرفت سے آزاد کروانے کی جدوجہد میں ہلکان ہوتی تار اُنے کہا مجھے دھمکی دیتی ہے۔۔۔

چٹاخ

منیبہ بیگم اُس کی بات سن کر غصے سے آگ بگولہ ہوتی ایک زناٹے دار تھپڑ اُس کے نازک گال پہ مارا تو وہ اوندھے منہ نیچے گری تھی اور اُس کا سر ٹیبل پہ لگا تھا۔۔" درد سے اُس کے منہ سے سسکی نکلی تھی مگر منیبہ بیگم طنز نظروں سے اُس کو دیکھا تھا تبھی گھر میں داخل ہوتے کالج یونیفارم میں ملبوس احناف نے یہ منظر صاف اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا جبھی پریشانی سے تارا کی طرف بڑھا تھا جو حراساں نظروں سے اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی جہاں خون کے چھینٹے تھے۔

چچی یہ کیا کر دیا آپ نے بن ماں باپ کی چھوٹی بچی ہے یہ۔۔۔ احناف خاصی مایوس نظروں سے حواس باختہ منیبہ بیگم کو دیکھ کر تارا کی پیشانی چیک کرتا بولا جبکہ منیبہ بیگم کو قطعاً اندازہ نہیں تھا کوئی اُن کو دیکھ سکتا ہے۔۔

بد تمیزی کر رہی تھی یہ۔۔۔ اپنا دامن چھڑانے کے لیے اُنہوں نے سارا ملبہ تارا پہ ڈالا جو خاموش بیٹھی تھی جیسے چوٹ اُس کو نہیں کسی اور کو آئی ہو ضبط سے اُس کی گوری رنگت سرخ پڑ گئی تھی مگر حیرت انگیز طور پر اُس کی آنکھوں سے ایک بھی آنسو نہیں آیا

فرسٹ بوکس لائے آپ۔۔۔ احناف بس اتنا بولا تو منیبہ بیگم میڈ سے کہتی خود وہاں سے رفو چکر ہو گئیں

درد ہو رہا ہو گا رولو ویسے بھی بچی ہو تم۔۔۔ احناف اُس کو صوفے پہ بیٹھا تا بولا جس کے ایک گال پہ منیبہ بیگم کے ہاتھ کی پانچ انگلیوں کا نشان واضح تھا مجھے رونا نہیں آتا اور آپ کالج میں پڑھتے ہو۔۔۔؟ جواب میں تارا نے بس اتنا کہا

ہاں میں سیکنڈ ایئر کا اسٹوڈنٹ ہوں تم اپنا بتاؤ کہاں تک پڑھی ہو دوبارہ اسٹڈی کب شروع کرو گی؟ احناف نے بتانے کے بعد پوچھا

اپنے گاؤں میں دسویں جماعت کی طالباتھیں میں اور میرے پرچے ہو رہے تھے پھر نانا جان مجھے یہاں لائے۔۔۔ تار نے بتایا

اُردو کی اسٹوڈنٹ تھی؟ احناف نے مسکرا کر اُس کو دیکھا میڈ جب وہاں آئی تو اُس کے ہاتھ سے فرسٹ ایڈ بکس لیکر جانے کا اشارہ کیا

میرے کورس کی کتابیں پانچ تھیں وہاں اُس میں آسان اردو بھی تھا۔۔۔ تار نے جواب دیا

دوبارہ کب پڑھو گی؟ نرمی سے وہ اُس کے ماتھے پہ آیا خون صاف کرتا پوچھنے لگا جب نانا داخلہ کروائے گے۔۔۔ تار نے بتایا

تم ہمارے ساتھ آنا ہم سب کالج وین میں جاتے ہیں ہلا گلا کرتے ہیں مزہ آتا ہے بہت تم بھی سب سے گھل مل جاؤ۔۔۔ احناف نے اُس کو مشورہ دیا

ازلان نے بتایا تھا یہ۔۔۔ "نانا سے میرے داخلے کی بات بھی کی انہوں نے جب داخلہ ہو جائے گا تو اُن کے ساتھ جاؤں گی کیونکہ وہ گاڑی میں جاتے ہیں۔۔۔۔" الگ تھلگ۔۔۔۔ تارا نے بتایا

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔۔۔ احناف نے شانے اُچکائے
ہے احناف تم یہاں اور تارا کو کیا ہوا؟ ازلان گھر میں آیا تو جہاں احناف کو دیکھ کر اُس کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی وہی تارا کے ماتھے پہ آئی چوٹ دیکھ کر وہ پریشان ہوا
بیچ

میں گر گئی تھی۔۔۔ احناف اُس کو سب بتانے والا تھا جب نین تارا بول پڑی تو احناف نے حیرت سے اُس کو دیکھا وہ سمجھا تھا تارا سب کو بتا دے گی مگر ایسا نہیں ہوا تھا۔
خیال سے چلا کرو نہ اور یہ دیکھو میں تمہارے لیے ٹیڈی بیئر لایا ہوں بالکل ویسا جیسا تمہارا پہلے والا تھا۔۔۔ ازلان نے گلابی رنگ کا خوبصورت ٹیڈی بیئر اُس کے سامنے کیا

جس کو دیکھ کر تارا کی نیلی آنکھوں میں چمک آئی اُس نے مشکور نظروں سے ازلان کو دیکھا

آپ کا بہت شکریہ۔۔۔۔ ٹیڈی بیڑ کو ہاتھ میں لیے تارا نے اُس کا شکریہ ادا کیا
مائے پلیر ز اور احناف تم بتاؤ خیریت کالج سے سیدھا یہی آئے ہو کیا؟ ازلان نے
احناف سے پوچھا جواب اپنے ہاتھ صاف کر رہا تھا۔۔۔

ہاں حیات نے کہا تھا ایک سبجیکٹ اُس کو سمجھ نہیں آرہا تھا ہیلپ کرنے چلا آیا پھر مجھے
سینٹر بھی جانا ہوتا ہے۔۔۔ احناف نے وجہ بتائی یہاں آنے کی

میں اُس کو سمجھا دیتا پر اُس نے تمہیں پریشان کرنا ہوتا ہے خیر وہ ابھی تک آئی نہیں
کیا؟ ازلان آس پاس نظریں ڈورا کر پوچھنے لگا

ڈونٹ نو۔۔۔۔ احناف نے لاعلمی کا مظاہرہ کیا

تارا یہاں آ جاؤ میں نے نوڈلز بنائے ہیں غضب خُدا کا انارٹی لڑکی ہے کھانے کے معاملے میں۔۔۔ انعم بیگم کچن سے آتی تارا کو آواز دیتی بولی اور جب اُن کی طرف آئی تو انعم بیگم کی نظر اُس کے ماتھے پر چوٹ دیکھی تو پریشان ہوئی

یہ کیا ہوا ہے تمہیں دس منٹ پہلے تو ٹھیک ٹھاک میں تمہیں یہاں بیٹھا کر گئی تھی۔۔۔ انعم بیگم گھٹنوں کے بل اُس کے پاس بیٹھی

گر گئی تھی ٹھیک سے کھائے گی نہیں تو یہی حال ہو گا دیواروں سے سر مارے گی یا ٹیبل سے اپنا پاؤں ٹکرائے گی۔۔۔ جواب از لان نے دیا تھا۔۔۔

تمہیں بھوک کی دوائی کھیلانی پڑے گی۔۔۔ انعم بیگم نے تاسف سے اُس کو دیکھ کر کہا پر تارا نے کوئی جواب نہیں دیا

السلام علیکم چچی حیات کہاں ہے؟ احناف نے اُن کو مخاطب کیا

وعلیکم السلام احناف تم کب آئے؟ انعم بیگم کی اب اُس پہ نظر گئی

کچھ دیر قبل۔۔۔ احناف نے بتایا

اچھا حیات اسٹڈی روم میں ہوگی۔۔۔۔۔ انعم بیگم نے بتایا تو احناف اپنا بیگ اٹھاتا
اسٹڈی روم کی طرف بڑھ گیا۔

آج ہاف ڈے تھا اور پھر بھی احناف تم آج لیٹ آئے ہو بیٹا۔۔۔۔۔ احناف اپنے گھر
تھکا ہار الوٹا تو بینش بیگم نے کہا

امی وہ دادا کی طرف گیا تھا حیات کو ہیلپ چاہیے تھی کچھ۔۔۔۔۔ احناف صوفے پہ
ڈھے ہوتا بتانے لگا

کسی ہیلپ؟ اور وہاں تارا بھی ہوتی ہے نہ کیسا ہے رویہ ہے سب کا اُس کے
ساتھ؟ "بچاری معصوم بچی کے ساتھ بُرا ہوا ہے بارہ سال کی عمر میں پہلے ماں باپ کو
کھویا اور اب اس چودہ سال کی عمر میں اکلوتا سہارا اپنی بہن کو بھی گنوا دیا۔۔۔۔۔ بینش
بیگم افسردگی سے بولی

اچھا رویہ نہیں ہے کسی کا بھی اُس کے ساتھ۔۔۔۔۔ احناف آہستگی سے بڑبڑایا
کچھ کہا کیا تم نے؟ بینش بیگم نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

میں نے کچھ نہیں کہا میں کمرے میں جا رہا ہوں سوؤں گا پھر رات کو میرا کڑکٹ میچ ہے۔۔۔۔۔ احناف کلسمندی سے بولا

احناف پیپر ز قریب ہیں تمہارے اُس پہ فوکس کرو اور اپنی ان ساری فضول ایکٹوٹیز کو بند کرو باپ تمہارا پہلے ہی ناخوش ہے تم سے خیر سے بڑے ہو تم مگر بچوں کے ساتھ رہ رہ کر خود کو بچا بنا لیا ہے۔۔۔۔۔ بینش بیگم نے سنجیدگی سے کہا

فکر نہ کرے میرے مارکس اس بار اچھے آئے گے ابھی آپ دعا کرنا میں میچ جیت جاؤں۔۔۔۔۔ احناف نے اُن کی ساری باتیں ایک کان سے سُنی اور دوسرے کان سے

نکال دی



دادا جان۔۔۔۔۔ از لان اور حیات اُسما عیل صاحب کے کمرے میں آکر اُن سے مخاطب ہوئے جو سوئی ہوئی تارا کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہے تھے۔۔۔۔۔

رات کے اس وقت خیریت؟ اُسما عیل صاحب نے تارا کے نیند میں ہونے کا خیال کر کے آہستگی سے پوچھا

بہت ضروری بات کرنی ہے آپ سے باہر آئے۔۔۔ از لان نے بھی اس بار آہستگی سے کہا

کونسی بات؟ اُسما عیل صاحب نے سوالیہ نظروں سے اُن دونوں کو دیکھا
آپ باہر آئے تو سہی۔۔۔ حیات نے تیز پر جوش لہجے میں کہا تو تارا کی نیند ٹوٹ گئی
تھی وہ مندی مندی آنکھوں سے کبھی از لان حیات کو دیکھتی تو کبھی اُسما عیل صاحب
کو جو خشمگین نظروں سے حیات کو گھور رہے تھے۔۔۔

میں نے مشکل سے تارا کو سُلا یا تھا۔۔۔ اُسما عیل صاحب نے حیات سے کہا تو اُس نے
لب دانتوں تلے دبائے

سوری۔۔۔۔۔ حیات معذرت خواہ ہوئی

اچھا ہوا جو تارا جاگ گئی دادا جان ہم سب آئسکریم کھانے جا رہے ہیں تو یہ بھی ہمارے ساتھ چلے تو کتنا اچھا ہو جائے گا ویسے بھی تارا کو باہر کبھی آپ لیکر نہیں گئے۔۔۔ از لان تارا کو دیکھ کر اسماعیل صاحب سے بولا

پاگل انسان ہم آئسکریم کھانے نہیں جا رہے۔۔۔ حیات نے دانت پیس کر اُس کو دیکھ کر کان میں سرگوشی کی

چپ کرو تم۔۔۔ از لان نے اُس کو ڈپٹ کر کہا

تم بچوں کو رات کے وقت کیا سوچتی ہے آئسکریم کھانے کی بیٹھو یہی میں خاور سے کہتا ہوں وہ لا کر دے گا تم سب کو آئسکریمز۔۔۔۔۔ اسماعیل صاحب نے دونوں کو گھورا تارا جبکہ خاموشی سے اُن کو دیکھ رہی تھی۔

اجازت دے نہ دادا جان سب لوگ سوئے ہوئے ہیں پرومیں کسی کو کچھ پتا نہیں چلے گا ہم آدھے گھنٹے میں واپس آجائے گے کیوں تارا کیا تمہارا دل نہیں کرتا رات کے وقت آئسکریم کھانے کا؟ از لان نے درمیان میں تارا کو گھسیٹا تو وہ جزبز ہوئی

تارا بچی ہے میں رات کے اس وقت تم لوگوں کے حوالے نہیں کر سکتا زمانہ خراب ہے اس لیے جاؤ اور اپنے اپنے کمرے میں سو جاؤ صبح کو تم لوگوں کا کالج بھی ہے "ویسے بھی تارا کے سر پہ پہلے سے چوٹ آئی ہوئی ہے اُس کا آرام کرنا از حد ضروری ہے۔۔۔ اسماعیل صاحب نے سنجیدگی سے کہا

تارا تم کہو نہ دادا کو۔۔۔ از لان نے پھر سے تارا کو کہا "حیات جبکہ چُپ تھی کیونکہ اُس کو لگ رہا تھا اگر وہ تارا سے کوئی بات کرے گی تو تارا وہ ہر گز نہیں کرے گی جو از لان اُس سے کروانا چاہتا ہے۔۔۔

کیا پاگل ہو گئے ہو بچیوں کو اپنے ساتھ لے جا رہے ہو "ان کا خیال کون رکھے گا؟" تمہیں تو خود سے فرصت نہیں ملتی۔۔۔ اسماعیل صاحب نے اُس کو ڈپٹ کر کہا

نانا جان مجھے آسکریم کھانی ہے آپ لے چلو نہ۔۔۔ تارا نے اس بار اُن سے کہا تو از لان اور حیات جہاں اُس کی پہلی بات پہ خوش ہوئے تھے وہی اُس کی آخری بات پہ اپنا ماتھا پیٹا تھا

گئی بھینس پانی میں۔۔۔ حیات کو فت سے بڑ بڑائی

اچھا چلو میری تارا کا دل ہے تو چلتے ہیں از لان تم ڈرائیور سے کہو گاڑی

نکالے۔۔۔ اسماعیل صاحب نیم رضا مند ہوئے

آپ نہ چلے آپ نے آرام کی دوائیں لی ہوئی ہے نیند سے جھول رہے ٹرسٹ می آپ
کی آنکھوں کے تارے کا ہم خیال رکھے گے۔۔۔ از لان جلدی سے بولا جس پہ تارا
نے غور سے اسماعیل صاحب کو دیکھا جن کی آنکھیں واقع نیند سے لال ہوئیں پڑی
تھیں۔۔۔

میں ہاتھ منہ دھولوں گا کوئی بڑی بات نہیں۔۔۔ اسماعیل صاحب نے اُس کا بہانہ د
کیا

نانا جان آپ آرام کرے میں ان کے ساتھ چلی جاؤں گی۔۔۔ تارا نے مسکرا کر اُن
سے کہا

یہ مسکراتی بھی ہے؟ حیات کو حیرت ہوئی

پیارا مسکراتی ہے۔۔۔ از لان ہنس پڑا

تارا نہیں تم سب بچوں کو ایک ساتھ چھوڑنا سہی نہیں۔۔۔ اُسما عیل صاحب ماننے سے انکاری ہوئے

خاور بھائی ساتھ ہیں اور ہم ڈرائیور کو ساتھ لے جائے گے۔۔۔۔۔ حیات نے جھٹ سے کہا تو از لان نے داد دیتی نظروں سے اُس کو دیکھا جس نے موقع پہ کام کا پتہ پھینکا تھا

اچھا سہی جاؤ مگر تارا کو اکیلا نہ چھوڑنا۔۔۔۔۔ اُسما عیل صاحب نے بلا آخر رضامندی دے ڈالی

آئسکریم پارلر جارہے ہیں میلے میں تھوڑی۔۔۔۔۔ حیات زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے بولی

تارا جلدی سے جوتے پہنو۔۔۔۔۔ از لان نے اُس کے سامنے اُس کی سلپر رکھی تو بیڈ سے اُٹھ کر تارا اپنے جوتے پہنے لگی۔۔۔

جلدی کرو ورنہ آئسکریم پارلر بند ہو جائے گا۔۔۔ تارا نے ابھی ٹھیک سے اپنے پاؤں
چپل میں ڈالے نہیں تھے جب از لان عجلت کا مظاہرہ کر کے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے
ساتھ لے جاتے ہوئے بولا

آہستہ۔۔۔ اُسما عیل صاحب فکر مند ہوئے

ڈونٹ وری دادا جان آپ آرام سے سو جائے۔۔۔۔۔ حیات اُن کے کمرے کے باہر
کھڑی ہوتی دروازہ بند کر کے بولی

از لان اور حیات تارا کو لیے باہر آئے تو وہاں خاور تو نہیں البتہ سول اور مول ضرور
کھڑی تھیں۔۔۔۔۔

پسے دو جلدی۔۔۔۔۔ از لان نے کہا تو سب نے اپنی مٹھی میں موجود پانچ "پانچ سو کا
نوٹ از لان کی طرف بڑھائے سوائے تارا کے جو یہ سوچنے میں لگی ہوئی تھی "پانچ
والی کونسی آئسکریم ہوگی؟

یہ لودو ہزار ہیں صبح جو کوئی بھی پوچھے کہنا ہم بیس منٹ میں واپس آئے تھے ٹھیک ہے؟ از لان سب کے پئے جمع کرتا اپنی جیب سے بھی ایک پانچ سو کا نوٹ نکال کر چوکیدار کی طرف بڑھائے بولا

فکر نہیں کرے صاحب۔۔۔ چوکیدار خوش ہو کر بولا

یہ ساتھ آئے گی کیا۔؟ مول نے تارا کی طرف اشارہ کیا

ہاں بالکل اس وجہ سے تو اجازت ملی ہے اب سب گاڑی میں بیٹھو جلدی سے بیچ شروع ہو گیا ہو گا۔۔۔ از لان نے کہا تو وہ تینوں گاڑی کی پچھلی سیٹ بیٹھ گئی۔۔۔

سائیڈ پہ ہو جاؤ تارا تم لوگوں کے ساتھ بیٹھے گی۔۔۔ از لان نے اُن کو دیکھ کر کہا

بھائی اس کی کیا ضرورت ہے اپنے ساتھ بیٹھائے نہ ایڈ جسٹ ہو جائے گی۔۔۔ سول نے کہا

بکو اس نہیں کرو اور جو بول رہا ہوں وہ کرو۔۔۔۔۔ از لان نے گھور کر کہا تو وہ منہ کے زاویے بگاڑ کر تارا کے لیے جگہ بنانے لگے۔۔۔

تارا کے بیٹھنے کے بعد از لان فرنٹ سیٹ پہ آیا اور ڈرائیور کو گاڑی چلانے کا اشارہ کیا "مطلوبہ جگہ پہنچ کر ڈرائیور نے گاڑی روکی تو سب پر جوشی سے گاڑی میں سے باہر نکلتے گئے" از لان جبکہ ڈرائیور کو کچھ سمجھانے میں مگن تھا تو تارا اُس کے پاس ہی رُک گئی۔۔۔۔

ہے احناف میچ شروع نہیں ہو انہ؟ حیات احناف کی طرف بھاگ کر آتی اُس سے گویا ہوئی

ابھی ٹاسک کرنے لگے تھے ہم۔۔۔۔۔ "یہ بتاؤ از لان کہاں ہے؟ احناف نے بتانے کے بعد پوچھا

وہ آتا ہو گا بونی کو اپنے ساتھ لیکر۔۔۔ حیات نے بتایا

بونی؟ احناف نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا

تارا بھی آئی ہے۔۔۔۔۔ سول نے بتایا

واقع؟ احناف کو خوشگوار حیرت ہوئی

ہاں وہ دیکھو۔۔۔ مول نے سامنے کی طرف اشارہ کیا تو احناف نے اُس کی نظروں کا تعاقب کیا تو نظر نائٹ سوٹ یعنی نیلی سلیو لیس شرٹ اور ٹخنوں سے تھوڑا پر پاجامے میں ملبوس تارا پہ گئی جس کے گورے بازوؤں پر ہنہ تھے اور بالوں کی چوٹی بنی ہوئی تھی اور وہ ارد گرد سے بے نیاز از لان کی کوئی بات سن رہی تھی۔۔۔ "احناف اپنی نظروں کا زاویہ تارا سے ہٹانے کے بعد پھر آس پاس دیکھنے لگا جہاں زیادہ تر اُس کے عمر جتنے لڑکوں کی بھیڑ تھی لڑکیاں تو شاید دس یا بارہ ہوگی۔۔۔

احناف و

یہ تم تارا کو کس حلیے میں لائے ہو؟ لانے سے پہلے اس کو لباس تو بدلنے دیتے۔۔۔ از لان اُن لوگوں کے پاس پہنچ کر احناف سے کچھ کہنے والا تھا جب وہ اُس کی بات نظر انداز کر تانا گوار لہجے میں بولا اُس کی خوشگواریت تارا کو ایسے دیکھ کر غائب ہو گئی تھی۔۔۔

ہمارے پاس اتنا وقت نہیں تھا اور کیا ہوا ہے اچھا خاصا حلیہ تو ہے اس کا۔۔۔۔۔ جواب
حیات نے دیا تھا

نائٹ سوٹ میں ہے وہ بھی جس میں یہ عیاں ہو رہی ہے یہ گھر نہیں ہے ہمارا پبلک
ہے۔۔۔۔۔ احناف نے دانت پیس کر اُس کو دیکھ کر کہا

کیا جاہلوں والی باتیں کر رہے ہو احناف بچی ہے یہ اور تمہاری باتوں سے تارا ڈسٹرب
ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ از لان نے سنجیدگی سے کہا تو احناف کی نظر تارا پہ گئی جو بے تاثر
نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی

بچی نہیں ہے چودہ سال کی جوان لڑکی ہے اور تم سب اس کو اس کے قد کی وجہ سے جج
نہ کرو تو اچھا ہو گا۔۔۔۔۔ احناف کے لہجے میں کوئی لچک کوئی ٹھیراؤ نہیں تھا۔۔۔

لوجی اب جو کل بچی تھی اب وہ جوان لڑکی بن گئی کیونکہ اُس نے سیلیولیس شرٹ پہنی
ہے۔۔۔۔۔ حیات نے طنز کیا

چھوڑو اسے دادا جان کو ویسے بھی اعتراض نہیں تھا تو احناف تمہیں بھی نہیں ہونا چاہیے اپنی سوچ کو زرا بدلو "چلو تارا۔۔۔ از لان اُس کو جواب دیتا تارا کو اپنے ساتھ لیجانے لگا تو جب وہ احناف کی سائیڈ سے گزرنے لگی تو احناف نے اُس کا دوسرا ہاتھ تھاما جس سے اب وہ دونوں کے درمیان آگئی تھی۔۔۔۔۔

کہاں لیکر جا رہے ہو تارا کو؟ احناف نے سنجیدگی سے پوچھا
یہاں کھڑی تو نہیں ہوگی نہ جو ہماری لیول کا اسٹینڈیم ہے وہاں بیٹھ کر باقیوں کی طرح ہمیں کرکٹ میچ کھیلتا ہوا دیکھے گی۔۔۔۔۔ از لان نے بتایا
مجھے آسکریم کھانی ہے کرکٹ نہیں دیکھنی۔۔۔۔۔ تارا نے پہلی بار لب کشائی کی تو احناف نے آسکریم کو دیکھا

وہ دراصل آسکریم کے بہانے اس کو نیند سے اٹھالائے ہیں "یہ ہماری شطرنج کی وہ رانی ہے جس کی وجہ سے ہم رات کے اس وقت یہاں ہیں۔۔۔۔۔ از لان دانتوں کی نمائش کرتا بولا تو پہلی بار احناف کو اُس پہ غصہ آیا

آتا ہوں۔۔۔۔ احناف نے جواب دیا

تم سب اُس سامنے والی جگہ پہ موجود بیٹھنا اور تارا کو اکیلا نہ چھوڑنا وہ چھوٹی ہے

تم تینوں سے۔۔۔ احناف کے جانے کا وقت آیا تو اُس نے کہا

یہ جوان لڑکی ہے اپنا خیال خود رکھ سکتی ہے "اور ہم اِس کو اِس کے قد کی وجہ سے جج نہیں کر سکتے۔۔۔۔ وہ تینوں ایک آواز میں بولیں تو احناف نے تیکھی نظروں سے اُن کو دیکھا

زیادہ ہوشیار بننے کی ضرورت نہیں جو کہا ہے وہ کرو اور تارا اِن سے الگ ہو کر نہ بیٹھنا
رات ہے اندھیرے کا راج بہت ہے زیادہ روشنی نہیں۔۔ احناف اُن سے کہتا آخر میں
تارا کو بولا تو اُس نے سر اثبات میں ہلانے پہ اکتفا کیا

چلو بونی۔۔۔۔ حیات نے تارا کا ہاتھ پکڑا

نین تارا بلوچ نام ہے میرا۔۔۔ تارا نے جواب کہا تو احناف نے آنکھیں گھمائی

یہ بچی کون ہے احناف؟ احناف اپنے دوست سے بیٹ لینے لگا تو ایک ساتھی نے تارا کی طرف اشارہ کیے پوچھا تو وہ اُس کو ناگواری سے دیکھنے لگا جس کی عمر بیس سال تھی اور بہت خراب نیچر کا تھا

کزن ہے میری اور تم بیچ پہ دھیان دو۔۔۔ احناف کا لہجہ جتنا ہوا تھا کول ڈیوڈ کیا ہو گیا ہے پہلی بار دیکھا تبھی پوچھا۔۔۔ وہ لڑکا اُس کو پر سکون کرنے کی خاطر بولا

پہلی بار کو آخری بار نہ بناؤ۔۔۔ احناف دو ٹوک ہو کر کہتا اپنی جگہ پہ کھڑا ہوا "بیٹنگ کرنے کے دوؤران احناف کی نظریں مسلسل تارا پہ جارہی تھی جس کے چہرے پہ کوفت بھرے تاثرات تھے اور وہ بار بار جمائی لینے میں تھی۔۔۔

یارپاپ کارن اور چپس کے پاکٹ تو ہم گاڑی میں بھول آئے۔۔۔ سول سر پہ ہاتھ مار کر بولی

میں احناف کی اتنی اچھی بیٹنگ چھوڑ کر کہی نہیں جانے والی۔۔۔ حیات نے انکار کیا

تمہیں کرکٹ پسند نہیں کیا؟ مول نے تارا سے پوچھا جواب نیند سے جھول رہی تھی
نہیں کرکٹ دیکھ کر مجھے نیند آنے لگتی ہے تبھی چاندنی آپنی رات کے وقت مجھے کہانی
سنانے کے بجائے کمرے میں ٹی وی چلا کر اسپورٹس والا چینل لگایا کرتیں
تھیں۔۔۔ تارا نے بتایا

اچھا تو ایک کام کرو ہمارا پھر میں تمہیں ایک اچھا آئیڈیادوں گی جس سے تمہاری جان
یہ میچ دیکھنے سے چھوٹ جائے گی۔۔۔ مول اشاروں کناروں میں حیات اور سول کو
کچھ سمجھاتی تارا سے بولی
کیسا آئیڈیا؟ تارا نے پوچھا
ہماری گاڑی میں ایک شاپر پڑا ہو گا تمہاری آنکھوں کے رنگ جیسا وہ یہاں تک لانا
پڑے گا۔۔۔ مول نے بتایا

گاڑی تو بہت دور کھڑی ہے اور وہاں اندھیرا تھا از لان اور احناف نے اکیلے جانے سے منع بھی کیا ہے۔۔۔ "اگر مجھے کچھ ہو گیا تو نانا جان پریشان ہو جائے گا۔۔۔" تارا اُس کی بات سن کر بولی تو مول کا دل چاہا اپنا ماتھا پیٹے

یہ ضرورت سے زیادہ معصوم نہیں بنتی۔۔۔ حیات تپ کے بڑبڑائی
اندھیرا نہیں ہے اور تم کیوں ان لڑکوں کی باتوں میں آرہی ہو ان کو لگتا ہے تارا چھوٹی
ہے ڈرپوک ہے پر تارا تو بہادر ہے نہ؟ سول نے اب کی اُس کو اپنے طریقے سے
سمجھایا

ہاں میں بہادر ہوں مگر رات کو اندھیرے سے لال بیگ اور دن میں چھیلی سے ڈر لگتا
ہے بہت۔۔۔ تارا نے بتایا

تو ڈیر بونی کزن پارکنگ ایریا میں کونسا اندھیرا ہے وہاں روشنی کا جہاں آباد ہے جاؤ
اور لے آؤ۔۔۔۔۔ سول نے کہا

پارکنگ ایریا تو یہاں کوئی نہیں تھا ڈرائیور نے تو دیوار کے پاس گاڑی روکی۔۔۔۔۔ نین
تارا کو حیرانگی ہوئی

یہ ہمارا دماغ خراب کرے گی۔۔۔ حیات کو اُس پہ غصہ آنے لگا

تو تم ہمارا کام نہیں کرو گی؟ ٹھیک ہے دیکھو پھر تم بورنگ میچ۔۔۔۔۔ مول نے کہا تو وہ
لب کچلنے لگی

اچھا میں جاتی ہوں۔۔۔۔۔ اتنا کہہ کر تارا میچ سے اٹھ کھڑی ہوئی

جلدی سے واپس آنا اور یہاں وہاں نہ دیکھنا سیدھا گاڑی کے پاس جانا اور بیگ لا کر
دوبارہ بھاگ کر یہاں آنا۔۔۔ اُس کو جاتا دیکھ کر حیات نے کہا

احناف اب یہ میچ تیرے ہاتھ میں ہے جلدی سے اچھا اسکو ر بنانا۔۔۔۔۔ احناف کا
ساتھی اُس سے ہائے فائے کرتا بولا تو پسینے سے شرابور احناف نے سر ہلانے پہ اکتفا
کیا "وہ دوبارہ بیٹنگ کرنے والا تھا جب نظر سامنے میچ پہ گئی جہاں تارا کو نہ دیکھ کر اُس
کی پیشانی میں بل نمایاں ہوئے

یار آج کوئی مال ہی ہاتھ نہیں آیا پتا نہیں کیوں آج لاہور کی سڑکیں اتنی سنسان کیوں
ہے؟ شراب تو ہے مگر شباب نہیں۔۔۔۔۔ دواوش پاش لڑکے نشے میں دُھت ایک
دوسرے سے بولے

اللَّهُ أَكْبَرُ

اللَّهُ أَكْبَرُ

اللَّهُ أَكْبَرُ

اللَّهُ أَكْبَرُ

یہ تو کسی لڑکی کی آواز ہے لگتا ہے شباب کا انتظام ہو گیا۔۔۔۔ آواز سن کر لڑکے کی آنکھوں میں شیطانیت ٹپکنے لگی

غور سے سُن یار لڑکی کی نہیں کسی بچی کی آواز ہے وہ دیکھ۔۔ اُس کا دوست بول کر سامنے کی طرف اشارہ کرنے لگا جہاں تارا سیدھا چلتی تیز تیز قدم اٹھانے میں تھی کیا مست بچی ہے یار دور سے اُس کا حُسن اتنا چمک رہا ہے تو قریب سے تو قیامت ہوگی۔۔ وہ اپنی آنکھوں میں ہوس لیے تارا کو دیکھ کر خباثت سے بولا

چھوڑشی کوئی اور مل جائے گی اِس بچی کو چھوڑ ہمارے کسی کام کی نہیں۔۔ دوسرا والا اُس کی بات سے انکاری ہوا "دوسری طرف نین تارا کا پاؤں کسی چیز میں اٹکا تھا اور وہ زمین بوس ہوئی تھی

مجھے تو یہی چاہیے دیکھ قدرت کا بھی یہی اشارہ ہے۔۔ اُس کو گر تادیکھ کر شبی نے گھٹا گھٹ شراب کی بوتل خود میں انڈیلی تو اب کی بار بار انکار اُس کا دوست بھی نہیں کر پایا اور دونوں تارا کی طرف بڑھنے لگے۔۔

نام کیا ہے تمہارا؟ شبی تارا کے روئی جیسے گال کو چھو کر پوچھنے لگا تو وہ جو اپنی ٹوٹی ہوئی چپل کو دیکھ رہی تھی کسی کو اپنے بے حد قریب پا کر حواس باختہ ہوئی

کون ہو تم دونوں۔۔۔ تارا جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی

ہم سے دوستی کرو گی؟ شبی نے پوچھا دوسرا جبکہ تارا کے پیچھے کھڑا ہو گیا

نہیں۔۔۔ تارا اتنا کہتی جانے لگی تو تصادم دوسرے سے ہوا تو پیچھے والے نے اُس کو اپنی طرف کھینچا

چھوڑ مجھے۔۔۔۔ اُس کی گرفت میں تارا مچلی

چھوٹی سی نازک تو ہو کیوں اپنی انرجی ضائع کر رہی ہو انفف آفت ہو پوری۔۔۔۔ شبی

سرتاپیر اُس کو گھورنے لگا تو تارا کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا وہ خوفزدہ نظروں سے

اُس پاس دیکھتی اُن سے بچنے کی ترکیب تلاش کرنے لگی

ماں کے ساتھ آئی ہو وہ بھی تیری طرح

آ آ آ آ آ

کون ہے سالہ۔۔۔۔۔ وہ کچھ غلاظت بک کر تارا کا برہنہ بازو چھونے والا تھا جب اچانک کوئی آندھی طوفان کی طرح آیا تھا اور پوری قوت سے اُس کے ہاتھ کی کلائی میں بیٹ ماری تو شبی کے ہاتھ کی ہڈیاں یقیناً ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئی تھیں تبھی اُس پہ ہاتھ رکھتا چیخا

تو چھٹانگ بھر کا لڑکا ہم سے مقابلہ کرے گا؟ دوسرے والے نے جب سترہ سالہ " بچے یعنی احناف کو دیکھا تو کٹیلی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا جس کی خونخوار نظریں شبی پہ تھیں۔۔۔۔۔ وہ نین تارا کو ناپا کر اپنا میچ درمیان میں چھوڑ کر حیات سے تارا کے مطلق پوچھنے لگا تو اُس کو پتا چلا انہوں نے تارا کو اکیلے کہی بھیجا تو وہ اُن کو ملامت کرتی نظروں سے دیکھ کر ایک منٹ ضائع کیے بغیر تارا کے پیچھے جانے لگا اور اس درمیان بیٹ رکھنا وہ یکسر فراموش کر گیا تھا پر ایک سنسان جگہ پہ احناف نے دو آدمیوں کو تارا سے بدتمیزی کرتا دیکھا تو پہلے اُس کو یقین نہیں آیا کہ یہ دو مرد ایک اکیلی بچی کو

حراس کر رہے ہیں" مگر جب اُس نے اُن کو حد سے بڑھتا دیکھا تو غصے میں اُن کی طرف آکر جتنی طاقت سے وہ اُس کو مار سکتا تھا اُتنا مارا تھا۔۔۔۔

نین میرے پاس آؤ۔۔ احناف اُن کو نظر انداز کرتا تھا تھر تھر کانپتی نین تارا سے بولا تیری تو۔۔۔۔۔ دوسرا والا احناف کو مارنے والا تھا جب ایک زوردار لات احناف نے اُس کے پیٹ پہ ماری جس سے وہ دو جا کر گر کر بیہوش ہو گیا کیونکہ شراب کا نشہ اب سر پہ چڑھنے لگا تھا

بہری ہو سُنائی نہیں دے رہا کیا؟ احناف نے سختی سے اس بار اُس سے کہا اب تک باقی کے لوگ بھی وہاں جمع ہو گئے تھے۔۔۔

احناف یہاں آؤ کر کیا رہے ہو تم۔۔۔۔۔ حیات نے اُس کو آواز دی

نین حیات کے پاس جاؤ۔۔۔۔۔ احناف تھوڑا نرم ہوا مگر تارا کو جیسے غش طاری ہو گیا تھا وہ کچھ بھی سُننے سمجھنے کی کیفیت میں نہیں تھی

اِس بچی کو تو کوئی جانے نہیں دے گا اب۔۔۔۔۔ شہی اُٹھنے کی کوشش کرتا بولا تو احناف اُس کی بات سن کر بنا سوچے سمجھے بیٹ زور سے اُس کے سر پہ ماری تو اُس کا پورا سر لوہان ہو گیا تھا "احناف کی حرکت پر سب ہکا بکارہ گئے تھے۔۔۔ حیات سول "مول کا سر چکرا کر رہ گیا تھا اور وہی نین تارا کی بس ہوئی تھی۔۔۔" اُس کا دماغ پوری طرح سے ماؤف ہو چکا تھا جیسے تبھی دھڑام سے وہ نیچے گری تھی۔۔۔" احناف جو اپنے چہرے پہ آیا پسینہ صاف کرتا بھی بھی اُس شہی کو نفرت سے دیکھ رہا تھا تارا کے گرنے پہ اُس کی طرف متوجہ ہوا خاموش فضا "اور رات کی تاریخی میں پولیس سائرن نے آواز نے ارتعاش پیدا کیا تھا "وہاں موجود سب لڑکوں نے ڈور لگادی تھی۔۔۔

سول

حیات

مول

یہ تینوں جلدی سے احناف کی طرف آئیں

احناف بھاگو پولیس کو جانے کس نے خبر دی ہے جو وہ یہاں پہنچ گئی ہے۔۔۔ حیات
اُس کا بازو پکڑے پریشانی سے بولی

تم دونوں نین کو جگانے کی کوشش کرو میں تب تک پانی کی بوتل لاتا
ہوں۔۔۔ احناف نے جیسے اُس کی بات سُنی ہی نہیں تھی

چھوڑو اس مصیبت کی پوٹلی کو اور چلو تم نے آدمی کا سر پھاڑ دیا ہے اور دوسرے کو
زخمی کیا ہے پولیس آگئی نہ تمہیں اپنے ساتھ لے جائے گی ہوش کرو کچھ۔۔۔۔۔ حیات
نے اُس کی عقل پہ ماتم کیا

چھوٹی کزن ہے ہماری دماغ ٹھیک ہے تمہارا؟ ہوش ہے کچھ بول کیا رہی ہو؟ اور رہی
بات ان کی تو میں نے کچھ غلط نہیں کیا یہ جن نظروں سے نین کو دیکھ رہے تھے
میرے بس میں ہوتا تو میں ان کی آنکھیں نوچ لیتا۔۔۔۔۔ احناف دے دے لہجے
میں غرایا تھا

یہ ہو کیا گیا ہے تمہیں جوش میں ہوش گنوا بیٹھے ہو اگر پولیس کے ہاتھ چڑھے نہ تو بھی پولیس سے بچ جاؤ گے مگر چچا جان نے تمہاری پیٹھ سے خال اڈھیر دینی ہے۔۔۔ سول نے دانت پیس کر کہا

لڑائی بعد میں کر لینا مگر پہلے اس تارا کو دیکھو کہی مرور تو نہیں گئی۔۔۔ سول نے اکتاہٹ سے اُن کو دیکھ کر کہا تو اُس سے پہلے احناف تارا کی طرف بڑھتا پولیس والے وہاں پہنچ گئے تھے جن کو دیکھ کر اُن کے چہرے کی ہوائیاں اُڑ گئی تھیں۔۔۔ "مگر لاشعوری طور میں حیات نے احناف کے ہاتھ میں موجود بیٹ کو اپنے ہاتھ میں لیے چھپانے کی کوشش کی تھی کیونکہ اُس میں خون کے دھبے لگے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ کیا ہو رہا تھا یہاں اور اس بچی کے ساتھ کیا" کیا ہے تم بچوں نے؟ پولیس آفسر اُن چاروں کو مشکوک نظروں سے دیکھنے لگا جبکہ لیڈی کانسٹیبل نے تارا کو اپنی گود میں اٹھایا تھا اور باقی بیہوش اُن دو آدمیوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

ہماری کزن ہے یہ اکیلا دیکھ کر اس کو تنگ کر رہے تھے۔۔۔ پھر میں نے ان کا یہ حال کر دیا۔۔۔ احناف بے خوفی سے بولا وہ تینوں اپنا سر پکڑ کے بیٹھ گئی۔۔۔

تم بچہ پارٹی یہاں کیا کر رہے تھے۔۔۔؟ ایک کانسٹیبل نے سوال کیا

کرکٹ کھیلنے آئے تھے۔۔۔ جواب حیات نے دیا

نہیں کوئیچے اُتارے۔۔۔ احناف لیڈی کانسٹیبل سے بولا

اوو ہیر وزیادہ شان پتی نہ کر چلو تم سب تھانے۔۔۔ پولیس آفسر کی بات پر حق دق رہ گئے

ہم تھانے کیوں آئے؟ آپ کو ان دونوں کو لے جانا چاہیے۔۔۔ احناف نفرت سے

ہوش و حواسوں سے بیگانہ آدمیوں کو دیکھ کر بولا

ابھی تم اپنا حساب دو عمر دیکھو اپنی اور کام چیک کرو زرا "ارشاد بیٹھاؤ ان کو گاڑی

میں۔۔۔۔۔ پولیس آفسر نے تیکھی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

آپ لوگ شاید جانتے نہیں میں کون ہوں۔۔۔ ایک نے احناف کو بازوؤں سے پکڑا
تو وہ طنز لہجے میں بولا

تھانے چلو یہ بھی پتا چل جائے گا کہ آپ کون ہو؟ جواب پو لیس والا بھی طنز ہوا
ایک منٹ میری کزنز کو چھوڑو آپ ان کو مارا میں نے ہے تو مجھے لے جاؤ جبکہ ان کو
باحفاظت گھر چھوڑ آئے۔۔۔ وہ لوگ حیات سول مول کی طرف بڑھے تو احناف
کو غصہ آیا

یہ بھی تمہاری کزنز ہیں "قصور ہو یا نہ ہو مگر ساتھ تو لیجانا پڑے گا تاکہ تمہارے
گھر والوں کو پتا لگے کہ رات کے وقت اتنی کم اتج میں بچوں کو اکیلا چھوڑنے کا کیا نتیجہ
ہوتا ہے۔۔۔" انتہا کہ لا پرواہ والدین ہیں۔۔۔ لیڈی پو لیس آفسر نے باری باری ان
کو دیکھ کر کہا

ہمارے والدین کو درمیان میں نہ لائے وہ لا علم ہیں۔۔۔ حیات غصے سے بولی

چھٹانگ بھر کی لڑکی ہو اور لہجہ چیک کر و پہلے تو تھوڑا لحاظ کرتے مگر اب نہیں ساجدہ
فرزانہ بیٹھاؤ ان کو بھی۔۔۔ وہ حیات کو کڑے چتونوں سے گھور کر بولی تو احناف اُن
تینوں کے سامنے کھڑا ہوا

میں نے کہا نہ غلطی میری ہے تو بس میری ہے میری کزنز کو ان سب سے دور رکھے یہ
تھانے نہیں آئیں گی مجرم میں ہوں۔۔۔۔۔ احناف نے خاصا زور دیا اپنی لفظوں کو
تو وہ پولیس آفسر کو دیکھنے لگی جس نے نظروں ہی نظروں میں جانے کیا اشارہ دیا کہ
اُس نے سر اثبات میں ہلایا

ٹھیک ہے تم چلو۔۔۔ اُس نے کہا

احناف ہم تمہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتے اور یہ ازلان کہاں مر گیا ڈرائیو اور گاڑی بھی
یہاں نہیں ہے۔۔۔۔۔ سول احناف کو کہتی آخر میں ازلان کو یاد کیے بولی

میری فکر نہیں کرو بیل ہو جائے گی میری تم تینوں بس جاؤ۔" اور نین کا خیال
رکھنا۔ احناف نے سنجیدگی سے کہا

تارا کی وجہ سے ہوا ہے سب۔۔۔ حیات کو تاؤ آیا احناف کی بات پر
اپنے باپ کا نمبر دو۔۔۔۔ پولیس آفسر نے احناف کو کہا تو اُس کا گلا خشک ہوا جس کو تر
کیے وہ "الطاف جتوئی" کا نمبر بتانے لگا مگر نظریں تارا پر تھیں۔



حال

ویسے یار احناف میں تمہیں ایک بہت ضروری بات بتانا تو بھول ہی گئی
تھی۔۔۔ احناف حیات کو گھر ڈراپ کرنے آیا تو حیات جو گاڑی سے اتر کر اندر کی
طرف جانے والی تھی کچھ یاد آنے پر اپنے سر پہ ہاتھ مار کر بولی
کو نسی ضروری بات؟ احناف اُس کی طرف متوجہ ہوا
ویٹ۔۔۔ حیات اُس کو اشارہ کرتی اپنا بیگ کھولنے لگی۔۔۔۔
یہ دیکھو۔۔۔ بیگ سے گھڑی نکال کر حیات نے وہ "احناف" کی طرف بڑھائی تو اُس
کی نظروں میں ستائش اُبھری

نائیس بہت پیاری ہے اور ایکسپینسو بھی ہے مگر تم نے یہ کہاں سے لی؟ میرا نہیں خیال
پاکستان میں ایسی گھڑیاں ملتی ہیں۔۔۔۔۔ احناف غور سے اور ہر اینگل سے گھڑی کو
دیکھ کر آخر میں حیات سے بولا

مذاق نہیں کرو پاکستان میں سب کچھ ملتا ہے اور یہ گھڑی مجھے تارا کے بیڈروم کی سائیڈ
ٹیبیل پہ پڑی ملی ہے۔۔۔ حیات نے بتایا تو احناف کے تاثرات یکدم سپاٹ ہوئے
یعنی یہ اُس کی ہے۔۔۔ احناف نے گھڑی واپس اُس کی طرف بڑھائی
نہیں اُس کے بوائی فرینڈ کی ہے؟ حیات نے گھڑی اپنے ہاتھ میں لیکر کہا تو احناف کو
حیرت کا شدید جھٹکا لگا وہ حق دق حیرانگی کا بُت بنا اُس کو دیکھنے لگا جس کے تاثرات کافی
نارمل تھے۔۔۔۔۔

بوائے فرینڈ لائیک سیریلی؟ احناف گہری سانس بھر کر خود کو کمپوز کرتا سر سری
لہجے میں بولا

تمہیں مجھ پہ ٹرسٹ نہیں ہے کیا؟ حیات نے اُس کو گھورا

آئے ٹرسٹ یو مور دین یو مگر جو تم بات کر رہی ہو اُس پہ یقین نہیں
آ رہا۔۔۔ احناف نے اُس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے کہا

وہ اُس وجہ سے کہ تارا کی شکل حد درجہ معصوم ہے اپنے چہرے پہ معصومیت کا نقاب
چڑھائے وہ سب کو بے وقوف بناتی آئی ہے۔۔۔ اسپیشلی دادا جان افسففسف اللہ
ہمارے دادا کی جان جہاں ہم میں بستی تھی اب اُن کی زندگی کا دار و مدار بس صرف
اُس تارا کے گرد تک ہے۔۔۔ حیات نخوت سے سر پکڑ کر بولی

سمپل سی بات ہے حیات نین تارا اُن کی اکلوتی بیٹی کی آخری نشانی ہے تو ظاہر سی بات
ہے وہ اُس کو اپنے سینے سے لگا کر رکھے گے "ہماری زندگی میں الحمد للہ ہر رشتہ ہے
مگر اُس کا کوئی بھی نہیں سوائے دادا جان کہ اِس لیے تم زیادہ نہ سوچو۔۔۔ احناف نے
ہلکی مسکراہٹ سے کہا

آئے نو مگر سوائے دو شخصیت کہ اُس کی زندگی میں کوئی اور بھی ہے "تمہیں پتا نہیں
کبھی کبھی وہ بہت زیادہ خوش ہوتی ہے" ورنہ خود سوچو وہ ہنسنے والوں میں سے کہاں

تھی؟" اب اکیلے بیٹھی بلا وجہ اُس کے چہرے پہ مسکراہٹ ہوتی ہے۔۔۔ حیات نے کہا تو احناف خاموش رہا

تمہیں کسی پر شک ہے؟ احناف نے سنجیدگی سے پوچھا

تھوڑا بہت۔۔۔ حیات نے بتایا

کس پر؟ احناف نے ہنوز سنجیدگی سے پوچھا

مجھے لگتا ہے وہ "اسجد ہے تمہیں تو یاد ہو گا تارا کی کالج لائیف میں اسجد سے بہت جمنے لگی تھی وہ کلوز فرینڈز بن گئے تھے تو ہو سکتا ہے اب رشتہ بدل لیا ہو اُن دونوں نے اب دیکھنا جلد تارا اسجد کو "دادا جان سے متعارف کروائے گی۔۔۔ حیات پر سوچ لہجے میں بولی اُس کے لہجے میں انجانا ساقین تھا جو احناف کی سمجھ سے تو بلا آتر تھا مگر ایک خیال کے تحت وہ چونکا

حیات؟ احناف نے اُس کو مخاطب کیا

ہمممم۔۔۔ حیات اُس کی جانب متوجہ ہوئی

تم نے کہا یہ گھڑی اُس کے بوائی فرینڈ کی ہے "ٹھیک ہے مان لیا مگر تم اتنا شیور کیسے ہو؟ اور تم اُس کے کمرے میں کیوں گئی تھی؟" جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے شروع سے وہ اپنی چیزوں کے معاملے میں اوور سینسٹور ہتی ہے تو کیا اُس کو پتا نہیں چلا ہو گا کہ تم نے اُس کے کمرے سے یہ وایچ اٹھائی ہے؟" اور ایک اہم بات اگر واقع یہ گھڑی اُس کے بوائی فرینڈ کی ہے بھی تو نین تارا اپنے کمرے کی سائیڈ ٹیبل پہ کیوں رکھے گی؟ احناف نے ایک ساتھ کئی سوال پوچھ ڈالے جس پر حیات مسکراتی تھوڑا اُس کے قریب ہوئی

وہ سم و ن کل رات اُس کے ساتھ اُس کے بیڈ روم میں تھا۔۔۔ حیات نے آہستگی سے بتایا تو جانے کتنے بل احناف کی کشادہ پیشانی پر نمایاں ہوئے

حیات۔۔۔۔۔ تنبیہ کرتا انداز

جانتی ہوں تمہیں ایسی باتیں پسند نہیں مگر احناف مجھے ہماری محبت کی قسم یہ سچ ہے۔۔۔" میں نے نہ تو کبھی پہلے جھوٹ بولا ہے تم سے اور نہ آج اور نہ کبھی بولوں

گی۔۔۔ حیات دھیمے لہجے میں اُس سے بولی تو احناف نے سختی سے اپنے ہونٹوں کو
بھینچ کر اُس کو دیکھا حیات کی آنکھوں میں سچائی وہ محسوس کر سکتا تھا۔
وہ کیوں سب کو اندھیرے میں رکھنا چاہتی ہے؟ احناف محض اتنا بول پایا
کیونکہ وہ دھوکے باز اور احسان فراموش ہے "ہمارا کھاتی ہے اور ہماری ہی پیٹھ پر چھڑا
گھونپتی آئی ہے دیکھنا وہ لڑکا بھی اُس کے ساتھ لوہیل نہیں ہوگا کیونکہ جن میں لوہیلی
ہوتی ہے وہ یوں اس طرح رات کے اندھیرے میں چوری چھپے ملنے نہیں آیا
کرتے۔۔۔ حیات نفرت سے بولی
اند رجاؤ تم میں بھی گھر جاؤں گا اب۔۔۔ احناف سنجیدگی سے گویا ہوا
اوکے میں جا رہی ہوں اور شکر ہے تو نے از لان کی طرح اوور ری ایکٹ نہیں کیا سچی
مجھے تو لگا تھا وہ میری جان ہی نکال دے گا۔۔ حیات پر جوش انداز میں کہتی اُس کے
گلے لگی عین اُسی وقت "نین تارا" کی گاڑی پورچ میں داخل ہوئی تھی اور ڈرائیونگ

سیٹ کی کھڑکی کھلی ہونے کی وجہ سے یہ منظر بخوبی اُس نے دیکھ لیا تھا جس پر اُس کے چہرے پہ طنز مسکراہٹ آئی تھی۔۔

حیات یار امی کو اتنی کلوز نس اچھی نہیں لگتی۔۔۔ احناف نے آرام سے اپنے اور اُس کے دونوں کے درمیان فاصلہ اختیار کیا

اس میں کوئی بڑی بات نہیں ہے احناف اس ماہ کے آخر میں ہماری آفیشل انگیجمنٹ پھر شادی ہے ویسے بھی یہ آجکل عام ہے۔۔۔۔ حیات کو احناف کا ایسا اجتناب برتنا اچھا تو نہیں لگا مگر اُس کے باوجود بھی مسکرا کر بولی کیونکہ ایک وجہ "نین تارا" بھی تھی جو گاڑی سے اتر کر گارڈ سے کوئی بات کر رہی تھی۔۔۔۔

جو بھی مگر فلحال ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔۔۔۔ احناف نے مسکرا کر کہا

میں تمہارے پاس پہلی بار نہیں آئی لیکن لیواٹ وہ دیکھو۔۔۔ حیات نے "تارا کی طرف اشارہ کیا تو احناف نے اُس کو دیکھا جو آج نیلے کلر کی ٹی شرٹ اور بلیک جینز میں

تھی بڑے بالوں کا جبکہ جوڑا بنایا ہوا تھا چہرہ میک اپ سے پاک وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

دیکھی ہوئی ہے۔۔۔ احناف ایک نظر اُس پر ڈالے دوبارہ حیات کی طرف متوجہ ہوا

کہاں گئی تھی؟ تارا بنایا یہاں وہاں دیکھے گھر کے اندر جا رہی تھی جب احناف کو دیکھتی حیات نے اُس کو مخاطب کیا

تم کہاں سے آئی ہو" اور اکیلے اس کے ساتھ کیا کر رہی تھی؟ احناف کی جانب اشارہ کر کے تارا نے اُلٹا اُس سے سوال داغا

ایکسیوز می تم ہوتی کون ہو مجھ سے یہ سوال پوچھنے والی؟ حیات آگ بگولہ ہوئی

ایکزا نکلی تم ہوتی کون ہو مجھ سے یہ سوال پوچھنے والی؟ تارا بھی تُرکی پہ تُرکی بولی یکھلت

اُس کی نظر حیات کے ہاتھوں میں موجود گھڑی پہ گئی تو اُس کی نیلی آنکھوں میں جیسے

خون اتر آیا

او تو ڈو پٹے کے بہانے تم میری چیزیں چوری کرنے آئی تھی۔۔۔ غصے سے کہتے تارا نے اُس سے گھڑی لینے چاہی مگر حیات نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا

یہ میل واچ تمہاری کیسے ہوئی؟ حیات نے زچ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھا

ڈرامہ بند کرو تم دونوں اپنا۔۔۔ احناف جو چپ تھا غصے سے اُن دونوں کو دیکھ کر بولا

اپنی فیانسی سے کہو مجھے یہ گھڑی واپس کرے ورنہ اللہ کی قسم میں اس کا حشر نشر کر دوں گی۔۔۔ تارا احناف کو دیکھتی بے لچک انداز میں بولی اُس کی حالت عجیب ہو گئی حیات کے ہاتھ میں "گھڑی" دیکھ کر جس پر احناف دہخود رہ گیا۔۔

جسٹ ایک گھڑی ہے اُس کے لیے اتنا پاگل پن؟ حیات کے لہجے میں حیرانگی تھی

مجھے میری گھڑی واپس کرو۔۔۔ تارا اُس کی بات نظر انداز کرتی اُس سے گھڑی

چھیننے لگی تو خود کو بچانے کی خاطر حیات نے اُس کو دھکا دیا مگر اُس سے پہلے وہ گرتی

احناف نے آگے بڑھ کر اُس کو تھام لیا تھا

تم ٹھیک ہو۔۔۔۔؟ لیا دیا انداز

تمہیں اس سے غرض نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔۔ تارا اُس سے دور ہوتی سپاٹ لہجے میں کہتی دونوں کو نظر انداز کیے جانے لگی جب حیات نے اُس کا راستہ روکا

اپنی گھڑی لیکر جاؤ ایسا نہ ہو کہ سانس رُک جائے تمہارا۔۔۔۔۔ حیات نے گھڑی اُس
کے سامنے کی مگر تارا اُس کو نظر انداز کرتی وہاں سے چلتی گئی۔۔۔ پھر آگے چل کر
رُکی اور پلٹ کر اُس کو دیکھا

مجھ سے دور رہا کرو ورنہ میں تمہیں برباد کر دوں گی۔۔۔ وارننگ بھرے لہجے میں کہتا

وہ تیر کی تیزی سے اندر داخل ہوئی

پاگل ہے یہ آئی بڑی مجھے برباد کرنے والی۔۔۔ حیات بڑ بڑاتی سامنے دیکھنے لگی تو اُس کو احناف کہی نظر نہیں آیا

احناف کہاں چلا گیا اتنا جلدی؟ حیات حیرت سے خود سے سوال جواب کرنے لگی۔۔۔



ماضی

ان کی ہمت کیسے ہوئی تمہیں لاکپ میں ڈالنے کی۔۔۔۔۔" الطاف جتوئی اور سلطان رات کے پہر تھانے سے آتی کال پہ جب پولیس اسٹیشن آئے تو وہ سیدھا احناف کی طرف آئے تھے اُس سے ملنے جبھی سلطان غصے سے بولا تو "الطاف صاحب نے اُس کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور خود احناف کے قریب سے قریب تر آئے جتنا وہ آسکتے تھے

ایکزام قریب ہیں اور تمہیں آور گردگی کرنے سے فرصت نہیں" تم کیا اس لیے پیدا ہوئے تھے "جس نام کو بنانے کے لیے میں نے سالوں سال گزارے تم ایک لمحے میں اُس کو ڈوبادینا چاہتے ہو؟ یہ مار دھار کی سکھیا تمہیں کہاں سے ملی؟ کیا یہی اسکول اور کالجوں میں سکھایا گیا ہے؟ کیا میں اس لیے تمہاری پڑھائی کا سوچتا ہوں کہ تم اپنے مستقبل کا یہ حال کرو؟ آخر میں تمہارا کروں کیا احناف؟ اب تم بچے نہیں ہو بڑے ہو گئے ہو تو بڑپن کا مظاہرہ بھی کرو کچھ عقل کے ناخن لو ہوش کرو کچھ کتنی بار کتنی بار

کہا ہے کہ اپنے بڑے بھائی سے کچھ سیکھو اُس نے تو مجھے کہی بھی کبھی بھی شرمندہ نہیں کروایا تو پھر تم کیوں ہاتھ دھو کر میرے پیچھے پڑے ہو؟ الطاف صاحب سخت ناگوار اور تیکھی نظروں سے اُس کو دیکھتے چبا چبا کر بولے تو سلطان نے اُن کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر رلیکس کرنے کی کوشش کی جو کھا جانے والی نظروں سے احناف کو دیکھ رہے تھے۔

نہیں کیسی ہے؟ اُن کی اتنی بڑی تقریر کے جواب میں احناف کے سوال نے جیسے " " جلتی پہ نمک کا کام کیا تھا " الطاف صاحب کا ایک بار دل چاہا وہ تھپڑوں لاتوں سے اُس کا حال بے حال کر دے مگر خود پہ ضبط کے پھرے ڈالے دوسری طرف سلطان اُس کو ایسی نظروں سے دیکھنے لگا جیسے احناف کا دماغ سٹیا گیا ہو کیونکہ ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ احناف نے اپنی بے عزتی محسوس نہ ہوئی ہو۔

یہی سڑو تو اچھا ہے۔۔۔ الطاف صاحب تیز گھوری سے اُس کو نوازتے جانے لگے

بھائی آپ بتائے نین کیسی ہے؟ سلطان بھی اُن کے پیچھے جانے لگا تو احناف نے اُس کو
آواز دے کر پوچھا

یہاں ہم پریشان ہے اور تمہیں اُس تارا کی پڑی ہے سیر یسلی احناف؟ اور وہ نین نہیں
تارا ہے سب اُس کو تارا بولتے ہیں۔۔۔ سلطان نے تاسف سے اُس کو دیکھ کر کہا

نین کیسی ہے؟ یہ لائن تو جیسے احناف کی زبان میں چپک گئی تھی

تم نے ایک آدمی کا سر پھاڑا ہے احناف تم اس وقت سلاخوں کے پیچھے ہو کل ہفتہ پھر
اُتار ہے ان دو دنوں میں تمہاری ضمانت مشکل ہے امی اس فکر میں ہلکان ہے اور
تمہیں کچھ احساس نہیں۔۔۔ سلطان خشمگین نظروں سے اُس کو گھور کر کہتا بنا اُس
کے سوال کا جواب دیئے چلا گیا

میرے خلاف کونسا رپورٹ درج ہے۔۔۔ احناف نے پیچھے سے ہانک لگائی پھر مایوسی
ہو تا چاروں اطراف دیکھنے لگا تو نظر تاش کھیلنے لڑکوں پر گئی تو وہ اُن کے ساتھ بیٹھا جو
عمر کے لحاظ سے بہت بڑے تھے اُس سے

لڑکی ورکی کے چکر میں یہاں ہو؟ ایک آدمی اُس کو دیکھ کر بولا
میری چھوٹی کزن کو کچھ نے حراساں کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ جواب میں
احناف نے مختصر بتایا

تم تو خود چھوٹے ہو تو وہ یعنی تم سے بھی زیادہ چھوٹی پھر یہ بتاؤ وہ کم عمری میں قیامت
خیز حُسن رکھتی ہے کیا؟ وہ رازدرا نہ انداز میں اُس کے کندھے پہ اپنا بازو حائل کیے
پوچھنے لگا تو احناف نے ایک نظر اُس کو دیکھا پھر اپنے کندھے کو جھٹکا دیا جس پر اُس کا
ہاتھ نیچے آیا

میری کزن ہے وہ اُس کے خلاف کوئی بکو اس نہیں سُنوں گا میں اُن لڑکوں کا تو بس
سر پھاڑا تھا مگر تم نے مزید کوئی بکو اس کی تو تمہارے جسم کی دو سوچھ ہڈیوں کو توڑ
ڈالوں گا۔۔۔۔۔ احناف وارن کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہتا وہاں سے اُٹھنے والا
تھا جب دو آدمیوں نے ٹانگوں سے کھینچ کر اُس کو نیچے گرایا تھا جس سے اُس کا سر زور
سے فرش پر لگا تھا۔۔۔۔۔



آفیسر آپ کے پاس کوئی ثبوت بھی ہے یا بس شک کی بنیاد پہ میرے بیٹے کو جیل میں ڈالا ہوا ہے۔۔۔ الطاف صاحب نے سنجیدگی سے پولیس آفسر سے کہا

آپ کے بیٹے کی بیٹ جس سے احناف نے ایک آدمی کا سر لہو لہان کر دیا تھا یہ ہے ثبوت۔۔۔ آفیسر نے جواب کہا

میرا وکیل آتا ہو گا اُس کے رہائی کے پیپرز لیکر "بغیر کیسی کمپلینٹ کے آپ نے میرے بیٹے کو جیل میں ڈالا ہے اُس سے آپ کی یہ وردی بھی اتر سکتی ہے۔۔۔ الطاف صاحب کے لہجے میں وارننگ تھی۔۔

آپ کا بیٹا بہت جنونی ہے میرے خیال سے اُس کو ماں باپ کی ایکسٹرا کیٹر کی ضرورت ہے اچھا ہو گا جو میری وردی کی فکر کرنے کے بجائے آپ اپنے بیٹے کی تربیت پر توجہ دے۔۔۔ پولیس آفسر طنز لہجے میں بولا تو الطاف صاحب نے زور سے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا

سر یہاں آئے اور دیکھے اندر لڑائی ہو گئی ہے۔۔۔ کانسٹیبل نے ہڑ بڑی میں آکر بتایا تو سلطان جلدی سے اُٹھ کھڑا ہوا

دیکھ لے یہاں بھی وہ باز نہیں آ رہا۔۔۔ آفیسر طنز انداز میں کہتا اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔
احناف کی وجہ سے دو ٹکے کے لوگوں کی وجہ سے مجھے باتیں سننا پڑ رہی
ہیں۔۔۔۔ الطاف صاحب نے زور سے اپنا ہاتھ ٹیبل پر مارا تو سلطان نے گہری سانس
خارج کی



حال

امی دادا جان کے پاس جائے میری اور حیات کی منگنی کی ڈیٹ فائنل کرنے۔۔۔ اپنے
گھر آتا سنجیدگی سے احناف بینش بیگم سے کہتا سیڑھیوں کی طرف بڑھا پیچھے بینش
اُس کو پشت دیکھتی رہ گئی کل تک جب وہ اُس سے شادی کی بات کرتی تھی تو وہ انکار
کر دیتا تھا مگر آج جانے کیا ہو گیا تھا جو وہ خود اپنی منگنی کی بات کر گیا تھا۔۔۔

ن کیسی ہے؟ احناف بیڈ کے تھوڑا پاس آکر اُن سے پوچھنے لگا

آج تھوڑی طبیعت سنبھلی ہے میری پھول جیسی بچی دیکھو کتنی کمزور ہو گئی

ہے۔۔۔۔ اُسما عیمل صاحب تارا کو دیکھ کر بولے

مجھے پتا نہیں تھا کہ از لان وہاں نین کو لیکر آنے والا ہے اور میں نے اپنی طرف سے

بہت کوشش کی تھی کہ نین کا خیال رکھوں۔۔۔۔ احناف نے اپنی طرف سے صفائی

دی تو اُسما عیمل صاحب بے اختیار مسکرائے

یہاں آؤ۔۔۔ انہوں نے اُس کے لیے اپنی بائیں کھولی تو احناف اُن کے پاس آکر

بیٹھا

جانتا ہوں تم نے اپنی طرف سے بہت خیال رکھا تارا کا مگر اب بس دعا کرو کہ وہ ٹھیک

ہو جائے اور نارمل زندگی گزارنے لگے کیونکہ اب تک جو کچھ بھی اُس کے ساتھ ہوا

ہے مجھے ڈر لگنے لگا ہے کہ تارا زندگی جینا نہ چھوڑ دے "میری جان میری بیٹی رافعہ کی

آخری نشانی ہے جس کو میں کھو نہیں سکتا بیٹا اور نہ میں چاہتا ہوں زندگی سے بیزار

ہو کر چاندنی جیسا کوئی عمل کرے وہ۔۔۔ اُسما عیمل صاحب کی آنکھیں بھگنے لگی تو
احناف نے تڑپ کر اُن کو دیکھا

دادا جان اللہ نہ کرے کہ ایسا کچھ ہو آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں۔۔۔۔ نین ٹھیک
ہو جائے گی آپ بس کالج میں اُس کے لیے ایڈمیشن کی بات کیجئے گا اور دادا جان چودہ
سال کی عمر میں نین دسویں کلاس میں ہے کیا یہ بات آپ کو عجیب نہیں لگ رہی؟
حیات سولہ کی ہے اور گیارہویں کا پیپر دینے والی ہے۔۔۔۔ احناف نے آخر میں
اُلجھن زدہ لہجے میں اُس سے کہا

نین تارا اسٹڈی میں ہوشیار تھی تو جمپ لگایا تھا۔۔۔ "تبھی دسویں میں ہے۔
۔۔۔ اُسما عیمل صاحب ہنس کر اس بار مزاحیہ انداز میں بولے

اچھا تو اب نین کا ایڈمیشن دسویں میں ہو گیا گیارہویں میں؟ احناف نے پوچھا
دسویں میں ہو گا خیر سے۔۔۔۔ اُسما عیمل صاحب نے بتایا
تو کیا آپ اُس کو ایک سال نیچے کرے گے؟ احناف نے پوچھا

بلکل چھوٹی سی تو ہے ہماری نین۔۔۔ اُسما عیل صاحب نے کہا

جی پھر آپ جلدی سے اس کی ایڈمیشن کا انتظام کرے ہمارے کالج میں پڑھے گی نہ

یہ؟ احناف نے سوئی ہوئی نین تارا کو دیکھ کر پوچھا

بلکل وہاں ہوگی ایڈمیشن۔۔۔ اُسما عیل صاحب نے بتایا تو جانے کیوں احناف کو عجیب

خوشی کا احساس ہونے لگا۔۔۔۔



حیات تم سے بات کرنی ہے۔۔۔ منیبہ بیگم اسائنمنٹ بناتی حیات کے کمرے میں آتی

اُس سے بولی

جی امی بتائیں کیا بات کرنی ہے؟ حیات نے بیڈ پر اُن کے بیٹھنے کی جگہ بنائی۔۔۔

احناف کو تارا سے دور کرو مجھے احناف کا تارا کے لئے فکر مند ہونا کچھ خاص پسند نہیں

آ رہا۔۔۔ منیبہ بیگم مدد کی بات پر آئی۔۔

کیا مطلب؟ حیات کو اُن کی بات سمجھ نہیں آئی

احناف تمہارا کزن اور تمہارا بیسٹ فرینڈ ہے میں جانتی ہوں تم ابھی سے اُس کو لائیک کرتی ہو تبھی میں کہہ رہی ہوں تارا کو احناف کے آس پاس بھٹکنے نہ دو۔۔۔ منیبہ بیگم نے کہا تو حیات کچھ پل خاموش رہی

تارا اپنی ہے اور وہ احناف سے تو کیا کسی کے بھی پیچھے نہیں جاتی آپ فکر نہ کرے اُس کی۔۔ حیات نے اپنی طرف سے اُن کو تسلی کروائی

میسنی ہے یہ اپنی معصومیت سے احناف کو خود کے راغب کر لے اُس سے پہلے تم اپنی اور احناف کی دوستی کو زیادہ گہرا بناؤ تا کہ تارا درمیان میں نہ آپائے تمہیں سمجھ آرہی ہے نہ تمہیں میری بات؟ منیبہ بیگم کی بات کا مطلب کافی گہرا تھا جس کو سمجھ کر حیات کا سر خود بخود اثبات میں ہلنے لگا۔۔۔



!کچھ دن بعد

نہیں تارا کی طبیعت میں آہستہ آہستہ سدھار آگیا تھا مگر وہ سب سے اب دور رہتی تھی پاس تو وہ کبھی کسی کے گئی نہیں تھی مگر احناف کو دیکھ کر اُس کی نظروں میں خون میں لت پت وہ دو آدمی آجاتے جس سے اُس کے اندر ایک انجانا خوف بیٹھ گیا تھا۔

-- اور اس کا گریز احناف کی آنکھوں سے پوشیدہ نہیں تھا وہ سب سمجھ رہا تھا کئی بار اُس نے تارا سے بات کرنے کی کوشش بھی کی مگر ہر بار وہ کوئی کہ کوئی بہانا بنا کر اُس کو نظر انداز کر کے اُٹھ جاتی۔۔۔



مجھے آپ کی کلاس میں چلنا ہے۔۔۔ تارا بضد انداز میں از لان سے بولی کیونکہ وہ اپنے کلاس میں جانا نہیں چاہتی تھی

میں ضرور تمہیں اپنی کلاس میں لے جاتا مگر یار سمجھنے کی کوشش کرو میری پہلی کلاس میں جو سر ہیں وہ کافی اکڑ مزاج کے ہیں تمہیں دیکھ کر مجھے بھی کلاس سے آؤٹ کر دے گے "اس لیے تم اپنے کالج کا پہلا دن ضائع نہ کرو اور اچھے بچوں کی طرح

چا



السلام علیکم۔۔۔ تارا کچھ کہنے والی تھی جب احناف کی آواز پر اُس کی زبان کو بریک لگی۔

وعلیکم السلام احناف شکر ہے یار کہ تم آگئے ورنہ تارا تو میری بات ماننے کو تیار نہ تھی۔
-- از لان نے شکر کا سانس لیا

کونسی بات؟ احناف نے تارا کو دیکھ کر اُس سے پوچھا جو اُس سے چُھپنے کی کوششوں میں تھی

یہ اپنے کلاس میں جانے کے لیے راضی نہیں بلکہ میرے ساتھ میری کلاس میں جانے پر بضد ہے اب تم بتاؤ میں کیا کروں؟ از لان نے ساری بات بتانے کے بعد اُس سے پوچھا

تم اپنے کلاس میں جاؤ کیونکہ نین اگر اپنی کلاس میں نہیں جانا چاہتی تو کوئی بات وہ یہ پیریڈ مس کر سکتی ہے۔۔ "نین تم آؤ میرے ساتھ۔۔۔ احناف نے اپنا ہاتھ اُس کی طرف بڑھایا

میں آپ کے ساتھ نہیں آؤں گی۔۔۔ تارا نے انکار کیا
نین ضد نہیں کرو آؤ میری بھی کلاس کا وقت ہونے والا ہے اور از لان تم کھڑے کیوں ہو؟ "جاؤ اپنی کلاس میں۔۔ احناف تارا سے کہتا آخر میں از لان سے بولا تو وہ جلدی سے سر اثبات میں ہلاتا وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا اور پیچھے تارا اکیلے رہ گئی احناف کے ساتھ۔۔

نین تم مجھ سے خوفزدہ ہو؟ احناف نے سنجیدگی سے پوچھا تو جواب اُس نے سر ہلانے پر اکتفا کیا جس پر وہ مسکرایا

وجہ؟ مختصر سوال

آپ بُرے ہو "لوگوں کو مارتے ہو۔۔ تارا نے بتایا

میں بُرا بنا اُس کی وجہ تھی وہ تمہیں ہرٹ کر رہے تھے تبھی مجھ سے ایسا ہو گیا اس لیے تم بھی وہ بھول جاؤ اور چلو اینڈ میں وعدہ کرتا ہوں دوبارہ کبھی غصہ نہیں کروں گا۔۔۔ احناف نے مسکرا کر کہا تو تار نے ایک نظر اُس کو دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات قدرے نارمل تھے۔ "کچھ سوچ کر اُس نے اپنا سر اثبات ہلا کر اُس کے ساتھ کلاس میں جانے پر حامی بھری تو احناف کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا



دن تیزی سے گزر رہے تھے باقیوں سے تو نہیں مگر تار کی احناف اور از لان سے کافی بن گئی تھی احناف پڑھائی میں اُس کی بہت مدد بھی کر لیا کرتا تھا اور ہر لحاظ سے اُس کا خیال بھی رکھتا تھا "کالج میں بھی ہر وقت از لان یا احناف کے ساتھ ہوا کرتی تھی دوسرا کوئی اُس نے اپنا دوست نہیں بنایا تھا "سول مول مول حیات یہ تینوں بھی اُس کالج میں ہوا کرتی تھی مگر اُس کے باوجود بھی اجنبیت کا مظاہرہ کیا کرتیں تھیں نہ انہوں نے کبھی تار کو مخاطب کیا اور نہ کبھی تار نے اُن کو مخاطب کرنا ضروری سمجھا کبھی "وہ

بس اپنے آپ میں مگن رہا کرتی تھی اور کچھ دنوں سے اُس کے پاس جو ڈائری تھی وہ پڑھنا بھی اُس نے شروع کر لی تھی جو پوری انگلش میں لکھی ہوئی تھی شروع شروع میں عام سی باتیں لکھی ہوئی تھی جہاں تک اُس نے پڑھی تھی مگر ڈائری میں کچھ مشکل الفاظ بھی تھے جس کی اُس کو سمجھ نہیں آتی تھی تبھی اُس نے اُن الفاظوں کو الگ رجسٹر میں اتارا تھا تاکہ احناف سے وہ اُن الفاظوں کا مطلب جان پائے۔۔۔



مجھے تم سے کچھ پوچھنا تھا۔۔۔ بریک ٹائم میں تار نے احناف کو مخاطب کیے کہا جو اُس کو کالج گراؤنڈ میں لایا تھا

ضرور پوچھنا بھی تم یہاں بیٹھو میں تمہارے لیے پانی کی بوتل لاتا ہوں پیاس لگی ہوگی تمہیں اور بتانا اگر کچھ کھانے میں چاہیے ہو تو۔۔۔ احناف نے مسکرا کر بیچ پہ اُس کو بیٹھنے کا اشارہ دیئے کہا

بس پانی۔۔۔ تار نے کہا

ٹھیک ہے میں جاتا ہوں تم تب یہی رہنا اور کسی اور سے غیر ضروری مخاطب ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔ احناف نے جاتے ہوئے اُس کو وارن کرنا ضروری سمجھا جس پر تارا گہری سانس بھر کر اپنے بیگ سے ایک کتاب نکال کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

میرا نام اسجد ہے اور تمہارا کیا نام ہے اینڈ فائنلی آج تمہارے ارد گرد تمہارا کوئی باڈی گارڈ نہیں۔۔۔ اُس کو بیٹھے ابھی پانچ منٹ ہی ہوئے تھے جب غیر شناسا آواز پہ تارا نے اپنا سر کتاب سے اٹھائے سامنے دیکھا جہاں "احناف کی عمر کا لڑکا کالج بیگ کندھے پہ لٹکائے مسکرا کر اُس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔" اُس کو دیکھ کر تارا نے اپنی نظریں دوبارہ سے کتاب کی جانب مرکوز کی

کیوٹ گرل ہینڈ شیک تو کرو "میں تمہارے پاس دوستی کا ہاتھ لیکر آیا ہوں" بات تو بہت دنوں سے کرنا چاہتا تھا مگر وقت آج ملا۔۔ اسجد نے اپنا ہاتھ اُس کی طرف بڑھائے کہا جس پر نین تارا تنقیدی نظروں سے آس پاس کا جائزہ لینے لگی جہاں سب

کھیلنے میں مصروف تھے مگر اُس کی نظروں کو احناف کی تلاش تھی کہی نہ کہی اُس کے اندر احناف کا ڈر اور خوف گنڈلی مارے بیٹھ گیا تھا۔

نین تارا نام ہے میرا۔۔۔۔۔ احناف کو ناپا کر جواب تارا نے مصافحہ کے لیے اپنا نازک سا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں دیا "تبھی تارا کے لیے پانی کی بوتل لائے احناف کی نظر اُن دونوں پر گئی تو اُس کا پر سکون مزاج بگڑا جانے کیوں اُس کو تارا کے آس پاس کسی کا بھی وجود برداشت نہیں ہوتا تھا۔ پھر یہ تو سامنے والا منظر تو اُس کے لیے ناقابلِ برداشت تھا

تارا کلاس میں چلو۔۔۔ کھینچنے والے انداز میں احناف نے تارا کو بیچ سے اٹھایا تو وہ کراہ کے رہ گئی۔۔۔۔۔

آرام سے ڈوڈیہ اُس کا ہاتھ ہے کوئی بریف کیس نہیں۔۔۔ اور بریک ٹائم میں کلاس میں جا کر تارا نے کیا کرنا ہے۔۔۔ اسجد اُس کو دیکھ کر بولا

یہ میری کزن ہے میں جب چاہوں جہاں چاہوں اس کو لے کر جاسکتا ہوں تمہیں کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ احناف نے چبا چبا کر الفاظ ادا دیئے

مجھے مسئلہ ہے "یا یوں کہو مجھے اعتراض بھی ہے تم اس معصوم کے ساتھ ایسا رویہ رواں دواں نہیں کر سکتے۔۔۔ احناف کسی گڑیا کی طرح تارا کو لے جانے والا تھا جب اسجد نے کہا

ایکسیوز می تم کون ہوتے ہو اعتراض اٹھانے والے؟ اسجد کے الفاظ کافی تھے احناف کے تن بدن میں آگ لگانے کے لیے تبھی سرخ چہرے سے اُس کو دیکھتا گویا ہوا تو تارا پہلے اسجد کو دیکھنے لگی جس کے تاثرات نارمل تھے پھر احناف کو دیکھا جو کاٹ کھانے کے درپہ تھی تارا کو اُس سے وحشت سے ہونے لگی وہ اُس سے دور کھڑے ہونے کی کوشش کرنے لگی مگر اُس کا ہاتھ ابھی تک احناف کی گرفت میں تھا تبھی وہ دور نہ ہو پائی

میں تارا کانپو فرینڈ ہوں۔۔۔ اسجد نے بتایا تو احناف کے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے تھے اور تارا کے ہاتھ پر اُس کی گرفت مزید مضبوط ہوئی تھی "جس پر وہ سی کرتی رہ گئی۔۔۔"

نہیں یہ کیا بکواس کر رہا ہے۔۔۔ اسجد کو غصے سے دیکھتا وہ اُس سے پوچھنے لگا آپ۔ ہاتھ۔۔۔ چھوڑے۔۔۔ تارا کو بس ابھی اپنے ہاتھ کی پڑی تھی جو احناف کی بے رحم گرفت کے رحم و کرم پر تھا۔۔۔

رلیکس احناف جانی اور اُس بیچاری کا ہاتھ چھوڑو میں بس نہیں تارا سے ایک بات کرنے آیا تھا۔۔۔ تارا کی نم ہوتی آنکھیں دیکھ کر اسجد نے معاملہ رفع دفع کرنا چاہا جس پر احناف بنا اُس کو جواب دیئے کوئی تارا کو کیفٹیر یا لایا

آپ بہت بُرے ہو اور جھوٹے بھی۔۔۔ تارا نے غصے سے اُس کو دیکھا تو اُس کے کیوٹ ایکسپریشن دیکھ کر احناف ناچاہتے ہوئے بھی مسکرایا دوبارہ تم کسی سے بات نہ کرنا۔۔۔ احناف نے کہا

کیوں؟

آپ کون ہوتے ہیں مجھ پر پابندیاں لگانے والے؟ "میری مرضی میں جو چاہے کروں" جس سے چاہوں بات کروں آپ کو اُس میں نہیں پڑنا چاہیے۔۔۔ اپنے ہاتھ پر سرخ نشان دیکھ کر تارا کا دل بھر آیا

میں تمہارا کزن ہوں نین اور میں جو بھی کرتا ہوں تمہاری بھلائی کے لیے کرتا ہوں اور تم اُلٹا مجھ سے خفا ہو جاتی ہو۔۔۔ احناف کو تارا کی بات پسند نہیں آئی تبھی خفگی بھرے لہجے میں اُس سے گویا ہوا

آپ حیات سول سول ان میں سے کسی پر پابندی کیوں نہیں لگاتے؟ بس ہر وقت مجھے روکتے ٹوکتے ہیں حیات اپنے کلاس کے سب لڑکوں سے بات کرتی ہے سول کی بھی اپنی کلاس فیلوز سے فرینڈ شپ ہے "اور سول تو فٹبال گیم بھی کھیلتی ہے لڑکوں سے اُن کو تو کبھی آپ نے آنکھیں نہیں دیکھائی یہ؟ میں اکیلی ہوں تو بلا وجہ روعب جھاڑنے آجاتے ہو میں نانا جان سے اب آپ کی شکایت کروں گی" آپ کی وجہ سے

کوئی بھی مجھ سے دوستی نہیں کرتا۔۔۔ تارا جو ہمیشہ خاموش رہتی تھی آج تنگ آ کر بولنے پر آئی تو بولتی چلی گئی جس کو سُن کر احناف شد سارہ گیا اُس کو اندازہ نہیں تھا کہ تارا اس قدر اُس سے بدگمان بھی ہو سکتی ہے۔۔۔

نہیں کیا ہو گیا ہے یار میں نہیں چاہتا تم کسی کی باتوں میں آؤ "حیات سول اور مول کی
بات الگ ہے یار وہ سب تم سے بڑی ہیں عمر میں اور سمجھدار بھی جبکہ اُن کے برعکس
تم میں اتنی عقل نہیں ہے تم معصوم ہو اور میں نہیں چاہتا کوئی تمہاری معصومیت کا
غلط فائدہ اٹھائے۔۔۔ احناف نے اس بار رسائیت سے اُس کو سمجھانے کی خاطر کہا
احناف میں پکی نہیں ہوں۔۔۔۔ تارا جیسے زچ ہوئی تھی مگر آج پہلی بار اُس کے منہ
اپنا نام سُن کر احناف کو انجان سی خوشی اور انجانا سا احساس شدت سے ہوا تھا مگر پھر
نظر جب چھوٹی سی تارا پھر اپنی سوچ پر گئی تو خود پر ہزار بار ملامت کر کے اُس نے اپنا
سر ہر بُری سوچ سے آزاد کیا

بچوں والا انداز تو ہے نہ تمہارا چہرہ دیکھو اپنا کیسے بنایا ہوا ہے اور ان سب باتوں کو اگنور کرو اور بتاؤ تم مجھے کونسی بات بتانے والی تھی؟ احناف نے مسکرا کر اُس کو دیکھ کر پوچھا

وہ میں

احناف تم یہاں ہو چلو باسکٹ بال کھیلتے ہیں۔۔۔ تارا اُس کو کچھ بتانے والی تھی جب حیات وہاں آکر بولی

میرا موڈ نہیں تم لوگ کھیلو۔۔۔ احناف نے انکار کیا

تمہارے موڈ کی ایسی کی تیسری اٹھو اور چلو ورنہ میں نے ہمیشہ کے لیے ناراض ہو جانا ہے۔۔۔ حیات نے اُس کا بازو پکڑ کر زبردستی اٹھانے کی کوشش کی مگر ناکام ہوئی

اچھا یار رُو کو میں چلتا ہوں۔۔۔ احناف نے آخر مان لیا

گڈ بوائے۔۔۔ حیات چہکی

نہیں تم بھی آؤ۔۔۔ احناف نے تارا کو دیکھ کر کہا

میں یہی ٹھیک ہوں۔۔۔ تارا بنا اُس کو دیکھ کر بولی

کبھی اپنے اس خول سے باہر بھی آجایا کرو اور عمر کتنی ہے اور انداز دیکھو بزرگوں والا

ہے۔۔۔ اُس کا ہمیشہ والا انکار سُن کر حیات زچ ہوتی بولی

مجھے پسند نہیں یہ سب۔۔۔۔ تارا نے کہا

کالج میں ہر اسٹوڈنٹ ہر ایکٹویٹی میں پارٹ لیتا ہے مگر تم نہیں لیتی لو ورنہ بعد میں

پچھتاؤ گی۔۔۔ حیات نے کہا

نہیں۔۔۔۔ تارا کا وہی انداز

مرو پھر یہاں اور تم چلو۔۔۔ حیات اُس کو وہی چھوڑتی احناف کو اپنے ساتھ لے جانے لگی۔۔

میں ایک بار نین سے کہتا ہوں۔۔۔ گراؤنڈ واپس جانے سے پہلے احناف اچانک رُک

کر حیات سے بولا

اففففف اللہ "میرے خیال سے امی ٹھیک کہتی ہیں مجھے واقع تمہیں تارا سے دور رکھنا چاہیے یا جب سے وہ آئی ہے تم ہم باقی کزنز کو اگنور کرنے لگے ہو بس اُس کی جی حضوری میں لگے ہوئے ہو وہ بڑی ہے کوئی چھوٹی کاکی نہیں اس لیے تم اُس کے ابا مت بنا کرو میں تمہاری بیسٹ فرینڈ ہوا کرتی تھی مگر اب لگ رہا ہے جیسے تمہیں ہماری دوستی بھولنے لگی ہے۔۔۔ حیات سخت خائف ہوتی بولی تو احناف نے گہری سانس بھر کر اُس کو دیکھا

تم حیات ہو اور وہ نین تارا ہے میرے لیے تم دونوں کزنز برابر ہو۔۔۔۔۔ احناف نے سنجیدگی سے کہا

نو نو احناف میں اُس سے زیادہ تمہاری لیے ضروری ہونی میں چاہیے "ہم بچپن سے ایک ساتھ ہیں اور وہ تارا اُس کو ہماری زندگی میں آئے چند ماہ ہوئے ہیں تم ہم دونوں کو ایک جتنے مار کس نہیں دے سکتے تمہارے لیے پہلے میری بات کا ماننا لازمی ہونا چاہیے اُس کے بعد تارا کی۔۔۔ حیات دو ٹوک انداز اپنائے بولی

ٹھیک ہے جیسا تم کہو۔۔۔۔۔ احناف نے ہارمان لی ویسے بھی اس وقت وہ بحث کے موڈ میں نہیں تھا

اچھا ایک بات بتاؤ جتنی کیئر تم تارا کی کرتے ہو وقت آنے پر میری بھی کرو گے نہ؟ یا بس یہ نوازشات تارا کے لیے ہیں؟ حیات نے کھڑے کھڑے ہی پوچھا

افکورس تمہاری بھی کروں گا" اور میرا تارا کی کیئر کرنے کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ میں نہیں چاہتا وہ اکیلا فیل کرے اگر وہ خود کو اکیلا فیل کرے گی تو مایوس ہو جائے گی پھر اُس کو مایوس دیکھ کر داداجان رنجیدہ ہو جائے گے جو میں نہیں چاہتا اس لیے میں چاہتا ہوں "تارا نارمل لائیف گزارے۔۔۔ احناف نے کہا تو حیات مسکرائی

میں جانتی تھی یہی وجہ ہوگی کیونکہ بچپن سے ہی تم ایک ہمدرد انسان ہو۔۔۔ حیات اُس کے گال کھینچ کر بولی

ہممم وہ جب ہماری طرح نارمل ایکٹ کرے گی تو میں اُس کو تنگ نہیں کروں گا اور نہ یوں اُس پر روک ٹوک کروں گا کوئی" میں بس داداجان کو پریشان نہیں دیکھ سکتا نین

کی وجہ سے۔۔۔ احناف نے ہنکارہ بھر کر کہا تو حیات نے سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش دی تھی مگر اُس کے الفاظ تار نے بھی سُنے تھے جو اپنی کلاس کی طرف جانے والی تھی "اُن دونوں کا اپنے بارے میں ایسی رائے اور باتیں سُن کر تارا کو جو احناف پہلے سب سے الگ لگتا تھا اب باقیوں کی طرح لگا تھا" اُس کو سخت چڑ تھی "ہمدرد" لفظ سے اور اُس کو غصہ بھی آیا تھا جس کو ضبط کرتی وہ ایک آخری نظر اُن دونوں پہ ڈالے وہاں سے چلی گئی اُس نے سوچ لیا تھا اتنا کچھ سُن لینے کے بعد وہ اب کبھی احناف سے بات نہیں کرے گی "اُس کے پاس مخلص پیار کرنے والا اُس کا نانا تھا اور اُس کو کوئی ضرورت نہیں تھی کسی کی بھی ہمدردی بٹورنے کی۔۔۔



حال۔۔۔

کُنسٹریکٹ سائن ہو جائے پھر؟ ایک بڑی کمپنی کا ایڈ من صدام تارا کو دیکھ کر بولا

کنٹریکٹ سائن کرنے سے پہلے میں ایک بار کو سٹیوم دیکھنا چاہوں گی۔۔۔ تارا نے اُس کو دیکھ کر سنجیدگی سے کہا

وہ ابھی پوری طرح سے ریڈی نہیں ہوا آپ تب تک تصویریں دیکھے۔۔۔ صدام نے لیپ ٹاپ کی اسکرین اُس کی طرف کی تو تارا اُس کی طرف متوجہ ہوئی

اس ڈریس میں کوئی حجاب وغیرہ نہیں؟ تارا نے لیپ ٹاپ سے نظریں اٹھائے اُس کو دیکھ کر پوچھا

حجاب کونٹیکٹ نہیں ہے "آپ جانتی ہیں یہ بات ہمارے پاس کلاسیکل کپڑے ہوتے ہیں جن کی ہم

آپ کو بھی پتا ہونا چاہیے میں ایسے کلاسیکل کپڑے ویئر نہیں کرتی کسی کی بھی شوٹ پر۔۔۔ تارا اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر بولی

مس تارا مسئلہ کیا ہے یہ برینڈڈ کپڑے ہیں جس کو پہننے کے بعد آپ کو بھی فائدہ ہو گا۔۔۔ اور پیمینٹ بھی تو ہم آپ کو آپ کی مرضی سے دیں گے۔۔۔ صدام نے کہا

ٹاپ چیک کرے آپ اور اسکرٹ بھی دیکھو۔۔ ٹاپ سلیو لیس ٹھیک ہے مگر ڈیپ گلا
"بیک لیس ٹاپ میں پہن کر کیمرہ کے آگے کھڑی نہیں ہو سکتی۔۔۔ تار انے سنجیدگی
سے کہا

آپ کسی سے مشورہ لے ٹھنڈے دماغ سے سوچے اُس کے بعد آپ کوئی فیصلہ لے
کیونکہ یہ ایک بڑا پروجیکٹ ہے سال کا سب سے بڑا آپ کو یہ چانس گنوانا نہیں
چاہیے۔۔۔" اس پروجیکٹ کے بعد ماڈلز کی آفرز آپ کو دوسرے ممالک سے بھی
ہو سکتی ہے۔۔۔ صدام نے کہا تو تارا گہری سوچ میں ڈوب گئی
ٹھیک ہے میں کل تک آپ کو جواب دوں گی۔۔۔ کچھ سوچ کر تارا نے کہا
شیور۔۔۔ صدام نے اُس کی بات سن کر سر اثبات میں ہلایا



جلدی کرولیٹ ہو رہا ہے آپ لوگوں کو شاپنگ پہ چھوڑنے کے بعد مجھے بہت ضروری کام سے جانا ہے۔۔۔ از لان ہال میں کھڑا اونچی آواز میں بولا جہاں بھاگم بھاگ لگی ہوئی تھی۔

آتے ہیں صبر کرو تم۔۔۔ انعم بیگم اپنا بیگ سنبھالیں از لان سے بولیں
حیات تم بھی آ جاؤ کیا اپنی منگنی کا جوڑا نہیں لینا تمہیں؟ منیبہ بھی ہال میں آتی حیات کو
آواز دیتی ہوئیں بولی

اُس نے کہا تھا آ نلائن شاپنگ کرے گی۔۔۔ انعم بیگم نے بتایا
سچ پوچھو تو میرا دل بالکل بھی نہیں چاہ رہا کل کا فنکشن اٹینڈ کرنے کو ابونے اچھا نہیں
کیا ہم سے یہ بات چھپا کر مگر میں بس یہ سوچ رہی ہوں کہ گھر کی بات گھر میں رہے
باہر نہ جائے۔۔۔ منیبہ بیگم منہ کے زاویے بگاڑ کر بولی

چچی دادا جان نے کوئی بات چھپائی تو نہیں ہے۔۔۔ از لان بولے بغیر نہ رہ پایا

رہنے دو تم بیٹا یہ بات ہمیں کسی اور سے پتا چلی ہے۔۔۔ منیبہ بیگم گھر میں داخل ہوتی
تارا کو دیکھ کر بولی

السلام علیکم چچی جان اور از لان۔۔۔ تارا اُن دونوں کو سلام کرتی صوفے پہ بیٹھ گئی۔

چچی اور از لان کے علاوہ بھی کوئی موجود تھا۔۔۔ منیبہ بیگم نے جُھکتے لہجے میں کہا

اچھا کون؟ تارا حیرت کا مظاہرہ کرتی آس پاس دیکھنے لگی۔ جیسے واقع کوئی اُس کو نظر
نہیں آرہا تھا مگر منیبہ بیگم تو کلس کر رہ گئی تھیں۔

آپ لوگوں کے ساتھ میں بھی آؤں گی۔۔۔ حیات جلدی سے سول کے ساتھ آتی اُن
سے بولی

پوری فوج تیار کرنی ہے یا کچھ اور کرنا ہے مگر جو بھی کرنا ہے پلیز جلدی
کریں۔۔۔ از لان کوفت سے بولا وہ تنگ آگیا تھا۔۔۔۔

تارا اُٹھو تم بھی ہمارے ساتھ آؤ۔۔۔ انعم بیگم نے اپنا سر دائیں بائیں ہلاتی تارا سے بولی

میرے پاس آلریڈی کپڑے ہیں آپ لوگ جائے۔۔۔ تار نے سہولت سے انکار کیا جانتی ہوں تمہارا اپنا ڈیزائن ہے مگر کبھی ہمیں بھی وقت دے دیا کرو اٹھو شباہ۔۔۔ انعم بیگم نے اُس کو آنکھیں دیکھائی تو اُن کے بار بار کہنے پر اس بار وہ انکار نہیں کر پائی

کپڑے اپنے چینج کر لینا اور اپنا چہرہ بھی ڈھانپ لینا۔۔۔ "ورنہ خواہ مخواہ کارش لگ جائے۔۔۔۔۔ اُس کو اٹھتا دیکھ کر از لان نے سنجیدگی سے کہا تمہیں تو دیر ہو رہی تھی۔۔۔ حیات نے طنز کیا ہٹ پہن لوں گی میں۔۔۔ تار نے سنجیدگی سے بس اتنا کہا چلیں پھر۔۔۔۔۔ از لان اتنا کہتا باہر کی طرف بڑھا تو سب لوگ باری باری اُس کے پیچھے ساتھ نکلنے لگے۔۔۔۔۔



تم نے کہی اور جاب کے لیے ایلائے کیا ہے؟ احناف لیپ ٹاپ پر کچھ ٹائپ کرنے میں مصروف تھا جب الطاف صاحب اُس کے سر پہ کھڑے ہوئے سنجیدگی سے پوچھنے لگے تو چائے سرو کرتی بینش بیگم چونکی یہی حال سلطان کا بھی تھا

جی کچھ ماہ پہلے ایک بہت بڑی کمپنی میں ایلائے کیا تھا اور اب رسپانس مل گیا ہے "کل سے جوائننگ ہے۔۔۔۔۔ احناف نے سنجیدگی سے بتایا

برخودار یہاں لاہور میں سلطان جتوئی انڈسٹری کے علاوہ کوئی اور بڑی کمپنی نہیں ہے اور تمہیں کس چیز کی کمی تھی جو تم اپنی کمپنی میں موجود بڑی پوسٹ کو چھوڑ کر دو ٹکے کی جاب کرنے کی ضرورت پڑ گئی؟ سلطان صاحب نے ناگوار لہجے میں کہا تو احناف نے گہری سانس خارج کر کے لیپ ٹاپ کی اسکرین کو بند کیا اور پوری طرح سے اُن کی جانب متوجہ ہوا

وہ آپ کی کمپنی ہے ڈیڈ ہے جس کو آپ نے کھڑا کیا ہے اور میں اپنے لیے کچھ کرنا چاہتا ہوں "بغیر آپ کی کسی سپورٹ کے" آپ بھی تو یہی چاہتے تھے نہ پھر اس بار بھی آپ کو اعتراض کیوں ہے؟ احناف نے سنجیدگی سے اُن کو دیکھ کر پوچھا میں کچھ نہیں جانتا تم کہی اور جاب نہیں کرو گے "تم احناف الطاف جتوئی ہو میرے بیٹے اور میرا بیٹا کسی اور جگہ جاب نہیں کرے گا" تم بس مجھے نام بتاؤ اُس شخصیت کا جس نے تمہیں یہ پٹی پڑھائی ہے۔۔۔ الطاف صاحب نے نخوت سے کہا میں جاب کروں گا ڈیڈ بہت اچھی اپرچونٹی ہے جس کو میں گنوا نہیں سکتا۔۔ احناف نے بس اتنا کہا جبکہ اُن کی آخری بات وہ سرے سے نظر انداز کر گیا تھا احناف باپ کے سامنے ضد کیوں کر رہے ہو؟ بینش بیگم نے بات بگڑتی دیکھی تو مداخلت کی

ہاں امی ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔ سلطان نے بھی کہا

ڈیڈ ہمیشہ آپ مجھ سے یہ کہتے آتے ہیں کہ آپ کے بغیر میں کچھ نہیں میری کوئی اوقات نہیں تو بس آپ یوں سمجھ لے کہ میں اپنی اوقات بنانا چاہتا ہوں آپ کے نام کے بغیر "اس لیے میں چاہتا ہوں کوئی درمیان میں نہ آئے۔۔۔ احناف الطاف صاحب کو دیکھ کر بولا

باپ سے مقابلہ کرنے کا سوچ رہے ہو؟ الطاف صاحب کا لہجہ جُھبھتا ہوا تھا
اِتنا گستاخ نہیں ہوں میں بس خود سے کچھ کرنا چاہتا ہوں "تا کہ چار لوگوں میں اگر بیٹھو تو کوئی یہ نہ کہے کہ اپنی پڑھائی ادھوری چھوڑ کر اس لڑکے نے اپنے باپ کا بزنس جو اُن کیا تھا۔۔۔ احناف اُن کی آنکھوں میں دیکھ کر اٹل لہجے میں کہا
غلط کر رہے ہو۔۔۔ الطاف صاحب نے اُس کو باز رکھنا چاہا

غلطی سے انسان بہت کچھ سیکھتا ہے اس لیے اگر یہ غلط ہے تو بھی آپ مجھے یہ کرنے دے "آپ کو اندازہ نہیں اسٹارٹنگ میں ہی مجھے ایک بہت بڑا پر اچکیٹ ملا
ہے۔۔۔ احناف نے کہا

اچانک تمہیں جاب کی کیا سوچھی ہے؟ سلطان نے اس بار پوچھا
اچانک نہیں بہت پہلے سوچا تھا مگر کسی اچھی کمپنی سے رسپانس نہیں مل رہا تھا مگر اللہ کا
شکر ہے اس بار مل گیا۔۔۔ احناف نے بتایا

یعنی ہماری کمپنی سے تم قطعی تعلق ہو رہے ہو؟ الطاف صاحب نے پوچھا
جی کیونکہ میں اپنا خود کا نام اپنے بل بوتے سے بنانا چاہتا ہوں۔۔۔ احناف نے جواب
دیا

یہ لگژری زندگی چھوڑنا آسان نہیں احناف اس لیے ابھی سے تھم جاؤ "وگرنہ میں
تمہیں دی ہوئی ہر آسائش کو تم سے چھین لوں گا لا پرواہ ہو جاؤں گا تم سے تمہارا
اکاؤنٹ تک بند کر دوں گا جس میں ہر ماہ پئے ٹرانسفر ہوتے ہیں۔۔۔ الطاف صاحب
نے ایک اور کوشش کی اس کو سمجھانے کی

میں اپنے فیصلے پر قائم ہوں۔۔۔ احناف اپنی جگہ بضد تھا
حیات کو پتا ہے یہ بات؟ بینش بیگم گہری سانس بھر کر بولی

نہیں سوچا اُس کو سر پر انزدوں گا۔۔۔ احناف نے بتایا

سر پر انز کم شک زیادہ ہو گا اگر تم کنگے ہو گے تو وہ تمہیں دیکھے گی بھی

نہیں۔۔۔ الطاف صاحب کا انداز خاصا تضحیک آمیز تھا

میں اپنی بیوی کو جس حال میں رکھوں گا وہ اُس میں خوش رہے گی۔۔ احناف نے

پُر یقین لہجے میں کہا تو الطاف صاحب اُس کو دیکھتے رہ گئے۔۔۔۔



Do you have in a bigger size?

ایک سبز رنگ کی پارٹی ڈریس ہاتھ میں لیے تار آنے سامنے کھڑے لڑکے سے پوچھا تو

حیات جو بے دلی سے آس پاس ٹنگے کپڑے دیکھ رہی تھی اُس کی نظر بھی اُس ڈریس

پہ ٹھیر گئی تھی جو بہت خوبصورت تھا اور کافی مہنگا بھی لگ رہا تھا مگر تھا وہ شارٹ

گھٹنوں تک

جی میم ہے۔۔ لڑکے نے بتایا

شومی۔۔۔ تار نے کہا

شیور۔۔۔ وہ جواب بولا

Do you have this in another colour.

حیات وہ ڈریس چھیننے والے انداز میں تار کے ہاتھ سے لیا اور بولنے کا انداز اپنا تارا جیسا بنایا تھا تو تار کے چہرے پہ ناگواریت بھرے تاثرات اُبھرے مگر وہ خاموش رہی کیونکہ وہ پبلک پلیس پہ کوئی تماشا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

یس میم۔۔۔ وہ حیات کو دیکھ کر بولا

شومی ان ریڈ کلر۔۔۔ حیات نے مسکرا کر کہا

مجھے سیم ایسا چاہیے مگر سائز الگ ہو۔۔۔ تار نے مکمل طور پر حیات کو نظر انداز کیا تھا۔

حیات تمہیں کوئی ڈریس پسند آیا ہم نے ڈیپائٹ کیا تھا کہ ہمارا تھیم کوڈ ایک جیسا ہو گا۔۔۔ سول اور مول بھی وہاں آئی

ہاں یہ دیکھو۔۔۔ حیات زچ کرتی نظروں سے تارا کو دیکھ کر اُن کو ڈریس دیکھانے لگی یہ تو نائی ہے۔۔۔ مول کی زبان پھسلی تو تارا طنز مسکرائی

میم یہ نائی نہیں ہے پارٹی ڈریس ہے اور پارٹی ڈریس اب ایسا ہی ہوتا ہے "اور انہوں نے ہمیں پارٹی ڈریس دکھانے کا کہا تھا۔۔۔ وہ لڑکا مول سے کہتا آخر میں تارا کی طرف اشارہ کیا حیات اور سول نے مول کو گھورا جس نے خود کے ساتھ ساتھ اُن کو بھی شرمندہ کروایا تھا۔

ہمیں پتا ہے اس کا سائیز چھوٹا تھا جیسا اس نے کہا۔۔۔ سول نے اُس لڑکے کو گھورا جبکہ مطلوبہ ڈریس ملتے ہی تارا ڈریسنگ روم کی چلی گئی۔۔۔

حیات اس ڈریس کے ساتھ تو کوئی ڈوپٹہ نہیں پتا نہیں کل ڈیڈ والے پہننے دے بھی یا"
نہیں ہمیں کوئی اور لینا چاہیے۔۔۔" تارا کے جانے کے بعد مومل آہستہ آواز میں
حیات سے بولی

یہ تارا بغیر ڈوپٹے کے ٹی وی اسکرین پر آتی ہے اور کیا ہم اپنے گھر کے فنکشن میں
آزادی سے گھوم نہیں سکتے۔۔۔ حیات غصے سے بولی

تارا کی بات الگ ہے وہ تو لاوارث ہے کوئی اُس کو روکنے ٹوکنے والا نہیں مگر ہمارے
پاس ہمارے والدین ہیں۔۔۔" جن کو شاید پسند نہ آئے ہم تارا کی طرح خود مختار
نہیں۔۔۔ سول کو مومل کی بات سہی لگی۔۔۔

ہم یہی ڈریس پہنے گے" وہ لاوارث ہو کر خود مختار ہو سکتی ہے تو میں بھی حیات ہوں
اپنی مرضی کی مالک۔۔۔ حیات اٹل انداز میں بولی

وہ لاوارث ہی سہی مگر اخلاق والی ہے مگر تم تینوں اُس کو نیچا دیکھانے کے چکر میں
ہمیشہ خود نیچے گر جاتی ہو۔۔۔ اچانک از لان کی آواز پر وہ بُری طرح سے سٹیٹائی

آگیا تارا باجی کا حمایتی۔۔۔ حیات طنز ہوئی

بھائی تو ہمارا ہے مگر آفرین ہے جو کبھی ہماری طرف داری بھی کی ہو۔۔۔ سول نے بھی
تاسف سے از لان کو دیکھا

طرف داری کرنے والا کوئی کام بھی کر لیا کرو پھر۔۔۔ از لان نے افسوس سے اُس کو
دیکھ کر کہا

میرے خیال سے تمہیں کہی جانا تھا تو جاؤ نہ آنے سے پہلے تو بڑی جلدی مچائی ہوئی
تھی۔۔۔ حیات کوفت سے اُس کو دیکھ کر بولی

میں تو جا رہا ہوں مگر تم لوگ سنبھل جاؤ اور میں یہ کارڈز دینے آیا تھا جس کے بغیر تم
لوگ شاپنگ کرنے میں مصروف تھیں۔۔۔ از لان دو کارڈز ایک حیات اور دوسرا
سول کی طرف بڑھائے بولا تو وہ اچھی خاصی شرمندہ ہوئی تھیں۔۔۔ "دوسری

طرف تارا جیسے ہی ڈریسنگ روم میں داخل ہوئی تو اُس کی نظر سامنے مردانہ پشت پر
گئی اُس کو لگا شاید وہ غلط جگہ چلی آئی ہے تبھی واپس جانے کے لیے وہ جیسے ہی پلٹی تو وہ

جو کوئی بھی تھا اُس نے تارا کا بازو اپنی آہنی گرفت میں لیے اُس کا رخ اپنی جانب کیا تو اِس اچانک ہوتی افتاد پر تارا بوکھلائی جی بھی بنا سوچے سمجھے اُس نے سامنے والے کو تھپڑ مارنا چاہا پر اُس نے درمیان میں روک لیا اور اُس کے کان کے پاس جھک کر سرگوشی نما آواز میں بولا

اِس می رلیکس۔۔۔۔

جانی پہچانی آواز سن کر ایک ٹھوکا تارے اُس کی پسلی پر مارا تو وہ تڑپ اٹھا جبکہ تارا مسکراہٹ ضبط کرتی اُس کے چہرے سے ہٹ اُتارنے لگی یہ کیا تھا۔۔۔ وہ اُس کو گھور کر بولا

میں ڈر گئی تھی۔۔۔ ڈریس ایک جانب کر کے تارے بتایا نظر آرہا ہے کتنا ڈر گئی تھی تم۔۔۔ وہ طنز بولا

یہاں کیا کر رہے ہو تم اگر کوئی آگیا تو۔۔۔ تارے اُس سے پوچھا

تمہاری یاد آرہی تھی تو آگیا۔۔۔ وہ دلکش مسکراہٹ چہرے پہ سجائے اُس کو اپنے
روبرو کھڑا کیے بولا

میرے یہاں ہونے کا تمہیں کس نے بتایا؟ اور یہ بھی کہ میں ڈریس دیکھنے کے لیے
یہاں آؤں گی؟ تارے پوچھا

میرے دل نے بتایا۔۔۔ وہ آرام سے بولا

اچھا اب جاؤ مجھے چیلنج کرنا ہے۔۔۔ "اور یہ دیکھو پیارا ہے نہ؟ کل میں یہ پہنوں
گی۔۔۔ تم آؤ گے نہ؟ تارے ڈریس اُس کو دیکھایا

بہت بُرا ہے۔۔۔ اُس نے بُری شکل بنائی

ریٹ دیکھو۔۔۔ "کتنا ایکسپینسو ہے۔۔۔ تارے اُس کو گھورا

ایکسپینسو تب ہو گا جب تب یہ پہنو گی۔۔۔ اُس نے تھوڑا پیچھے ہو کر ایک ڈریس اُس کی
طرف کیا تو تارا کا منہ بن گیا۔۔۔

نیلا؟ گول گلے والی نیلے رنگ کی میکسی دیکھ کر تارا کا بُرا منہ گیا تھا

تمہاری آنکھوں کا۔۔۔ وہ اُس کی آنکھوں میں جھانکنے لگا

تمہیں کیوں عشق ہے اِس نیلے رنگ سے؟ میں نہیں پہننے والی۔۔۔ تارے صاف

صاف انکار کیا

تم یہی پہنو گی اور اپنے اِس بالوں کی لٹ کو نیلا رنگ لگاؤں گی۔۔۔ وہ اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر حکم سنار ہاتھ۔

اچھا مذاق تھا۔۔۔ تارے اُس کو خود سے دور کیا

یہ مذاق نہیں تھا میں سیریس ہوں۔۔۔ تمہیں نہیں پتا نیلے رنگ میں پوری آفت لگتی

ہو اور میں چاہتا ہوں میرے لیے تم ہمیشہ نیلا رنگ پہنو۔۔۔ وہ جذب کے عالم میں

اُس کو دیکھ کر بولا

تمہارا بس نہیں چلتا ورنہ میرے چہرے پر بھی نیلا رنگ لگا دیتے۔۔۔ وہ سر جھٹک کر

بولی تو وہ ہنس پڑا

اب ایسا بھی نہ کہ میں تمہارا چہرہ نیلا کرو اپنی محبت دکھا کر شرم و حیا سے سرخ کر سکتا ہوں مگر نیلا نہیں۔۔۔ وہ مسکراہٹ دبائے بولا تو اُس کی نظروں کی آنچ سے تارا کو اپنے گال تپتے محسوس ہوئے

میری کزنز بھی ساری یہاں ہیں تم جاؤ اگر کسی نے دیکھ لیا تو مسئلہ ہو جائے گا۔ تارا نے اُس کو باہر نکالنا چاہا

میں باہر جاؤں گا تو تمہیں دیکھوں گا کیسے؟ وہ سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا کل دیکھ لینا ابھی جاؤ۔ تارا نے اُس کو باہر کی طرف زبردستی کرنا چاہا نہیں میں پیٹھ کر کے کھڑا ہو جاتا ہوں تم جلدی سے چینج کر میں پھر تمہیں دیکھ کر چلا جاؤں گا۔۔۔ وہ بھی اپنے نام کا شاید ایک تھوڑھٹ

جاؤ۔۔۔ تارا نے دانت پیس کر کہا

نو۔۔۔ اُس نے زبان دیکھائی

میں نے کہا جاؤ۔۔۔ تار نے زبردستی اب کی زور سے اُس کو دھکا دیا تو اُس کی شرٹ کا ایک بٹن ٹوٹ کر دروازے کے باہر گرا تھا۔۔۔

تمہیں تو میں بعد دیکھ لوں گا۔۔۔ بند دروازے کو گھورتے وہ اُس کو وارن کرنے لگا مگر تار نے کوئی جواب نہیں دیا جس سے وہ جانے لگا تبھی دوسری طرف سے ایک ڈریس لیے حیات آئی تو لڑکیوں والی سائیڈ پہ کسی لڑکے کو نکلتا دیکھ کر اُس کا ماتھا ٹھٹکا جی بھی وہ بھاگ کر اُس کے پیچھے جانے لگی تاکہ اُس کا چہرہ دیکھ پائے مگر وہ اچانک جانے کیسے غائب ہو گیا تھا

اگر یہاں تارا ہوئی تو؟ ڈریسنگ روم کے دروازے کو دیکھ کر بے اختیار اُس کے من میں پہلا خیال تارا کا آیا تھا۔۔۔

ہاؤ چیپ۔۔۔ دروازے کے پاس ٹوٹے بٹن پہ اُس کی نظر گئی تو بٹن ہاتھ میں لیے حیات کی آنکھوں میں تارا کے لیے نفرت ابھری

تم؟ تارا باہر آئی تو حیات کو کھڑا دیکھ کر وہ چونکی جبکہ حیات نے بٹن والا ہاتھ سرعت سے پیچھے کیا تھا اور اپنے شک پہ یقین کی مہر دیکھ کر وہ بنا تارا کو کوئی جواب دیئے ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔۔۔ اُس کا رویہ تارا کو عجیب تو بہت لگا مگر اُس نے حیات کے بارے میں سوچنا ضروری نہیں سمجھا تبھی سر جھٹک کر وہاں سے ہٹ گئی۔۔۔

دور رہو تم۔۔۔۔۔ تارا جھٹکے سے اُس کی طرف پلٹ کر درمیان میں فاصلہ قائم کرنے کی کوشش کرنے لگی مگر کسی کا بھی دھیان نہ پا کر احناف نے مزید اُس کو تنگ کرنے کی خاطر اُس کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کی

دور کیوں بھاگتی ہو؟ احناف نے اُس کے بالوں کی لٹکان کے پاس اڑسی حد میں رہو تم۔۔۔۔۔ تارا نے اُس کا ہاتھ جھٹکا

یاد ہے میں تم سے بڑا ہوں عمر میں؟ احناف نے یاد کروانا چاہا

مجھے تنگ مت کرو تم بس۔۔۔۔۔ تارا کو کوفت ہونے لگی اور دائیں بائیں سر گھمانے لگی

کوئی آنے والا ہے کیا؟ احناف نے اُس کا چہرہ اپنی طرف کیا

تم سے مطلب۔۔۔ تار نے بیزاری سے جواب دیا تبھی وہاں حیات آئی تو اُس کے
تنے ہوئے تاثرات دیکھ کر تارا جو بیزار کھڑی تھی جانے اُس کے دل میں کیا سمائی جو
اپنا ایک ہاتھ احناف کے ہاتھ میں دیا اور دوسرا اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ڈانس
کے اسٹیپ لینے لگی تو جہاں اُس کی حرکت پر احناف حیران ہوا تھا وہی حیات کے تن
بدن میں آگ لگی تھی۔

احناف سے دور رہو۔۔۔ حیات نے چبا چبا کر لفظ ادا کیا اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ
تارا کا حشر کر دیتی

کیوں؟ تارا نے معصوم لہجے میں پوچھا

احناف اس کو دھکا دے کر خود سے دور کرو۔ "مگر خود کے قریب نہ آنے
دو۔ حیات نے اب کی احناف کو مخاطب کیا جس پر تارا یک طرفہ مسکراتی احناف کو
دیکھنے لگی۔

دھکا دو مجھے تمہاری لولی فیانسی کی فرمائش ہے۔۔۔ تارا اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی تو احناف کے گلے کی ہڈی اُبھر کے معدوم ہوئی تھی یکایک اُس کے کانوں میں تارا کے الفاظ گونجنے لگے

وحشت ہوتی ہے مجھے آپ کے لمس سے مجھ سے دور رہا کرے "نہیں چاہیے مجھے" آپ کی ہمدردی میں اپنی زندگی میں خوش ہوں "اُس میں آپ کی گنجائش نہیں مجھے نفرت ہے آپ سے اور بار بار یوں آپ کے حق جتانے والے انداز سے میں کوئی آپ کی زر خرید غلام نہیں ہوں جو بس آپ کی بات پر سر جھکا دوں گی۔۔۔۔۔

ان الفاظوں میں جانے کیا تھا جو احناف کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں تھی اور اُس نے کسی اچھوت کی طرح تارا کو خود سے دور کیا تھا جس پر نیچے گرتی تارا کے پاؤں میں بہت گہری موج آئی تھی جس کی تکلیف کے آثار اُس کے چہرے پر واضح طور پر ظاہر تھے "مگر منہ سے آہ تک نہ نکلی تھی۔۔۔۔۔" اُس کو گر تادیکھ کر ہر کوئی اُس کی

طرف متوجہ ہوا تھا تیز میوزک اچانک سے بند ہو گیا تھا مگر بد قسمتی سے وہاں اُسما عیل صاحب یا از لان میں سے کوئی بھی نہیں تھا جو تارا کی مدد کو آتے

تارا

احناف اپنے بے اختیاری میں کیے جانے والے عمل پر شرمندگی میں مبتلا ہوتا اُس کی طرف بڑھنے والا تھا جب کوئی اور تارا کی طرف اُس سے پہلے آیا تھا۔

ا۔۔۔ سجد۔۔۔ اپنے پاؤں پر ہاتھ رکھتی تارا درد سے کراہی

آریو اوکے؟ اسجد نے فکر مندی سے اُس کو دیکھا جس پر تارا اپنا سر نفی میں ہلانے لگی۔

لیو اٹ۔۔۔ حیات نے احناف کے بازوؤں کو پکڑا جس پر احناف لب بھینچتا تارا کو دیکھنے لگا

موج لگتا ہے گہری آئی ہے۔۔۔ وہاں کھڑے لوگوں میں سے کسی نے کہا

کال داڈا کٹر۔۔۔ اسجد پاس کھڑے ارسلان سے کہتا تارا کو اپنے بازو میں اٹھانے والا تھا جب احناف نے ایک جھٹکے سے اُس کو تارا سے دور کیا تھا اور اُس کے چہرے پر ایک زوردار مکہ مارا تو سب حق دق رہ گئے

واٹ دا۔۔ اپنی ناک پہ ہاتھ رکھ کر اسجد نے ناپسندیدہ نظروں سے اُس کو دیکھا اور جوابی مکہ مارنے کے لیے اُس کی طرف بڑھا جس پر آس پاس چہ مگوئیاں ہونے لگیں تھیں

احناف۔۔۔ حیات چیخی جبکہ احناف نے سرعت سے اسجد کا ہاتھ درمیان میں روک لیا

یہ کیا ہو رہا ہے؟ بند کرو سب اپنا تماشا۔۔ اسماعیل صاحب کو پتا چلا تو وہ وہاں آکر گرج اٹھے جس پر احناف کھا جانے والی نظروں سے اسجد کو دیکھتا تارا کی طرف آیا تھا اور بنا کسی پر ایک نظر ڈالے اُس کو اپنے بازو میں اٹھا تا سب کے درمیان سے نکلتا گیا اُس کا رخ اب تارا کے کمرے کی طرف تھا۔۔ "گھر والوں کے ساتھ ساتھ وہاں

موجود مہمانوں نے اُس کی پشت کو گہری نظروں سے دیکھا تھا جبکہ حیات کی آنکھیں آگ برسانے کی حد تک سُرخ ہو گئیں تھیں۔۔۔ "حالات کو یوں بدلتا دیکھ کر انعم بیگم مہمانوں سے معذرت کرنے لگیں جس پر وہ باری باری گھر سے نکلتے چلے گئے

تم ٹھیک ہو؟ تھوڑی دیر بعد از لان آیا تو اسجد کی طرف بڑھا تھا"

میں ٹھیک ہوں تم تارا کے پاس جاؤ پہلے احناف اُس کو تکلیف پہنچا کر اب مرہم لگانے کے چکروں میں ہے۔۔۔ "اسجد سر جھٹک کر اُس سے بولا

میں جاتا ہوں اور احناف کی طرف سے میں سوری کرتا ہوں۔۔۔ از لان نے تھوڑی شرمندگی سے کہا

تمہیں یہاں انوائٹ تار نے کیا تھا؟ "کس حیثیت سے اُس نے تمہیں یہاں آنے کا کہا اور کیا رشتہ ہے تمہارا اُس کے ساتھ جو احناف سے اُلجھ پڑے۔۔۔۔۔ حیات اسجد کے سر پہ کھڑی ہوتی اُس سے استفسار ہوئی

حیات۔۔۔۔۔ از لان نے اُس کا بازو دبوج کر تنبیہ بھری نظروں سے اُس کو دیکھا

کیا حیات؟ اور کیا تم ہر وقت اُس کی حمایت میں لگے رہتے ہو۔۔۔ حیات نے اُس کو گھورا تو ازلان نے لب بھینچ کر حیات کا چہرہ دیکھا

مجھے دادا جان نے انوائٹ کیا تھا اور احناف سے میں نہیں بلکہ وہ مجھ سے اُلجھ پڑا تھا ہمیشہ کی طرح وہ بھی بے وجہ میں بس تارا کی مدد کرنا چاہ رہا تھا وہ میری دوست ہے اور اس سے زیادہ میں تمہیں کوئی صفائی نہیں دوں گا۔۔۔ اسجد اُس کو دیکھ کر سنجیدگی سے گویا ہوا

تمہارا اور تارا کا سیناں ہے نہ ہتاؤ مجھے؟ حیات نے کہا تو سب ہکا بکارہ گئے حیات شرم کر ویہ بہتان ہے جو تم لگا رہی ہو۔۔۔ انعم بیگم نے اُس کو سمجھانا چاہا میری بیٹی نے اگر کہا ہے تو ضرور اُس نے کچھ ایسا دیکھا ہو گا "حیات میری جان پوری بات بتاؤ۔۔۔ منیبہ بیگم انعم بیگم کو جتنی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولیں

آنٹی ایسا کچھ نہیں وی آر جسٹ فرینڈ۔۔۔ اسجد نے گہری سنجیدگی سے کہا اُس کو اندازہ نہیں تھا یہاں آنے کے بعد اُس کو ایسی سچویشن کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا ہے۔۔۔۔

خاور تمہارے گھر والے میرے بھائی پر الزام تراشی کر رہے ہیں اور تم بُت بن کر کھڑے ہوئے ہو۔۔۔ ایک لڑکی خاور کے برابر کھڑی ہوتی کاٹ دار لہجے میں بولی تو اُس کو دیکھ کر خاور کی آنکھیں چمکی جو سیلو لیس لونگ بلیک میکسی میں غضب دھاڑ رہی تھی اُس سے اُس کے چہرے کے تیکھی تاثرات نے اُس کی خوبصورتی میں چار چاند لگا دیا تھا۔۔۔

مایا تم پاکستان کب آئی۔۔؟ اُس کی بات نظر انداز کر کے خاور نے اُس کا رخ اپنی جانب کیا

میں کب کا آچکی تھی پر یہ میری بات کا جواب نہیں اپنی بہن سے کہو میرے بھائی کے کردار پر اُن گلی نہ اُٹھائے۔۔۔ مایا نے دو ٹوک انداز اپنائے کہا

تم غصہ نہ ہو میں سمجھاتا ہوں حیات کو۔۔۔ خاور نے جلدی سے کہا
جسٹ فرینڈ سیر یسلی کس کو پاگل بنانا چاہ رہے ہو؟ حیات طنز مسکرائی "

حیات چھوڑو یہ ٹاپک یہ ہمارے گیسٹ ہیں۔۔۔۔ خاور جلدی سے حیات تک پہنچا
پر بھائی

چند ا میں نے کہا نہ لیواٹ۔۔۔۔ حیات کچھ کہنے والی تھی جب خاور نے اُس کی بات
کاٹی

اسجد آج کے لیے اتنا کافی ہے " آئے تھنک وی شڈ گوناؤ۔۔۔۔ مایا اسجد کو دیکھ کر
سنجیدگی سے بولی تو اُس نے سر اثبات میں ہلایا

ایسے کیسے آپ لوگ تو ابھی آئے تھے۔۔۔۔ اختر صاحب نے اُن کو روکنا چاہا
شکر یہ انکل مگر ہمیں لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔۔ مایا نے سہولت سے انکار کیا اور اسجد کو
اپنے پیچھے آنے کا کہتی خود بھی باہر کی طرف لپکی



ڈونٹ ٹچ می۔۔۔ تارا کو کمرے میں لانے کے بعد اُس کو احتیاط سے بیڈ پر لیٹا کر احناف اُس کے پاؤں پر مساج کرنے کے ارادے سے اُس کا پاؤں ابھی اپنی گود میں رکھا ہی تھا جب تارا تیل کی بوتل کو نیچے پھینکتی زخمی شیرنی کے انداز میں غرائی عین اُسی وقت اسماعیل صاحب اُس کے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔۔

میں نے ڈاکٹر کو کال کی ہے وہ آتا ہو گا میرا بچہ تم پریشان نہ ہو" اور احناف تم جاؤ یہاں سے۔۔۔ تارا کو پر سکون کرنے کی خاطر کہتے وہ آخر میں احناف سے مخاطب ہوئے جو نیچے گری تیل کی بوتل کو دیکھ رہا تھا

دادا جان پلیز۔۔۔ اُن کی ناراضگی کا سوچ کر احناف بے بس ہوا

تم نے آج اچھا نہیں کیا مجھے ارسلان نے بتایا کہ کیسے تم نے میری بچی کو ڈانس کے دوران دھکا دیا یہاں ہمدم تو تارا کا کوئی اور پہلے بھی نہ تھا مگر تم؟" تم سے مجھے ایسی توقع ہر گز نہ تھی۔۔۔ اپنے سینے سے تارا کو لگائے اسماعیل صاحب نے افسوس کا اظہار کیا

میں نادم ہوں۔۔۔ احناف نے کہا

جاؤ تم فی الوقت ڈاکٹر آنے والا ہے۔۔۔ اسماعیل صاحب محض اتنا بولے

مساج سے ٹھیک ہو جائے گا آپ مجھے کرنے دے ورنہ اس کا پاؤں سوجھ جائے
گا۔۔۔ احناف نے کہا

ہوتا ہے تو ہو جائے گا مگر تم جاؤ۔۔۔ اس بار تار نے ناگواری سے اُس کو دیکھا

تم چپ کرو۔۔۔۔ احناف نے اُس کو گھورا

یہ آنکھیں تم کسی اور کو جا کر دیکھاؤ نانا جان اس کو جانے کا کہے ورنہ میں خود کے ساتھ
کچھ غلط کر بیٹھوں گی۔۔۔۔ تارا احناف کو مخاطب ہونے کے بعد اسماعیل صاحب سے
بولی تو احناف پہلے تو اُس کو دیکھتا رہا پھر بنا کچھ کہے لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے باہر
نکلتا چلا گیا

پر سکون رہو میری بچی۔۔ اسماعیل صاحب اُس کو اپنے سینے لگائے ماتھا چوم کر بولے تو
تارا گہری سانس بھرنے لگی اور اپنے پاؤں کو دیکھا جہاں آہستہ آہستہ سو جھن اپنی
جگہ بنا رہی تھیں۔۔



ڈاکٹر چیک اپ کرنے کے بعد اُس کو کچھ میڈیسن لکھ کر دی تھی "کچھ وقت بعد
اسماعیل صاحب کے سونے کا وقت ہوا تو وہ تارا کو ہدایت دینے کے بعد اپنے کمرے
کی طرف بڑھ گئے تھے مگر شام میں ہوئے واقعے کا تشکر انہوں نے کسی سے نہیں کیا
تھا" اور اب تارا اپنے کمرے میں سونے کی نیت سے لیٹی تھی جب اُس کو کھڑکی کے
پاس کسی کھٹکے کی آواز محسوس ہوئی مگر اُس کے باوجود وہ بیڈ پر چت لیٹی رہی آہستہ
آہستہ کوئی اُس کے بیڈ کے پاس آکر بیڈ کنارے آکر بیٹھا اور نرمی سے اپنا ہاتھ اُس
کے موچ آئے پاؤں پر نرمی سے پھیرنے لگا جس پر تارا نے اپنی آنکھیں بند کر لیں
تھی۔ وہ جانتی تھی اُس کے ساتھ کون ہے "اس لمس سے وہ واقف تھی پر پھر بھی

اُس نے نہ کوئی بات کی اور نہ کوئی خاص ری ایکٹ کیا "مگر وہ آہستہ نرمی اور چاہت سے اُس کا درد کم کرنے کی کوشش کرتا زیر و بلب کی روشنی میں اُس کا چہرہ دیکھنے لگا جو سپاٹ تھا "آنکھیں بند تھیں اور ہونٹ آپس میں پیوست تھے۔۔

یہ سب اب زیادہ ہو رہا ہے۔۔۔ وہ اُس کو خاموش دیکھ کر بولا ہاتھ ہنوز اُس کے پاؤں پر حرکت دے رہے تھے

جو بھی ہو رہا ہے ہونے دو۔۔۔۔۔ جواب تار نے سنجیدگی سے کہا
مجھ سے یہ برداشت نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ اُس کی نظر تار کے پاؤں پر تھی جہاں اب
سو جھن میں اضافہ ہو گیا تھا
مجھے سکون ملتا ہے۔۔۔۔۔ وہ جذب سے بولی

تمہیں اب فیصلہ لینا ہو گا۔۔۔ اُس کا انداز حتمی تھا جس پر تار نے چونک کر اُس کو
دیکھا

کیسا فیصلہ؟ تار نے سنجیدہ نظروں سے اُس کو دیکھا

ہمارے بارے میں تم کب سب کو بتاؤں گی؟ بتانے کا ارادے ہے بھی یا نہیں؟ وہ طنز ہو گیا تھا

تمہیں جلدی کس بات کی ہے؟ تارا اکتاہٹ کا شکار ہوئی

میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا یہ دوریاں میرے لیے اذیت ناک سزا ہے ایک ایک پل تمہارے بنا مجھے صدیوں جیسا لگتا ہے۔۔۔ وہ شدت سے گویا ہوا

خود پر کنٹرول رکھو ابھی یہ وقت ان باتوں کا نہیں۔۔۔ تارا نے اُس کو ٹالا

تم مجھے استعمال تو نہیں کر رہی نہ؟ تمہیں واقعی میں مجھ سے محبت ہے بھی یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو ابھی بتادو۔۔۔ وہ دو ٹوک لہجے میں بولا تو تارا نے شاک کی کیفیت میں اُس کو دیکھا جو شک بھری نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا

محبت نہ ہوتی تو رات کے وقت یوں تم میرے کمرے میں نہ آتے جاتے "اور نہ یہاں میرے بیڈ پر بیٹھے ہوتے اور نہ تمہارا نام یہاں ہوتا۔۔۔ تارا اپنے ایک ایک لفظ پہ

زور دے کر کہتی آخر میں اپنے کندھے سے شرٹ سر کائی جہاں اُس کے نام کا پہلا حرف چمک رہا تھا۔۔۔

تمہاری یہ بے نیازی مجھے کاٹتی ہے میں اظہار چاہتا ہوں "اور چاہتا ہوں تمہارے چہرے پر وہ سب رنگ ہو جو میرے چہرے پر آتے ہیں تمہیں دیکھ کر۔۔۔ وہ تھوڑا اُس کے قریب ہوا اور گال پر ہاتھ رکھ کر اُس کا چہرہ اپنی طرف کیا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اُس کی شرٹ کندھے پر سہی کی تھی

جو میں چاہتی ہوں ایک بار ہو جائے اُس کے بعد سب وہ ہو گا جو تم چاہتے ہو۔۔۔ تارا نے اُس کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ کا دباؤ بڑھائے یقین دِلوانا چاہا

میں بس تمہیں چاہتا ہوں۔۔۔۔ وہ اُس کو دیکھ کر گھمبیر لہجے میں بولا

جانتی ہوں۔۔۔ تارا پہلی بار مسکرائی

کچھ بھی ہو جائے میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا۔۔۔ وہ پُر یقین لہجے میں گویا ہوا

میں یہ بھی جانتی ہوں۔۔۔ تارا سرشاری کیفیت میں مسکرائی

تمہیں تکلیف میں دیکھتا ہوں تڑپ میرا دل جاتا ہے "میرا دل چاہتا ہے تمہیں لیکر
کہی دور چلا جاؤں جہاں ہم دونوں کے علاوہ کوئی اور نہ ہو۔۔۔۔۔ وہ وارفتگی سے اُس
کو دیکھتا بولتا گیا تو تار نے اپنا سر اُس کے سینے پر ٹکایا

جائے گے ضرور جائے گے "یہاں سے بہت دور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مگر ابھی نہیں
ابھی بہت کچھ مجھے کرنا ہے۔۔۔ تارا اُس کے سینے سے لگی احساس سے عاری لہجے میں
بولی

سو جاؤ۔۔۔ اُس کی بات سن کر وہ گہری سانس بھر کر بولا "وہ جان گیا اب بحث بیکار
ہے۔۔۔

ہممم اور تمہیں بھی جانا چاہیے اب۔۔۔ تارا اُس سے الگ ہوئی
تمہیں ایسے اکیلا چھوڑ کر جانے کا سوال ہی نہیں بنتا۔۔۔ وہ نفی میں سر ہلا کر بولا
مطلب رات یہی رہنے کا ارادہ ہے؟ تارا نے جان کر بھی پوچھا
بلکل۔۔۔۔۔ اُس نے اپنا سر اثبات میں ہلایا

لیٹ جاؤ پھر۔۔۔ تار نے بیڈ کی ایک سائیڈ اُس کے لیے خالی کی اور خود آہستہ سے ایک طرف ہوئی

پیر پر زیادہ موومنٹ نہ دو۔۔۔ وہ اُس کو ٹوکنے لگا

کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ تار الا پرواہ ہوئی

ویسے کب تک تم میرے بارے میں سب کو بتانے کا ارادار کھتی ہو؟ بیڈ پر لیٹنے کے " بعد اُس نے دوبارہ سے اپنا سوال دوہرایا تو آنکھیں موندیں لیٹی تار نے تاسف سے اُس کو دیکھا

تمہیں کیا جلدی ہے؟ تار ازیچ ہوئی

میں تمہیں کھونے سے ڈرتا ہوں۔۔۔ " اور جو کھیل تم کھیلنے والی ہو وہ بہت ر سکی ہے۔۔۔ وہ سنجیدگی سے بولا تھا

مجھے پرواہ نہیں۔۔۔ تار اسپاٹ لہجے میں بولی

تمہارا سونا ضروری ہے۔۔۔ اُس نے تارا کا سر اپنے سینے پر رکھ کر اُس کے بالوں میں
اُنگلیاں چلانے لگا۔۔۔

تم پر اعتبار کیا ہے میں نے دھوکہ نہ دینا "ورنہ مرتے دم تک تمہاری شکل تک نہیں
دیکھوں گی۔۔۔ تارا کچھ توقع بعد بولی تو ایک پل کو اُس کے ہاتھ تھمے تھے

ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ سر جھٹک کر اُس نے تارا کو یقین کروانا چاہا جس پر تارا نے
دوبارہ سے اپنی آنکھوں کو موند لیا "بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ مسلسل تارا نے اپنے
بالوں پر اُس کا لمس محسوس کیا تھا مگر آنکھوں میں نیند کی خُماری اتنی چھائی ہوئی تھی
کہ وہ کچھ بول نہ پائی۔۔۔ "جبکہ وہ کافی دیر تک اُس کا چہرہ اپنی آنکھوں میں جذب
کر تا جھک کر اُس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ خود بھی گہری نیند کی
واد یوں میں اتر گیا تھا



تارا

تارا

تم ٹھیک ہو؟

اُٹھ جاؤ بیٹا۔۔۔

اگلے دن اُس کی آنکھ انعم بیگم کے جگانے پر ہوئی جس پر اُس نے مندی مندی آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ اپنے چہرے پر فکر مندی سجائے اُس کو دیکھ رہی تھی اُن کو دیکھنے کے بعد تارا نے غیر ارادی نظربیڈ کی دوسری سائیڈ پر ڈالی جو خالی اور بے شکن دیکھی وہ شاید ہمیشہ کی طرح اُس کو سوتا دیکھ کر چھوڑ کر چلا گیا تھا جس پر اُس نے شکر کا سانس لیا اور خود کو ملامت بھی کری کہ وہ کیسے کل اپنے کمرے کا دروازہ لاک کرنا بھول گئی تھی؟ "اگر رات کے پہر کوئی اُس کے کمرے میں آجاتا تو؟" اِس خیال نے اُس کو جھر جھری لینے پر مجبور کر دیا تھا

تارا تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں کیا؟ اُس کو گم سم دیکھ کر "انعم بیگم نے پریشانی سے

پوچھا

میں ٹھیک ہوں آپ بتائے کیسے آنا ہوا؟ تارا اُن کی طرف متوجہ ہوئی
تمہارے پاؤں میں موج آئی تھی تو سوچا دیکھ بھی آؤں "اور ناشتے کا بھی پوچھ
لوں۔۔۔ انعم بیگم نے اپنے آنے کی وجہ بتائی

ناشتہ میں باہر سب کے ساتھ کروں گی اور اللہ کا شکر ہے پاؤں ٹھیک ہے
میرا۔۔۔ تارا نے جواب دیا

گھر میں کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔ انعم بیگم نے اُس کو بتایا

کیا مطلب کوئی بھی نہیں؟ انعم بیگم کی بات پر تارا نا سمجھی سے اُن کو دیکھنے لگی۔

سلطان کی شادی اگلے ماہ فکس ہے اور کچھ دنوں بعد احناف اور حیات کی منگنی تو سب
شاپنگ پر گئے ہیں "سومل اور مومل کا تو تمہیں پتا ہے جہاں حیات ہوتی ہے اُن دونوں
نے بھی وہی جانا ہے باقی سب مرد حضرات اپنے اپنے دفاتروں کو نکل چکے ہیں۔۔۔ انعم
بیگم نے تفصیل سے سب کچھ اُس کو بتا دیا جس پر تارا نے گہری سانس اپنے اندر کھینچی

نانا جان؟ اُس کو اپنے نانا کا خیال آیا

اُن کی بھی ضروری میٹنگ تھی مجبورن اُن کو بھی جانا پڑ گیا تمہاری زمینداری مجھے
سوئی۔۔۔ انعم بیگم نے بتایا

آپ کو بھی کچھ لینا ہو گا رُکنا نہیں چاہیے تو خواہ مخواہ میرے لیے "میڈز تو ہیں یہاں
مجھے جو کچھ چاہیے ہوتا اُن سے کہہ دیتی آپ نے تکلف ایسے ہی کر لیا۔۔۔ تارا کو اچھا
نہیں لگا

ایسی کوئی بات نہیں تم دماغ پر زیادہ زور نہ دو "میرے ساتھ چلو میں واشروم تک
تمہیں چھوڑ آتی ہوں " تم فریش ہو جاؤ تب تک میں ناشتہ لگواتی ہوں۔۔۔ انعم بیگم
سادہ لہجے میں بولی تو تارے سر کو جنبش دینے پر اکتفا کیا



اففففف اللہ آج تو میں تھک گئی " اگر احناف نہ ہوتا ساتھ تو جانے میرے ساتھ کیا
ہوتا؟ صبح کے گئے وہ شام تک واپس آئے تو حیات اپنے بیگز جان کر تارا کے پاس رکھ
کر تھکن سے چور لہجے میں بولی " جس سے تارا بے نیاز تھی اپنا پاؤں سیدھا کیے میٹنگزین

پڑھنے میں مصروف تھی اُس نے گھر میں آنے والے لوگوں کو دیکھ کر کوئی خاص ری ایکٹ نہیں کیا تھا

ہاں یار تمہارے سارے بیگز تو اُس نے اٹھائے مگر از لان یا ارسلان میں سے کسی ایک نے بھی میری مدد نہیں کی۔۔۔ سول اُس کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گئی

میرے تو پاؤں میں چھالے پر گئے ہیں لگتا ہے "اگر مجھے اندازہ ہوتا بینش چچی کی شاپنگ اتنی لمبی ہوگی تو میں کبھی اُن کے ساتھ جانے کو ترجیح نہ دیتی۔۔۔ فضا بھی اُن کی بات سے اتفاق کرتی ہوئی بولی اُن سب کے برخلاف سول کافی چپ سی تھی جس پر دھیان کسی کا بھی نہیں گیا تھا کیونکہ ہر کوئی اپنی خوشی میں مگن تھا۔

بائے داوے تم کیسی ہو؟ سول نے اچانک تارا کو مخاطب کیا جس پر حیات نے آنکھیں گھما کر اُس کو دیکھا جو وائٹ ٹراؤرز کے ساتھ بلیک گول گلے والی شرٹ میں تھی جس کی سلیوس محض شولڈر تک تھیں اور اُس نے اپنے بالوں کی چوٹی بنائی ہوئی تھی جو ایک کندھے پر ڈھلکی ہوئی تھی۔۔۔ "اُس کے خوبصورت سر اُپے کو دیکھ کر

حیات کو الجھن سی ہونے لگی کیونکہ اُس کو احناف کا سب کے سامنے تارا کو بانہوں میں بھرنا یاد آگیا تھا جس پر ایک بار پھر اُس کو لگنے لگا جیسے کسی نے اُس کی آنکھوں میں مرچیں ڈال دی ہو "جلن کا احساس اُس کو شدت سے ہوا تھا وہ جانتی تھی احناف بس اُس کا ہے اور ہمیشہ بس اُس کا رہے گا مگر اُس کے باوجود اُس کو تارا سے کوئی اچھی ویب نہیں آتی تھی۔۔

فائن۔۔۔ تارا نے یکلفظی جواب دیا "تارا نے

آج کل تمہاری خبریں ٹی وی چینلز پر نہیں آتیں "خیریت؟ ماڈلنگ بند کرنے کا سوچا ہے کیا؟ سول نے راز درانہ انداز میں اُس سے سوال کیا

آپ کو بتانا ضروری نہیں سمجھتی میں۔۔ تارا نے بنا دیکھے جواب دیا جی وہاں احناف آیا تھا۔

حیات تمہارا بریسلٹ گاڑی میں بھول آئی تھی۔۔ احناف نے ڈائریکٹ حیات کو مخاطب کیا

اففف کتنی بُھلکر ہوں میں پلیز تم پہنا دو نہ یہ بہت اسپیشل ہے یاد ہے تمہیں مجھے پرپوز کرنے کے ٹائیم تم نے دیا تھا۔۔۔۔۔ حیات اُس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھا کر بتانے لگی۔

ہممممم یاد ہے۔۔۔۔۔ اُس کی کلائی میں بریسلٹ پہناتا احناف نے جواب دیا جس پر

حیات کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ نے احاطہ کیا اور تاراکے چہرے پر طنز

مسکراہٹ نے کیونکہ اُس کو حیات کی بات پر کچھ اور یاد آگیا تھا۔۔۔۔۔



کچھ سال پہلے۔۔۔۔۔

جتوئی وِلا میں آج خوشیوں کا سماں تھا کیونکہ آج "حیات کی بیسویں سالگرہ تھی جس کے لیے اختر صاحب نے بہت بڑی پارٹی آرگنائز کی تھی اور بڑے تعداد میں لوگوں کو مدعو کیا تھا" مہمانوں کی آمد رفت جاری تھی اور اُپر اپنے کمرے میں حیات اپنے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ سجائے تیار ہونے میں مگن تھی۔۔

وائٹ فراق اور چوڑیدار پاجامے کے ساتھ اُس نے ریڈ کلر کا ڈوپٹہ اپنے ایک "کندھے پر رکھا ہوا تھا چہرے پر لائٹ سامیک اپ جس نے اُس کی خوبصورتی کو مزید نکھار کر رکھ دیا تھا" آنکھوں پر آئے لائٹر لگانے سے پہلے اُس نے ایک نظر وال کلاک پر ڈالی پھر جلدی جلدی اُس سے فارغ ہونے کے بعد ڈریسنگ ٹیبل سے سرخ چوڑیاں اٹھا کر اپنی خالی کلائیاں بھرنے لگی "پوری تیاری کرنے کے بعد اُس نے طائرانہ نظروں سے خود کو دیکھا اور اپنے بالوں کو اُس نے کھول کر پشت پر چھوڑا دیا جبھی اُس کے کمرے میں کوئی داخل ہوا۔

اوہو محترمہ کی تیاریاں تو چیک کر وزرا "کیا ٹشن ہے بھی جیسے سا لگرہ نہیں بلکہ نکاح" ہونے جا رہا ہو۔۔۔ سول نے شرارتی انداز میں اُس کو چھیڑا جس پر وہ ہنس پڑی تمہیں پتا ہے آج ہر طرح سے میرا دن اسپیشل ہے "آج میں اپنی محبت کا اظہار احناف سے کرنے والی ہوں جس کے لیے میں بہت پر جوش ہوں۔۔۔ حیات کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولی

وِش یو بیسٹ آف لک مجھے پتا ہے تمہارے حالِ دل کا اور یہ بھی کہ تمہارے پرپوز کرنے کے بعد احناف نے باقی رسمی طور پر تیاریاں کر ڈالنی ہے اور تمہیں اپنے نام کرنا ہے۔۔۔ سول اپنا کندھا اُس کے کندھے سے ٹکرائے چھیڑنے لگی اُس کا چھیڑنا حیات کو بُرا نہیں لگ رہا تھا بلکہ ایک انوکھی خوشی سے روشناس کروانے جا رہا تھا

ان شاء اللہ ایسے ہی ہو گا مگر یار نیچے ڈیڈ نے اتنا کچھ کیا ہے اور باہر ہم نے جہاں پارٹی کرنے کا سوچا ہے وہاں احناف اور ہمارے باقی دوست انتظار میں ہے تمہیں پتا ہے نہ میں نے اُن کو ٹریک لینے کے بجائے دینے کا وعدہ کیا تھا اور کہا تھا اُسی وقت احناف کو پرپوز کروں گی۔۔۔ حیات کو اب پریشانی سی ہونے لگیں

ڈونٹ وری اور چل کرو یہاں فضا سب سنبھال لے گی ہم نے بس بیک ڈور سے نکلنا ہے اور ہاں میں نے تارا کو بھی آنے کا کہا ہے۔۔۔ سول نے بتایا

اُس کو کیوں کہا؟ ہزار تو نخرے کرتی ہے وہ۔۔۔ حیات کو کوفت ہوئی

تمہیں پتا ہے نہ یونی فرینڈز اُس کو کتنا لائیک کرتے ہیں اگر وہ نہیں ہوگی تو سب نے سوالوں کا پینڈورا کھولنا ہے "اور میں اُن کے سامنے کوئی میس نہیں چاہتی۔۔ سول نے بتایا

او کے فائن اب جلدی کرو میں تب تک اپنی چادر پہن لوں۔۔۔ حیات نے کہا اور بیڈ کی طرف بڑھی

ہممم جلدی آنا باہر سب ریڈی ہے۔۔۔ کمرے سے باہر جاتے ہوئے سول نے اُس سے کہا۔۔



مطلوبہ جگہ پہنچ جانے کے بعد حیات گرمجوشی سے اپنے سب دوستوں سے ملنے لگی "رسمی گفتگو کے بعد جب کیک کٹنے کا وقت آیا تو حیات احناف کی طرف آئی جو مسکرا کر اُس کو دیکھ رہا تھا "اُس کی مسکراہٹ دیکھ کر حیات کو دھارس ملی جیسے۔۔۔ جیسی وہ آس پاس دیکھنے لگی۔

برتھ ڈے گرل کیا ہوا؟ احناف نے اپنا ہاتھ اُس کی طرف لہرایا

مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔۔۔ حیات نے بات کی شروعات کی

ہممم کہو میں سُن رہا ہوں۔۔۔ احناف نے اجازت دی تو "حیات سول اور مول کو دیکھنے لگیں جنہوں نے تھمب کا اشارہ دیا تھا اُن سب سے لا پرواہ "تارا کو نے والی ٹیبل پر اکیلی بیٹھی کوفت سے آس پاس دیکھے جارہی تھی اُس کا ذرا من نہیں تھا یہاں آنے کا پر سول نے اُس کو قسم دی تھی جس پر وہ ناچار آگئی تھی۔" مگر اب پچھتا رہی تھی۔۔۔

I love you Ahnaf.

اپنے اندر ہمت مجتمع کر کے حیات بلا سخر اُس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتی اعترافِ محبت کرنے لگی تو ہر ایک نے ہوٹنک کرنا شروع کر دی تھی "سوائے دو لوگوں نے ایک تارا نے جو کافی حیرت سے حیات کو دیکھ رہی تھی جس نے سب کے سامنے کھلے عام کسی لڑکے کو پرپوز کیا تھا اُس کو حیات سے اتنی بولڈنس کی توقع ہر گز نہ

تھیں "دوسرا جبکہ از لان تھا جو خود حیرانی کا بُت بنا ہوا تھا اُس کے دل و دماغ میں بھی وہی سب آیا تھا جو تارا کے دماغ میں آیا تھا۔۔۔" اور ان سب سے الگ احناف تھا جس کو لگ رہا تھا جیسے کسی نے اُس کے پاؤں کے نیچے سے زمین کھسکالی ہو وہ یک ٹک بے یقینی سے حیات کا چہرہ دیکھنے لگا جو گلنار سا تھا اور خوشی سے چمک بھی رہا تھا حیات۔۔۔ آس پاس ہجوم دیکھ کر احناف نے اُس کو باز رکھنا چاہا

Will you marry me?

جواب حیات نے نئی پیش کش اُس کے سامنے کی تھی جس پر احناف بس اُس کو دیکھتا رہ گیا

حیات پہلے تم کھڑی ہو جاؤ۔۔۔ احناف سنجیدگی سے کہتا اُس کو کندھوں سے تھامے کھڑا کیا تو حیات کھڑی ہوتی بس اُس کو دیکھنے لگی۔۔

جواب دو۔۔۔ حیات نے اُمید بھری نظروں سے اُس کو دیکھا تو احناف اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگا

سے لیں

سے لیں

احناف حیات کا پرپوزل قبول کر لوں۔۔۔۔۔ احناف کے کچھ کہنے سے پہلے وہاں کھڑے لڑکیوں اور لڑکوں نے احناف کو اُکسایا جبکہ تارا بھی اپنا کام چھوڑے احناف کو دیکھنے لگی جس کی بس وہ پشت ہی دیکھ سکتی تھی وہ سرے سے لاعلم تھی اُس کے چہرے پر چھائے تاثرات سے

کام ڈاؤن ایوری ون حیات از مائے جسٹ بیسٹ فرینڈ "میں اُس سے شادی کیسے کر سکتا ہوں۔۔۔؟ احناف اُونچی آواز میں بولا تو سب کو جیسے سانپ سو گھ گیا جبکہ حیات کی حالت ایسی تھی جیسے کاٹو بدن لہو نہیں

دوسری طرف اُس کا جواب سن کر تارا چیئر سے پشت ٹکاتی سر جھٹک کر کول ڈرنک " کا گلاس پینے لگی اُس کو حیات کی اڑی رنگت مزہ دینے لگی۔۔

اور کرو سرے عام مردوں کو پر پوز۔۔۔ تارا طنز انداز میں بڑبڑاتی وہاں سے اٹھ کر
باہر کے راستے کی جانب بڑھی

احناف وی آر آلسو کزنز اینڈ آئے نووی آر بیسٹ فرینڈز بٹ "

حیات

حیات

ہم اچھے کزنز اور اچھے دوست رہے تو کیا اچھا نہیں؟ یہ پیار و غیرہ کارپلیشن ہمارے
درمیان کیوں لانا چاہتی ہو۔۔۔؟ میں ہمارے درمیان موجود اچھی بورڈنگ کو ہمیشہ
برقرار رکھنا چاہتا ہوں۔۔، مگر شادی کے بعد ویسا نہیں رہے گا۔۔۔ حیات خود کو کمپوز
کیے کچھ کہنے والی تھی جب احناف اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر نرمی سے بولا
احناف تمہیں کیوں لگتا ہے سب بدل جائے گا؟ "ٹرسٹ می ایسا کچھ نہیں ہو گا میں
بہت پیار کرنے لگی ہوں تم سے۔۔۔ حیات اپنے ہاتھ اُس کے گال پر رکھ کر بولی باقی
سب خاموش تماشائی کارول پلے کرنے میں لگے ہوئے تھے۔۔۔۔

حیات یار پلیز آج تمہارا برتھ ڈے ہے اور میں نہیں چاہوں گا کہ وہ اسپونل ہو اس لیے لیٹس انجوائے۔۔۔ احناف مسکرا کر بولا

احناف حیات جیسی پرفیکٹ لڑکی تمہیں کہی اور نہیں ملے گی تم ایک بار اُس کو چانس دے کر تو دیکھو نہ۔۔۔ سونل نے دونوں کے درمیان مداخلت کی یہ میرے بس میں نہیں۔۔۔ احناف سنجیدگی سے کہتا وہاں سے جانے لگا جبکہ اُس کی بات سن کر حیات نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی "اُس نے ایسا کچھ سوچا تو نہیں تھا جیسا ہو گیا تھا۔



آپ کہاں کھوئی ہوئی ہیں؟ فضا کی آواز پر تارا حقیقت کی دُنیا میں واپس آئی کہی نہیں۔۔۔ تارا نے مختصر جواب دیا

تمہاری موچ کیسی ہے؟ احناف نے سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر پوچھا آپ سے مطلب نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔ تارا اجنبی لہجے میں اُس کو دیکھ کر بولی

تمہاری اوقات سے زیادہ احناف کے احسانات ہیں تم پر اس لیے اپنی ٹون اچھی بنایا کرو "جب احناف بات کرے تو۔۔۔۔ احناف کے کچھ کہنے سے پہلے اس بار حیات درمیان میں بول پڑی

تم سے میں نے کتنی بار کہا ہے مجھے میری اوقات یاد کروانے سے اول اپنی اوقات نظر میں رکھا کرو۔۔۔۔ تار نے طنز انداز میں اُس کو بھی سنا ڈالی یہ جو تم اتنا اتراتی ہو، بتانا پسند کرو گی کہ اصل غرور ہے کس بات کا تم میں؟ حیات نے تنگڑی گھوری سے اُس کو نوازا

ہر چیز کا۔۔۔۔ جواب فوراً حاضر ہوا تھا، جیہی وہاں گھر کے سارے مرد حضرات ایک ساتھ اندر آئے تھے

کیسی ہو تارا؟ اسماعیل صاحب تارا کے پاس آئے

مچ بیٹر۔۔۔۔ تارا نے اُن کو دیکھ کر مسکرا کر جواب دیا

ابو کیا آپ کو نہیں لگتا آپ کو اب آفس سے ریٹائر ہونا چاہیے "میرا مطلب آپ کی طبیعت بھی آجکل بہت خراب رہتی ہے۔۔۔ اختر صاحب اصغر صاحب کو دیکھ کر بولے

کیا ہوا ہے آپ کو دادا جان ٹھیک ہیں نہ آپ؟ احناف فکر مندی سے اُن کو دیکھ کر گویا ہوا جبکہ تارا بھی پریشان سی اُن کو دیکھنے لگی

ارے مجھے کچھ نہیں ہو گیا تمہارے چچا کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔ اُسما عیل صاحب ہنس کر بولے تو تارا اختر صاحب کو دیکھنے لگی جن کے تاثرات کچھ عجیب سے تھے۔ مطلب؟ اس بار تارا نے اُن سے پوچھا

تمہارا اما چاہتا ہے میں اب گھر میں رہوں مگر تم بتاؤ کیا میں زیادہ بوڑھا ہو گیا ہوں؟ اُسما عیل صاحب نے آخر میں اُس سے پوچھا تو تارا اپنا سر نفی میں ہلانے لگی، کیونکہ واقع میں اُسما عیل صاحب نے خود کو اس عمر میں بھی تندرست رکھا تھا

بس تو چار سے پانچ سالوں تک میرا اپنا آفس چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں۔۔۔ اُسما عیل صاحب نے ہاتھ کھڑے کیے کہا

آپ کیوں چاہتے ہیں کہ نانا آفس کو خیر آباد کرے؟ "جبکہ اُن کا بزنس الگ ہے" وہ الگ سے اپنا بزنس اور ڈیلز کو دیکھتے ہیں۔۔۔ تار نے جانچتی نظروں سے اُن کو دیکھ کر سوال داغا

ویسے ڈیڈ واقع میں بغیر کسی کام کے گھر بیٹھنے سے اچھا ہے دادا جان کام پر فوکس کرے "خالی دماغ تو ویسے بھی شیطان کا گھر ہوتا ہے۔۔۔۔۔ حیات نے بھی باتوں میں حصہ ڈالا

یہی تو مسئلہ ہے ابو نے اپنا بزنس الگ ایسے کیا ہے جیسے ہم کوئی غیر ہو "اور آج اتنا بڑا پراجیکٹ ہمیں مل سکتا تھا مگر وہ ابو کو مل گیا اگر ہم ساتھ ہوتے تو ہمارا ہوتا۔۔۔ جواب میں اصغر صاحب نے کہا

دادا جان جو کر رہے ہیں وہ آپ لوگوں کے لیے ہی کر رہے ہیں۔۔۔ احناف بولے
بغیر نہیں رہ پایا

غلط ابو جو کر رہے ہیں وہ اس تارا کے لیے کر رہے ہیں۔۔۔ اختر صاحب نخوت سے
بولے

تو اس میں کیا غلط ہے؟ "کل کلاں کو اگر مجھے کچھ ہو جاتا ہے تو اللہ کی ذات کے علاوہ
کون ہے میری معصوم بچی کا؟ تم لوگوں کو میری تارا کو کبھی اپنی بھانجی کے روپ میں
دیکھتے تو آج میں ہر فکر سے آزاد ہوتا۔۔۔ اُسماعیل صاحب نے کہا تو چند لمحوں کے
لیے وہاں خاموشی چھا گئی۔

آپ بلا وجہ پریشان ہو رہے ہیں ورنہ اس بھری دُنیا میں بہت سے چاہنے والے موجود
ہیں اس کے۔۔۔۔ حیات معنی خیز نظروں سے تارا کو دیکھ کر بولی جس پر تارانی اُس
کو دیکھنا گوارہ نہیں کیا

میں اب چلتا ہوں۔۔۔۔ احناف کو وقت کا احساس ہوا تو بولا

رات کا کھانا کھا کر جانا۔۔۔ اُسما عیمل صاحب نے نرمی سے کہا

پھر کبھی۔۔۔ احناف نے مسکرا کر ٹالا

تمہاری یہ پھر کبھی والی عادت کبھی ختم نہیں ہوگی، چُپ چاپ بیٹھ جاؤ۔۔۔ حیات اُس کو مصنوعی گھوری سے نوازتی اپنے ساتھ بیٹھایا

تمہیں پتا ہے ابو کو پراجیکٹ کس کمپنی سے ملا ہے؟ اصغر صاحب نے احناف سے کہا مجھے کیسے پتا ہوگا؟ احناف نے لاعلمی کا مظاہرہ کیا

مہران احمد سے جو تمہارا بوس ہے۔۔۔ اصغر صاحب نے بتایا تو احناف نے چونک کر اُن کو دیکھا آج آفس نہ جانے کی صورت میں وہ ہر چیز سے لاعلم تھا دوسرا اُس کی جوائننگ بھی نیولی تھی جس وجہ سے اُس کو زیادہ کچھ پتا نہیں تھا

جو آپ کے مخالف تھے، جن کی وجہ سے میرا وہاں جاب کرنا آپ کو ناگوار لگ رہا تھا آپ اُن کے ساتھ ڈیل کرنا چاہتے تھے جو نہیں ہوئی تو آپ کو افسوس ہو رہا ہے۔۔۔ احناف کو جیسے یقین نہیں آیا

صلح ہو گئی ہے ہماری۔۔۔ اصغر صاحب بنا اُس کو دیکھ کر بولے

کانگریس نانا جان آپ کو۔۔۔ تارا مسکرا کر اُسما عیل صاحب سے بولی

شکریہ میری بچی۔۔۔ وہ بھی جواب مسکرائے

یہ سب چیزیں؟ اختر صاحب نے کی نظر اب ہر جگہ پھیلے ہوئے شاپنگ بیگز پر پڑی
منگنی کی شاپنگ کرنے گئے تھے اور آپ کو پتا ہے چچی جان نے انگلیجمنٹ ایونٹ کے
لیے جو مجھے لہنگا لیکر دیا ہے وہ پورے پانچ لاکھ کا ہے۔۔۔۔۔ حیات نے پر جوش انداز
میں اُن کو بتانے لگی تو منیبہ بیگم نے اُس کی نظر اتاری

فضول خرچی "چند گھنٹوں کے لیے جو ڈریس خریدہ ہے اُس پر اتنا پیسہ برباد کرنے کی
کیا ضرورت تھی۔۔۔ اُسما عیل صاحب کو یہ بات پسند نہیں آئی

میں نے اُن سے کہا تھا منگنی کی تقریب اگر سادگی سے نہیں بھی تو اتنا مہنگا ڈریس لینے
کی کیا تنک بنتی ہے اس سے اچھا بندہ غریبوں کے لیے کچھ کرے۔۔۔۔۔ انعم بیگم نے
بھی کہا

تم تو چپ کرو میڈل کلاس گھرانے سے عورت بیاہ لاؤ تو یہ باشن سُننے کو ملتا ہے۔۔۔ اصغر صاحب نے بنا کسی کی موجودگی کا لحاظ کیے اُن کو سُنائی

ڈیڈ پلینز۔۔۔۔۔ از لان جوا بھی گھر میں داخل ہوا تھا سب کے سامنے اُن کا لہجہ اپنی ماں سے بات کرتے ہوئے دیکھ کر بامشکل اُس نے اپنا لہجہ نارمل کیا تھا جبکہ اُس کے علاوہ تارا بھی کافی ناپسندیدہ نظروں سے اصغر صاحب کو دیکھ رہی تھی جنہوں نے اپنی بیوی کو یوں سب کے سامنے سر جھکانے پر مجبور کر دیا تھا۔

میرے باپ بننے کی ضرورت نہیں تمہیں۔۔۔۔۔ از لان کو سخت نظروں سے گھور کر کہتے وہ وہاں سے اُٹھ گئے ماحول میں اچانک سے ایک تناؤ سا آ گیا تھا۔

امی آپ میرے لیے کھانے کا بولے کسی سے۔۔۔۔۔ از لان نے سنجیدگی سے خاموش کھڑی انعم بیگم سے کہا تو اُنہوں نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا "اُن کی مسکراہٹ میں چھپے درد کو جان کر از لان کو اپنے باپ پر افسوس ہونے لگا مگر اختر صاحب کچھ اور ہی سوچنے میں محو تھی یکایک اُن کی نظریں احناف پر گئی۔۔۔۔۔

ویسے یہ ڈریس زیادہ مہنگا ہو سکتا تھا اگر احناف تمہیں دلاتا تو کیوں احناف؟ "تم نے" اپنی ہونے والی بیوی کا ڈریس کیوں نہیں لیا؟ "کیا انگھوٹی تمہاری طرف سے ہوگی؟ اختر صاحب نے اپنی نظریں احناف پر گاڑھی جو اپنے سیل فون میں جانے کیا تلاش کر رہا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیسا سوال ہے احناف ہو یا بینش آپا اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ یہ لڑکے والوں سے لڑکے کی ماں کرتی ہے۔۔۔۔۔ احناف کے بجائے منیبہ بیگم نے کہا احناف لیکر دیتا تو اور اچھا ہوتا کیوں حیات؟ اختر صاحب نے درمیان میں حیات کو گھسیٹا

احناف نے میرے لیے ایک خوبصورت سا بریسلٹ بنانے کا دیا ہے جیولر کو اور جہاں تک مجھے اندازہ ہوتا ہے وہ کافی ایکسپینسو ہے۔۔۔۔۔ حیات نے مسکرا کر بتایا تو "سول اور فضا کا منہ پورا گھلا کا گھلا رہ گیا جبکہ احناف تعجب سے حیات کو دیکھنے لگا

اچھا دیکھتے ہیں خیر مُنیبہ تم میرے کپڑے نکالوں میں فریش ہو جاؤں۔۔۔ اختر صاحب اتنا کہہ کر اُٹھ گئے

یہ سب سمیٹو تم لوگ۔۔۔ مُنیبہ بیگم اختر صاحب کے پیچھے جاتی اُن کو بولنے لگی

آپ بھی فریش ہو جائے۔۔۔ تارا اُسماعیل صاحب کو دیکھ کر بولی

میڈ سے کہو کپڑے نکالے میرے۔۔۔ اُسماعیل صاحب بھی اُٹھ کھڑے ہوئے

تمہارا زیادہ چلنا اچھا نہیں تمہیں بیڈریسٹ کرنا چاہیے۔۔۔ احناف نے اُس کو ایک

پاؤپر زور دے کر اُٹھتا دیکھا تو بے ساختہ بولا

آپ کے بتانے کا شکریہ مگر میں ٹھیک ہوں۔۔۔ تارا اپنا اُس کو دیکھ کر بولی، اور

آہستہ قدم اُٹھا کر وہاں سے جانے لگی۔۔۔

حیات میری بات سُننا۔۔۔ حیات بھی اُٹھنے لگی تو احناف نے اُس کو مخاطب کیا

ہاں کہو کیا بات ہے؟ حیات نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

یہ تم نے چچا جان سے جھوٹ کیوں بولا؟" کہ میں نے تمہارے لیے جیولر کو ایکسپینسو
بریسلیٹ کا کہا ہے۔۔۔۔۔ احناف نے سنجیدگی سے پوچھا

اس میں جھوٹ کیا ہے؟" اور تم زیادہ بنو نہیں کیونکہ میں نے شاپنگ کرنے کے
درمیان تمہیں جیولر کے پاس جاتے دیکھا تھا بس وہ ڈیزائن نہ دیکھ پائی جو تم اُس کو
بتا رہے تھے۔۔۔۔۔ حیات شوخی سے بولی

حیات ایک بار تم مجھ سے بات تو کرتی، سوری ٹو سے مگر وہ میں تمہارے لیے نہیں
بنانے کا بول رہا تھا بلکہ میرے ایک دوست نے کہا تھا وہ اُس کا تھا۔۔۔۔۔ احناف نے اُس
کی غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کی

اوو کوئی نہیں تم ویسا میرے لیے بھی بنانے کا کہنا کیونکہ انگیجمنٹ گفٹ تو بنتی ہے
نہ۔۔۔۔۔ حیات عام لہجے میں بولی

ضرور پر ابھی پوسیبیل نہیں۔۔۔۔۔ احناف نے گہری سانس بھری

مطلب؟ حیات نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی

ڈیڈ نے مجھے ایک طرح سے عاق کر لیا ہے جب تک میں جاب کروں گا تب تک اُن سے مجھے کچھ نہیں ملے گا۔۔۔ احناف سر سری لہجے میں بولا تو حیات ہونک بنی اُس کا چہرہ تکنے لگی اُس کو یقین نہیں آیا کہ ابھی جو اُس نے جو کچھ سنا وہ سچ تھا یا جھوٹ؟

احناف سیر سیلی؟ "اتنی بڑی بات تم نے مجھ سے چھپائی آئے میں یہ سب کیا ہے؟ اتنا سب کچھ اگر تمہارے ساتھ محض ایک جاب کی وجہ سے ہو رہا ہے تو چھوڑ کیوں نہیں دیتے تم یہ جاب؟ حیات جھنجھلاہٹ سے بولی

نہیں چھوڑ سکتا میں یہ جاب یہ جاب "بڑی مشکل سے مجھے حاصل ہوئی ہے۔۔۔۔ احناف سنجیدگی سے بولا

مگر

ہم کسی اور موضوع پر بات کرے گے۔۔۔ حیات کچھ کہنے لگی تو احناف نے اُس کی بات درمیان میں کاٹی جس پر حیات بس اُس کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔



!!!ماضی

ہیلو نین کیسی ہو؟ احناف تارا کے کمرے میں آتا خوشگوار لہجے میں اُس سے حال دریافت کرنے لگا، جواب میں تارا خاموش رہی وہ بس اپنا اسائمنٹ پورا کرنے میں مگن رہی

مجھے پتا چلا کل تمہارا ٹیسٹ ہے میتھ کا، آؤ میں تیاری کروادیتا ہوں۔۔۔۔۔ احناف نے اُس کو چپ دیکھا تو دوبارہ بات کی شروعات کی مگر اس بھی تارا نے کوئی رسپانس نہیں دیا

تم

تارا بی بی آپ کے ٹیوٹر آپ کا ڈرائنگ روم میں انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ احناف کچھ کہنے والا تھا جب میڈ کی آواز پر وہ حیرت سے کبھی اُس کو دیکھتا تو کبھی تارا کو۔

ٹیوٹر کیوں؟ احناف نا سمجھی سے میڈ کو دیکھنے لگا

ان کو پڑھانے کے لیے۔۔۔ میڈ نے تارا کی طرف اشارہ کیے بتایا جو اپنی کتابیں سمیٹ رہی تھی

پڑھائی میں تمہاری مدد تو میں کرتا ہوں پھر یہ ٹیوٹر کیوں؟ احناف نے سنجیدگی سے اس بار اُس سے پوچھا پر تارا بنا جواب دیئے کمرے سے نکلنے لگی تو اس بار احناف نے اُس کا نازک بازو دبوچا

مجھے جواب چاہیے۔۔۔ احناف نے اپنی بات پر زور دیا

میں آپ کے سامنے جواب دے نہیں ہوں اور پلیز آپ میرا بازو چھوڑے۔۔۔ تارا بے تاثر لہجے میں بولی

ناراض ہو میری کسی بات پر؟ احناف نے اندازہ لگایا

ناراض دوستوں سے ہوا جاتا ہے اور آپ میرے فرینڈ نہیں ہیں میں آپ کو اپنا فرینڈ نہیں مانتی۔۔۔ تارا اُس کا ہاتھ جھٹک کر بولی

اس بد تمیزی کی وجہ؟ غصے سے احناف کا بُرا حال ہونے لگا

اگر کبھی مجھ سے بات کرنے کے لیے مرنے لگے تو سچ مچ میں مر ہی جائیے گا۔۔۔۔۔ تارا اپنی بات کہہ کر وہاں رُکی نہیں پیچھے احناف نے اپنے ہاتھ کی مٹھی زور سے دیوار پر ماری تھی۔۔۔۔۔ "اُس کو سمجھ نہیں آیا وہ کیوں اُس کی باتوں پر اتنا پریشان یا غصہ کیوں ہو رہا ہے



حال!

آج احناف اور حیات کی منگنی تھی جس وجہ سے گھر میں بھاگ ڈور مچی ہوئی تھی "حیات" سول سول فضا یہ سب لڑکیاں پار لرتیاں ہونے چلی گئی تھیں، جبکہ تارا اپنے گھر میں تھی اُس کا پاؤ اب قدرے بہتر تھا جس پر وہ اب مطمئن تھی۔۔۔

سال کا بہت بڑا ماڈلنگ شو تھا جس کے لیے تم نے مجھے اجازت نہیں دی۔۔۔ تارا خفگی بھرے لہجے میں اپنے سامنے کھڑے شخص سے بولی جو اُس کے ہاتھوں میں

چوڑیاں پہنا رہا تھا۔۔۔

ماڈلنگ کا مطلب ہوتا ہے کپڑوں کی نمائش کرنا کہ اپنے جسم کی نمائش کرنا" اور تم جس شو کی بات کر رہی ہو وہ کو سٹیوم تم دیکھ چکی ہو پھر اس ناراضگی کی وجہ؟ وہ سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر بولا

ایک بار تم بول دیتے ڈریس چینج ہو جاتا۔۔۔ تار نے کہا تو اُس نے تارے کے دونوں ہاتھ تھامے

تمہیں ماڈلنگ کرنے کا شوق تھا تم نے کہا میں نے مان لیا لا کھ اعتراضات ہونے کے باوجود میں تمہاری خوشی کا سوچ کر خاموش رہا پر یار تم خود سوچو میں کیسے تمہیں ایسے کپڑوں میں دیکھوں گا؟" اور کیسے میں چاہوں گا کہ اتنے لوگوں کی نظریں تم پر ہوتا بے غیرت نہیں ہوں میں۔۔۔ وہ بے لچک انداز میں بولا

پر
ہشششش

تار کچھ کہنے والی تھی جب اُس کے ہونٹوں پر اُننگی رکھ کر اُس کو چُپ کروایا

آج تمہیں بس ہماری بات کرنی چاہیے "تمہیں یاد ہے نہ اپنا وعدہ؟ وہ اُس کو دیکھ کر
وارفتگی سے بولا تو تارا پہلی بار مسکرائی

مجھے سب یاد ہے بس تم نہ بھولنا۔۔۔۔۔ تارا اُس کے چہرے پر پھونک مار کر بولی
تو پھر رات کو آجاؤں میں؟ وہ اُس کو دیکھ کر آنکھ کا کونا دبا کر شرارت سے بولا جس پر
تارا کے گال تنپنے لگے

فضول مت بولو ابھی وہ وقت نہیں آیا۔۔۔۔۔ تارا نے اُس کے کندھے پر ہاتھ مار کر کہا تو
وہ ہنس پڑا

جیسا تم کہو اور آؤ تمہیں گھر ڈراپ کر دوں۔۔۔۔۔ وہ مسکرا کر اُس کا ماتھا چھو کر بولا
میں اپنے گھر کے ٹیرس پر ہی موجود ہوں۔۔۔۔۔ تارا نے اُس کو جتایا

میں اس گھر کی بات نہیں کر رہا وہ گھر جو ہمارا ہو گا "ہم دونوں کا۔۔۔۔۔ وہ بھی اُس کو
جتانے کی خاطر بولا

ابھی نہیں۔۔۔۔۔ تار نے اپنا سر نفی میں ہلایا

اچھا پھر نیچے جاؤ۔۔۔۔۔ اُس نے کہا

دل نہیں کر رہا۔۔۔۔۔ تار امنہ کے زاویے بگاڑ کر بولی

جانا تو پڑے گا۔۔۔۔۔ وہ شانے اچکا کر بولا تو تار انا چار اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔



کیسی لگ رہی ہوں میں؟ حیات نے پر جوش لہجے میں سول سے ہزار بار کیے جانے
والا سوال کیا

بہت حسین و جمیل لگ رہی ہو اب اپنے آپ پر کنٹرول پاؤ کیونکہ سب لوگ تمہاری
بے چینی نوٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ سول اُس کے چہرے پر آتے بال ٹھیک کرتی بولی
تو حیات مسکرائی

بیٹھ جائے جیجا صاحب۔۔۔۔۔ اپنے ساتھ احناف کو لائے فضا شوخ لہجے بولی تو وہ
مسکرایا اور حیات کے کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا۔

السلام علیکم۔۔۔۔۔ حیات نے سلام کیا

وعلیکم السلام پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔۔ احناف اُس کو دیکھ کر مسکرا کر بولا جس پر
حیات کا چہرہ سرخ ہونے لگا۔۔

میری آپنی کو ہمیشہ خوش رکھیے گا۔۔۔۔۔ فضا نے اتر کر کہا
تمہیں کہنے کی ضرورت نہیں وہ ویسے بھی ہمیشہ خوش رہے گی۔۔۔۔۔ ارسلان نے اُس
کے بال بگاڑے تو فضا نے اُس کو گھورا

میرے بالوں کو کچھ نہ کرو۔۔۔۔۔ فضا نے تپ کر کہا

بھائی ون سیلفی۔۔۔۔۔ سب کو سائیڈ پر آتی انابیہ اُن دونوں کے درمیان بیٹھی اور اپنا
سیل فون آگے کیا

شکر کسی نے تو عقل والی بات کہی۔۔۔۔۔ مول نے کہا تو انابیہ ہنس پڑی

ابھی جاتی ہوں۔۔۔ فضا اُس کی بات پر فوراً سے اُٹھ کھڑی ہوئی جبھی وہاں بڑے آئے تو باقی سب لوگ سائیڈ پر کھڑے ہوئے

یہ لو بیٹا احناف کو انگھوٹی پہناؤ۔۔۔ منیبہ بیگم نے ایک انگھوٹی حیات کی طرف
بڑھائی جس کو حیات نے جلدی سے اپنے ہاتھوں میں لی اور مسکرا کر احناف کو دیکھا جو
براؤن کلر کے شلوار قمیض پہنے کندھوں پر شال اوڑھے بہت وجیہہ لگ رہا تھا۔۔
ہاتھ دے جناب۔۔۔ حیات نے شوخ نظروں سے اُس کو دیکھ کر اپنی ہتھیلی اُس کے
سامنے پھیلائی تو احناف نے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں دیا تو تھوڑی چھیڑ چھاڑ کے بعد
حیات نے اُس کی انگلی میں انگھوٹی ڈالی تو ہر کوئی تالیاں بجانے لگا جبکہ اُس کے کزن
زور شور سے ہوٹنگ کرنے لگے۔۔۔۔۔

اب تمہاری باری۔۔۔۔۔ بینش بیگم آنکھوں ہی آنکھوں میں اُن دونوں کی نظریں اُتارتی احناف کی طرف ایک قیمتی انگھوٹی بڑھائی جو اُن کی خاندانی انگھوٹی تھی "اور ہر ساس اپنی بڑی بہو کو دیا کرتی تھی۔۔۔"

ارے بینش آپا یہ انگھوٹی آپ نے سلطان کی منگیت کو نہیں پہنائی تھی کیا؟ منیبہ بیگم احناف کے ہاتھوں میں موجود انگھوٹی کو دیکھ کر بولی

وہ کہتی ہے اولڈ فیشن ہے تو سوچا اپنی حیات کو دوں جو اس کا خیال بھی رکھے گی اور سنبھالے گی بھی۔۔۔ بینش بیگم نے کہا تو سب مسکرائے جبکہ احناف غور سے انگھوٹی کو دیکھنے لگا جو اتنی پُرانی ڈیزائن کی بھی نہیں تھی۔۔۔

سوچ کیا رہے ہو پہناؤ۔۔۔۔۔ حیات نے احناف کو گم سم دیکھا تو ایک ٹھوکا مارا پہناتا ہوں۔۔۔ احناف اُس کی اس قدر بے چینی پر ہنس پڑا

یہ لومیرا ہاتھ۔۔۔ حیات نے مسکراہٹ دبائے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں دیا تو احناف اُس کے ہاتھ کی انگلی میں انگھوٹی پہنانے والا تھا جب ایک شور نے اُن کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی

یہ کیسا شور ہے؟ انعم بیگم پریشان ہوئی

چچی جان

یہاں آئے فضا سیڑھیوں سے گر گئی ہے۔۔۔۔۔ مول کی حواس باختہ آواز سن کر ہر کوئی اپنی جگہ شدہ رہ گیا تھا جبکہ حیات اور منیبہ بیگم بھاگ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھے تھے "اچانک سے افراتفری کا ماحول بن گیا تھا۔۔۔۔۔"

احناف نے بینش بیگم کو نہیں دیکھا تو وہ بھی انگھوٹی جیسے تیسے کرتا اپنی جیب میں ڈالے وہاں سے اُٹھ کھڑا ہوا اور جلدی سے سیڑھیوں کی طرف آیا جہاں فضائیچے بے سدھ ہوش و حواس سے بیگانہ پڑی تھی جبکہ اُس کے پاس حیات پریشان سی اور نم نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی منیبہ بیگم نے تو ابھی سے واویلہ مچایا ہوا تھا۔۔۔

کال دا ایمبولنس۔۔۔ تارا کو فت بھری نظر ماتم کُناں منیبہ بیگم پر ڈالتی از لان سے بولی
جو خود شاید اُسی کام میں لگا ہوا تھا۔۔۔۔

پریشان نہیں ہو فضا کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔ احناف نے حیات کو پریشان دیکھا تو اُس کو
تسلی کروانے کے غرض سے بولا وہ لوگ فضا کو اب ہو سپٹل لائے تھے جہاں اُس کو
ایمر جنسی وارڈ میں شفٹ کیا گیا تھا۔

ان شاء اللہ۔۔۔۔ حیات محض یہی بول پائی اُس کو بس وارڈ سے ڈاکٹر کے نکلنے کا انتظار
تھا تا کہ وہ کوئی تسلی بخش جواب دے۔۔۔

کچھ بتایا ڈاکٹر نے؟ اختر صاحب اُن لوگوں کے پاس آکر استفسار ہوئے

ابھی تک تو نہیں۔۔۔ حیات نے جواب دیا

یہ ہوا کیسے؟ اختر صاحب فکر مندی سے گویا

ہیل والی سینڈل پہنی ہوئی تھی ہو سکتا ہے پاؤں اٹک گیا ہو خوش بھی تو بہت تھی نہ
آج، یہاں سے وہاں بس بھاگے جا رہی تھی۔۔۔۔۔ حیات اُن کی بات کے جواب میں
بولی

خاور بھائی کہاں ہے؟ احناف کو خاور نظر نہیں آیا تو پوچھا
اُس کو ضروری کام تھا۔۔۔۔۔ اختر صاحب نے بتایا
آج کیا ضروری کام پڑ گیا؟ احناف کو سمجھ نہیں آیا
آگیا ہو گا بہت کام ہوتے ہیں انسان کو۔۔۔۔۔ اختر صاحب کو چڑھونے لگی "جبھی روکھے
لہجے میں بولے



تم کسی اور کو ڈیٹ کیسے کر سکتی ہو؟ خاور بے یقین نظروں سے مایا کو دیکھ کر بولا جس کو
اُس نے کسی لڑکے کے ساتھ دیکھا تھا اور اُن دونوں کی نزدیکیوں سے اُس کو اندازہ

ہو گیا کہ مایا اُس لڑکے میں کافی انٹرسٹ لے رہی ہے جو بات اُس کو سخت چُبھ رہی تھی۔۔۔

حیران ایسے ہو رہے ہو جیسے خود تم نے میرے علاوہ کسی اور لڑکی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا۔۔۔ مایا طنز لہجے میں بولی

ہاں واقعی میں تمہارا میری زندگی میں آنا خوش بخت ثابت ہوا ہے اور جب سے تم میری زندگی میں آئی ہو میں نے کسی اور لڑکی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا کیونکہ آئے ریٹلی لو یو۔۔۔ خاور اُس کو اپنے روبرو کھڑا کیے شدت سے بولا جس پر مایا نے کوفت بھری نظروں سے اُس کو دیکھا

پلیز خاور ایسی اسٹوپڈ لائنز تم میرے سامنے مت بولا کرو میں فیڈ اپ ہو چکی ہوں۔۔۔ مایا اُس سے دور کھڑی ہوئی

تم میری محبت سے بیزار ہو چکی ہو سیر یسلی مایا؟ خاور کا لہجہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوا

دیکھو خاور ہمارے درمیان جو کچھ تھا وہ کب کا ختم ہو چکا ہے یہ میں کلیئر کر چکی ہوں
ایک بار نہیں بار بار مگر آئے ڈونٹ نو تمہیں میری بات سمجھ کیوں نہیں
آتی۔۔۔ مایا نے اس بار سخت لہجہ اپنایا

کیونکہ میں تم سے بے انتہا پیار کرتا ہوں "شادی کرنا چاہتا ہوں تم سے تم خود بتاؤ کیا
کوئی تمہیں میرے علاوہ اتنا چاہ سکتا ہے جتنا میں چاہتا ہوں؟ خاور نے سر اٹھایا
محبت کرنے والوں کی کمی نہیں ہے یہاں خاور میں مایا ہوں جس کے ایک اشارے پر
ہر کوئی قطار کھڑی کر لیتا ہے۔۔۔ مایا مغرور لہجے میں بولی اُس کی آنکھوں میں خاور
کے لیے کوئی احساس نہیں تھا جس کو دیکھ کر خاور کا دل کٹ کے رہ گیا تھا، جبکہ اُس کی
حالت سے بے نیاز مایا اپنا پرس اٹھائے ہیل کی ٹک ٹک کرتی برابر سے گزر گئی تھی اور
خاور کو لگا جیسے اُس کے قدم زمین پر منجمد ہو گئے ہیں۔



ڈرا دیا تھا تم نے تو ہمیں۔۔۔ سول فضا کو مصنوعی گھوری سے نواز کر بولی تو وہ بامشکل
مسکرا پائی

تم گری کیسے سیڑھیوں سے؟ حیات اُس کو اپنے ساتھ لگائے بولی

پاؤں سلپ ہو گیا تھا میرا۔۔۔ فضا نے آہستگی سے بتایا

شکر ہے زیادہ خطرے والی کوئی بات نہیں تھی۔۔۔ منیبہ بیگم اُس کا صدقہ اُتار کر بولی

میں احناف کو دیکھ کر آتی ہوں۔۔۔ حیات نے "احناف کی غیر موجودگی نوٹ کی تو
کہا اور اُٹھ کر باہر آئی

احناف۔۔۔ حیات نے احناف کو جاتا دیکھا تو اونچی آواز میں اُس کو پکارا

ہممم کہو۔۔۔ احناف اُس کی طرف متوجہ ہوا

کہاں جا رہے تھے؟ حیات نے پوچھا

ڈسپینسری۔۔۔ احناف یک حرفی بولا

اچھا میری رنگ جو پہنا نہیں پائے تھے تم۔۔۔۔۔ حیات نے مسکرا کر اپنا ہاتھ آگے کیے کہا تو جواب احناف بھی مسکراتا اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر رنگ ٹٹولنے لگا تو چونک سا گیا۔

کیا ہوا سب ٹھیک ہے؟ حیات نے بغور اُس کے تاثرات جانچے ایک منٹ۔۔۔۔۔ احناف اُس کو اشارہ دیتا ٹھیک سے چیک کرنے لگا احناف ڈونٹ ٹیل می کہ انگھوٹی گم ہو گئی ہے۔۔۔ حیات نے بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

حیات میں نے افراتفری میں انگھوٹی یہی جیب میں ڈالی تھی پر اب مل نہیں رہی۔۔۔۔۔ احناف پریشانی کے عالم میں بولا

او گاڈ۔۔۔۔۔ حیات اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرتی اُس کو دیکھنے لگی

مجھے یقین نہیں ہو رہا احناف کہ تم نے اتنی مہنگی اسپیشلی ہمارے خاندانی انگھوٹی کو گم کر دیا تم اتنے غیر ذمیدار کیسے ہو سکتے ہو؟ تمہیں اندازہ تک نہیں اُس کی قیمت کا۔۔۔ حیات کے لیے یہ بات ہضم کرنا مشکل تھی۔۔

جان کر نہیں کیا ایسا کچھ میں نے "تھوڑی دیر قبل جیسی صورتحال بن گئی تھی تب گر گئی ہو گی تم گھر کال کرو کیا پتا کسی میڈ کے ہاتھ لگی ہو صفائی کے دوران۔۔۔۔۔ ایک خیال کے آتے ہی احناف نے اُس سے کہا

دعا ہی کر سکتی ہوں میں۔۔۔۔۔ حیات سر جھٹک کر اُس سے کہتی گھر کا نمبر ملانے لگی مل جائے گی پریشان نہ ہو تم۔۔۔۔۔ احناف نے سنجیدگی سے کہا



! کچھ دن بعد

بس کر دو یا رہ سوگ منانا وہ بس ایک انگھوٹی تھی۔۔۔ سول نے کوفت سے حیات کو دیکھ کر کہا کیونکہ اُس کو اُس کی انگلیجمنٹ رِنگ نہیں ملی تھی گھر کا ایسا کونا نہیں تھا

جہاں اُنہوں نے انگھوٹی کو تلاش نہ کیا ہو مگر وہ نہیں تھی ملنی تو نہ ملی جس کا افسوس
حیات کا بہت ہوا تھا اور اُس کے غم میں وہ ابھی تک تھی۔۔۔

وہ صرف ایک انگھوٹی نہیں تھی یا۔۔۔۔۔ حیات نے اُس کو گھورا

جو بھی مگر بینش چچی نے اپنے جیولر کو ایسی انگھوٹی بنانے کا کہا ہے نہ تو بس بات ختم تم
اب کیوں پریشان ہوتی ہو جب کہ تمہیں ویسی کی ویسی پلس نیو انگھوٹی ملے
گی۔۔۔۔۔ حیات نے اُس کو سمجھانے کی خاطر کہا

جو چچی اب دے گی اُس میں اور گم ہوئی انگھوٹی میں فرق ہے "وہ ہماری خاندانی
انگھوٹی تھی جس کو میں پہننا چاہتی تھی۔۔۔ جو ہر بڑی بہو کو ملتی ہے امی کو نہ مل پائی
پر میں خوش قسمت تھی جو مجھے مل جاتی اگر احناف سے کو تا ہی سر زند نہ ہوتی
تو۔۔۔۔۔ حیات سر جھٹک کر بولی

رلیکس اور بھول جاؤ یہ سوچو احناف کو گفٹ کیا دینا ہے آفٹر آل اُس کا برتھ ڈے آرہا
ہے۔۔۔۔۔ مول نے باتوں میں حصہ لیا

اُن کے کمرے کا دروازہ لاک ہے میں نے نوک کیا تھا پر کوئی رسپانس نہیں کیا تھا
اُنہوں نے۔۔۔ ماجدہ نے بتایا تو تارا کو اب فکر ہوئی

مجھے ڈوپلیکیٹ چابی لا کر دو۔۔۔ اپنا ہینڈ بیگ ٹیبل پر رکھتی تارا نے اُس سے کہا تو وہ سر
کو جنبش دیتی کچن کی طرف گئی۔۔۔

یہ لے۔۔۔ تھوڑی دیر میں وہ واپس آتی چابی تارا کی طرف بڑھائی جس کو پکڑ کر وہ
تیزی سے اسماعیل صاحب کے کمرے کی طرف گئی۔۔۔

یہ تو تارا کا پرس ہے شاید؟ "چیک کرتی ہوں کیا پتا اس کے انون بوائے فرینڈ کا کوئی"
کلو مل جائے۔۔۔۔

اُس کے جانے کے بعد نیچے حیات آئی تھی اور ٹیبل پر تارا کے پرس دیکھ کر اُس کے
دماغ میں ایک خیال آیا تھا جیسی خود سے بڑ بڑاتی وہ ایک احتیاطی نظر اس پاس حال
میں ڈوراتی اُس کا پرس اپنے ہاتھ میں لیا اور زپ کھول کر اندر ٹٹولنے لگی تو پینسو کے
ساتھ ساتھ اُس کو تارا کا قیمتی موبائل نظر آیا۔۔۔

کوئی رنگ وغیرہ نہیں اس میں جسٹ فضول چیزیں ہیں موبائیل کا پاسورڈ بھی جانے کیا ہو گیا۔۔۔ حیات کو اس کے مطلب کی چیز نظر نہیں آئی تو اس نے اس کے موبائل کی اسکرین آن کی جہاں وال پیپر پر اس کی تصویر تھی مگر پاسورڈ دیکھ کر اس کا منہ بن گیا تھا۔۔۔

ضرور اپنا نام ہو گا۔۔۔ حیات اندازہ لگاتی جلدی سے اس کا پورا نام لکھا جو کی غلط ثابت ہوا مگر پھر اس نے ہار نہیں مانی "اور نین تارا سے بس تارا نام کی اسپیلنگ لکھی اس پر بھی لاک نہیں کھولا تو کچھ سوچ کر اس نے "نین" لکھا مگر پھر بھی لاک ان لاک نہیں ہوا تو اس کو غصہ آنے لگا مگر پھر اس کو یاد آیا وہ اپنی بہن چاندنی سے بہت پیار کرتی تھی تو شاید اس کے نام کا پاسورڈ لگایا ہو مگر بے سود کیونکہ یہ پاسورڈ بھی غلط تھا اور جتنے غلط پاسورڈ اس نے لگا دیئے تھے کہ اب اس کو تیس سیکنڈز کے بجائے ایک منٹ کا انتظار کرنا پڑ رہا تھا اور دل تیزی سے دھڑک الگ سے رہا تھا کیونکہ چوری

چھپے موبائل یوز کرنے کا تجربہ اُس کا پہلا تھا وہ جانتی تھی اگر تارا کو زرا بھی شک ہو تو وہ ضرور اُس سے سوال جواب کرے گی۔۔۔۔

کیا مصیبت ہے یار ایسا بھی کیا خوفیہ پاسورڈ ہو گا۔۔۔۔ اب ایک غلط پاسورڈ سے پھر سیکنڈز آنے لگے تو حیات کو چڑھونے لگی جی اُس نے بے دلی سے موبائل اُس نے تارا کی پرس میں واپس ڈالا

ہونہ ہو ضروری پاسورڈ بھی اُس لڑکے کے نام کا ہو گا۔۔۔۔ حیات کو اب اُس لڑکے پر شک ہونے لگا

کون ہو گا جو اس بونی کو دل دے بیٹھا ہے "خوبصورت آنکھوں اور گوری رنگت کے علاوہ ہے کیا اُس میں۔۔۔۔ حیات سر جھٹک کر نخوت سے بڑبڑائی بلا جواز اچانک سے اُس کا موڈ خراب ہو گیا تھا۔۔۔۔۔



نانا جان آپ ٹھیک ہو؟ تارا دروازہ کھول کر جلدی سے اُسما عیل صاحب کی طرف
بڑھی جو بیڈ پر لیٹے ہوئے تھے

ہاں میں ٹھیک ہوں میری جان۔۔۔۔۔ اُسما عیل صاحب نے اُٹھنے کی کوشش کی مگر سر
میں ایسی ٹیسیں اُٹھی کہ وہ واپس بیڈ پر ڈھے سے ہو گئے

نانا۔۔۔ تارا کے چہرے کی رنگت پل بھر میں اڑی

ارے کچھ نہیں ہوا میں ٹھیک ہوں بس رات کو شاید نیند پوری نہیں ہوئی تبھی سر میں
بہت درد ہے۔۔۔ اُسما عیل صاحب نے زبردستی مسکراہٹ چہرے پر سجائی

اُٹھ بچ چکے ہیں نانا اور آپ پانچ بجے کے اُٹھنے والے شخص ہیں "آپ کی روٹین اتنی
پختہ ہوتی ہے کہ رات کے وقت آپ چاہے جس ٹائم پر سوئے مگر پھر بھی بغیر الارام
کے آپ وقت پر اُٹھ جایا کرتے ہیں اور آج تو آپ کی ایک بہت اہم میٹنگ تھی اور
یہاں آپ نے سر درد کا بہانا بنا لیا ہے۔۔۔۔۔ تارا اُفسوس سے اُن کو دیکھ کر بولی

بیٹا میں خود حیران ہوں ایک تورات میں مجھے نیند جلدی آگئی اُپر سے سر الگ درد کرنے لگا ہے ایسی حالت میں مشکل ہے میرا آفس جانا۔۔۔ اُسما عیل صاحب نے بتایا آپ کی میٹنگ؟ تارا نے جیسے یاد کروایا

مینجر سنبھال لے گا اُس کو سب پتا ہے۔۔۔ اُسما عیل صاحب اُس کی فکر مندی پر مسکرائے بغیر نہ رہ پائے

نانا اتنا بڑا پر اجکیٹ آپ کو ملا تھا جو آپ محض ایک مینجر کے حوالے کر کے مطمئن ہو رہے ہیں سیر یسلی؟ تارا نے تاسف سے اُن کو دیکھا

تو میں اور کیا کروں؟ "تمہیں بزنس کا الف ب تک نہیں پتا" احناف کی اپنی جاب لگی ہوئی ہے اگر وہ میرے کہنے مطابق لیو کر بھی لے تو غلط ہو گا کیونکہ میٹنگ تو اُن کے ساتھ ہے جہاں وہ جاب کرتا ہے دوسرا بچا از لان جس کا آج لاسٹ سمسٹر ہے اور وہ اُس میں بڑی ہے باقی ارسلان تو بچہ ہے۔۔۔۔ اُسما عیل صاحب نے جواب کہا تو تارا لب کچلتی خاموشی سے بس اُن کو دیکھنے لگی۔۔۔



لگتا ہے اُسما عیل صاحب کے آنے کا کوئی موڈ نہیں۔۔۔ میٹنگ روم میں موجود ایک شخص نے کہا تو اصغر صاحب کی نظر اپنے بڑے بھائی اختر صاحب پر گئی جو خاصے مطمئن نظر آرہے تھے۔۔۔

ابو جی کی عمر آرام کرنے کی ہے تم نے جلد بازی کر لی تھی اُن کو اتنا بڑا برا جیکٹ دے کر "پانچ کڑور کوئی معمولی رقم نہیں ہوتی۔۔۔ اصغر صاحب نے کہا تو انہوں نے گہری سانس خارج کی۔ "جبکہ خاموش بیٹھے احناف نے تاسف سے اپنے چچا پلس ہونے والے سُسر کو دیکھا

سر آپ کو نہیں لگتا ہمیں تھوڑا ویٹ کرنا چاہیے۔۔۔ احناف ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھتا اُن سے بولا وہ خود پریشان تھا کہ آج آخر اُسما عیل صاحب نے ایسی لاپرواہی کر کیسے لی بھلا جس پر ا جیکٹس کے لیے اُنہوں نے اتنی زیادہ محنت کی تھی عین ٹائم پر اب جب اُن کو اپنا آپ منوانا تھا تو وہ کیوں پیچھے رہ گئے

یہاں وقت کی پابندی کو اہم رکھا جاتا ہے۔۔۔"۱

بلکل سہی کہا عمیر جیلانی صاحب آپ نے جس انسان کو وقت کی پابندی کا پتا نہیں ہوتا وہ کبھی اپنی زندگی میں آگے بھر نہیں پاتا۔۔۔ وہ ابھی کچھ کہنے والے تھے جب اچانک روم کا دروازہ کھلا تھا اور وہاں تارا داخل ہوتی بولی تھی جس کو دیکھ کر ہر کوئی اپنی جگہ حیران تھا "احناف بھی کافی تعجب بھری نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا جو آج ہر روز سے ہٹ کر الگ حلیے میں تھی گلابی پینٹ کوٹ اور وائٹ شرٹ میں ملبوس تارا کافی پُر اعتماد سی کھڑی تھی۔۔۔

یہ یہاں کیسے آگئی؟ اختر صاحب نے دانت پیس کر آہستہ مگر سخت لہجے میں اصغر صاحب سے کہا

بھائی صاحب پریشان نہ ہو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ اصغر صاحب نے اُن کو پر سکون کرنے کی خاطر کہا جس پر وہ چُپ ہو گئے۔

آپ تو ماڈلنگ کرتیں ہیں نہ؟ عمیر جیلانی نے سر تا پیر اُس کو دیکھا جبکہ اُس کے بیٹے " اور بیٹی کی نظریں بھی تار پر جمی ہوئیں تھیں

میں آج یہاں اپنے نانا کی نو اسی بن کر آئی ہوں اور اُن کی جگہ پر آپ کے سامنے پریرہ ٹیشن میں دوں گی۔۔۔ تارا سنجیدگی سے محض یہی بولی جبکہ اصغر صاحب نے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچ کر اُس کو دیکھا

آجائے۔۔۔۔۔ عمیر جیلانی نے کہا تو تارا نے گردن ترشی کر کے اُسما عیل صاحب کے مینجر کو دیکھا پھر چل کر احناف کے پاس والی خالی چیر پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

آنے کا انداز تو ایسے بنایا ہوا تھا جیسے پوری دُنیا کو فتح کر کے آگئی ہو۔۔۔۔۔ وہ جیسے ہی " بیٹھی احناف اُس کے کان کے پاس سرگوشی نما آواز میں بولا جس پر تارا نے کاٹ کھاتی نظروں سے اُس کو دیکھا جو زچ کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا

دُنیا فتح کر لوں یا کچھ آپ کو کیا؟ تارا نے اُس کو گھور کر کہا

ویل تمہیں دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے جیسے تم پوری دُنیا کی بہت بڑی بزنس وومن ہو۔۔۔ احناف باز نہیں آیا تھا مگر اس بار تار نے اُس کو کوئی بھی جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔ "کچھ ہی دیر میں پریزٹیشن دینے کا وقت آیا تو تارا کلمہ پڑھتی اُٹھ کھڑی ہوئی تھی اور بیحد خوبصورت طریقے سے پریزٹیشن دینے لگی جس پر احناف کافی ایمپریس ہو ا تھا اُس سے جبکہ اختر صاحب اور اصغر صاحب کی شکل دیکھنے لائق ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ایک ماڈل سے کنفیوزن اور جھجھک کی اُمید کیسے رکھ لی میں نے۔۔۔؟ اصغر صاحب افسوس سے بڑبڑانے لگے جس پر اختر صاحب کو مزید تاؤ آیا تھا۔

Beauty with brain.

وہ جیسے ہی پریزٹیشن سے فارغ ہوئی تو سب نے تالیاں بجا کر اُس کو حوصلہ افزائی کی تھی جبکہ عمیر جیلانی کا بیٹا عمر نے اپنا ہاتھ اُس کی طرف بڑھا کر مسکرا کر کمپلیمنٹ دیا

جس پر تارا جواب مسکراتی ہاتھ ملانے والی تھی جب اچانک سے احناف درمیان میں آیا

Congratulations.

احناف اُس سے مصافحہ کرتا مسکرا کر بولا جس پر تارا نے کن اکھیوں سے اُس کو دیکھا جبکہ عمر شرمندہ سا اپنا ہاتھ پیچھے کر گیا تھا۔

Thank You.

تارا سنجیدگی سے کہتی اُس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالا
میرے خیال سے ہمیں فائنل ڈسکشن کر لینی چاہیے۔۔۔۔۔ عمیر جیلانی نے کہا
شیور۔۔۔۔۔ تارا اتنا کہتی واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔
یہ کیسے کیا تم نے؟ احناف نے اُس کو دیکھ کر پوچھا
اللہ نے دماغ دیا ہے مجھے۔۔۔۔۔ تارا نے بتایا

جس کو آج پہلی بار استعمال کرنے کی زحمت کر ڈالی۔۔۔ احناف نے سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش دے کر کہا تو تار نے ضبط سے اُس کو دیکھا جو اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتا تھا



بہت پیاری لگ رہی ہے تمہارے ہاتھ میں یہ انگھوٹی۔۔۔ بنیش بیگم مسکرا کر حیات سے بولی "وہ آج خاص حیات کے ہاتھ کی انگلی میں انگھوٹی پہنانے آئی تھی۔ شکر یہ چچی مگر پہلی والی رنگ سے عجیب سا اپنا پن تھا۔۔۔ حیات گہری سانس بھر کر بولی

اُس کو اب آپ بھول جاؤں اور یہ بھی بہت ایکسپینسو ہے۔۔۔ انا بیہ نے اُس کو دیکھ کر کہا

وہ تو نظر آرہا ہے۔۔۔ حیات نے اپنے ہاتھ میں چمکتی انگھوٹی کو دیکھ کر کہا

منیبہ میں آج خاص ایک اور مقصد کے لیے بھی یہاں آئی ہوں۔۔۔۔۔ بینش بیگم نے منیبہ بیگم کو دیکھ کر کہا

اور کیا مقصد؟ منیبہ بیگم نے نا سمجھی سے اُن کو دیکھا باقی سب کا دھیان بھی اُنہیں کی طرف تھا جبکہ انعم بیگم ریفریشنٹ کا سامان دیکھنے میں مصروف تھی۔

اگلے ماہ سلطان کی شادی کی تاریخ طے پائی گئی ہے تو میں سوچ رہی تھی احناف اور حیات کی بھی شادی خیر سے ہو جائے "ہماری حیات کا آج ویسے بھی اب آخری سال ہے۔۔۔۔۔ بینش بیگم نے کہا تو حیات کا چہرہ گلنار ہو گیا تو اُس کے اگل بگل میں بیٹھیں سول اور مول نے اُس کو ٹھوکا مارا جس پر وہ اُن دونوں کو گھور بھی نہیں پائی

اگلے ماہ شادی؟ آپا یہ سب کیسے ممکن ہے آپ تو لڑکے والوں کی طرف سے ہیں آپ کو تیاریوں میں وقت نہیں لگے گا مگر ہم لڑکی والے ہیں سو کیا ہزار کام ہوتے ہیں ہمیں کرنے کے لیے۔۔۔۔۔ منیبہ بیگم اُن کی بات پر جہاں خوش ہوئی تھیں وہی اُن کو پریشانی نے بھی آگھیرا تھا

ہمیں کونسا جہیز کی لالچ ہے اللہ بچائے ایسی رسم و رواج سے جو ایک لعنت ہے۔۔۔" اور احناف بھی جہیز کے سخت خلاف ہے۔۔۔ بینش بیگم اُن کی بات سن کر بولی

جو بھی آپا ہمیں اپنی طرف سے کچھ تو تیاری کرنی ہوگی نہ جس میں وقت لگے گا اور ایک ماہ کم عرصہ ہے۔۔۔ منیبہ بیگم نے کہا تو حیات کو اُداسی ہونے لگی مگر سول نے اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ دے کر تسلی کروائی

بول تو ایسے رہی ہو جیسے تم نے کچھ کیا نہیں ہو گا بھی کچھ تو تم نے بھی تیاری کی ہوگی " نہ بس پھر فائنل تاریخ کرتے ہیں اور جو کچھ رہتا ہے اُس کی تیاری تم کل سے شروع کر دو۔۔۔ بینش بیگم نے کہا تو منیبہ بیگم سوچ میں پڑ گئی

بینش بیگم سہی بول رہی ہے بیٹیوں کے فرض سے جتنی جلدی سبکدوش ہو جائے اتنا اچھا ہوتا ہے۔۔۔ انعم بیگم چائے کا کپ بینش بیگم کو دیتی بولی

اچھا ٹھیک ہے اگر آپ سب کچھ سوچ کر آئیں ہیں تو میرے انکار کرنے کی اب کیا
ویلیو۔۔۔ منیبہ بیگم نے کہا

مبارک ہو بھی مبارک ہو۔۔۔ سول نے خوشی خوشی اُس کو اپنے گلے لگایا جس کے
چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی۔۔۔

احناف بھائی تو آپ کے پکے والے عاشق نکلے۔۔۔ انابیہ بھی اُس کو مبارک دیتی
چھیڑنے والے انداز میں بولی تو سب کا قہقہہ چھوٹ گیا۔۔

تمہارے بھائی سے تو میں پوچھوں گی آخر مجھ سے یہ بات کیوں چھپائی مجھے تو اسٹلیسٹ
پتا ہونا چاہیے نہ۔۔۔ حیات اتنا کہتی اٹھ کھڑی ہوئی باقی سب بس اُس کی بے قراری
دیکھتے رہ گئے۔۔۔



میں بہت خوش ہوں آج۔۔۔ احناف کے کانوں پر حیات کی چہکی آواز پڑی تو وہ
مسکرایا

لگتا ہے امی تم لوگوں کی طرف ہے۔۔۔۔۔ احناف جیسے ساری بات جان گیا۔

بلکل پر اب امی کا بیٹا کب آئے گا۔۔۔؟ حیات نے شوخی سے پوچھا

وہ نہیں آسکتا وہ اپنے کام میں بیحد مصروف ہے۔۔۔ احناف نے بتایا

ویسے جب سے تم نے جاب کی ہے تب سے مجھے وقت دینا کم کر دیا ہے تم

نے۔۔۔ حیات کے لبوں سے شکوہ پھسلا

کام کا برڈن زیادہ ہوتا ہے مگر تم فکر نہیں کرو آہستہ آہستہ ہر چیز روٹین میں آجائے

گی۔۔۔ احناف نے اُس کو مثبت جواب دیا

اچھا پر آج میں ڈنر کسی اچھی جگہ کرنا چاہتی ہوں پلیز انکار کر کے میرا دل مت توڑنا

تمہیں پتا نہیں میں کتنا خوش ہوں۔۔۔ حیات خاصے پر جوش لہجے میں اُس سے گویا

ہوئی

مجھے تمہاری خوشی کا اندازہ ہے اس لیے ڈونٹ وری میں تمہاری یہ خوشی اسپونل

نہیں کروں گا شام میں تمہیں پک کرنے آؤں گا "لونگ ڈرائیو کے بعد تمہارے

فیورٹ ریسٹورنٹ جائینگے۔۔۔ احناف نے مسکراتے لہجے میں کہا تو خوشی کے مارے
حیات کی چیخ نکل گئی جیسے جانے کو نسا اُس کے ہاتھ کارون کا خزانہ لگا ہو۔۔۔

تم بہت اچھے ہو آئے لو یو احناف۔۔۔ حیات نے جذب سے کہا

اچھا میں اب کال رکھتا ہوں پھر شام میں ملاقات ہوگی۔۔۔ اپنے سامنے پڑی فائلز کو
دیکھ کر احناف نے اُس سے کہا

بہت بے مروت ہو تم کیا ہو جاتا جو اگر جواب آئے لو یو ٹو کہتے۔۔۔ حیات کو افسوس
ہوا

اظہار کے لیے پوری زندگی پڑی ہے اس لیے فکر نہیں کرو اور نہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو
دل پر لگایا کرو۔۔۔ احناف نے نرم لہجے میں اُس سے کہا

تمہیں نہیں پتا احناف ورنہ محبوب کا ہر وقت اظہارِ محبت ہمارے لیے کسی امرت یا
آبِ حیات سے کم نہیں ہوتا تمہیں ابھی اس بات کا اندازہ نہیں پر جب تم مجھے میری
طرح چاہوں گے تو تمہیں اچھے سے لگ پتا جائے گا۔۔۔ حیات نے کسی ٹرانس کی

کیفیت میں کہا تو احناف کچھ بول نہیں پایا بس خاموش رہا شاید بولنے کے لیے الفاظوں کا چُناؤ کر رہا تھا۔

تم ٹھیک بول رہی ہو پر ابھی میں مصروف ہوں پھر باتیں ہوگی۔۔ احناف اُس کی بات سے اتفاق کرتا بولا

ٹھیک ہے بائے مگر ایک بات سن لو میں اپنی شادی کی ہر شاپنگ تمہارے ساتھ کرنے کا سوچے ہوئی ہوں تو میں تمہارے کوئی بھی لیم ایکسیوز نہیں سُنوں گی۔۔۔۔ حیات نے باور کروایا تو احناف مسکرایا

جیسا تم کہو۔۔۔۔ احناف نے فرمانبرداری سے کہا تو حیات نے ایک دو مزید اور باتیں کرنے کے بعد کال کاٹ دی اور مسکرا کر اپنے آنے والے کل کے بارے میں سوچنے لگی۔۔۔ "جہاں وہ احناف کے سنگ اپنی ہر خوشی کو سیلیبریٹ کر رہی تھی جہاں وہ بس اُس کی تھی تو وہ بس اُس کا دونوں کے درمیان کوئی تیسرا نہیں تھا۔۔۔"

میں وہ واحد لڑکی ہوں جس کی محبت کی کہانی میں کوئی ویلن یا ظالم سماج درمیان میں " نہیں آیا۔۔۔ اپنی بات پر حیات خود ہی ہنس پڑی

ماشا اللہ ماشا اللہ اللہ نظر بد سے بچائے۔۔۔ اپنے سر پر چپت مارے وہ آخر میں جلدی سے بڑبڑانے لگی۔

تارا اور اختر صاحب کی گاڑیاں جتوئی ویلا میں ایک ساتھ داخل ہوئیں تھیں۔۔۔ "جس پر تارا ایک اچھنی نظر اُن کی گاڑی میں ڈالے اپنی گاڑی کا دروازہ لاک کیے اندر کی طرف بڑھنے لگی تھی جب عین ٹائیٹم اختر صاحب بھی گاڑی سے باہر نکلتے اُس کو مخاطب کیا

آج جو تم نے کیا وہ دوبارہ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔

میں نے آج کیا کیا؟ جواب تارا اُن کی طرف پلٹی

تمہارا آفس میں آنا ہمیں شرمندگی میں مبتلا کر گیا تھا اس لیے اپنا وجود ہماری کمپنی میں نہ لایا کرو۔۔۔ اس بار اصغر صاحب نے دو ٹوک لہجے میں کہا

فرسٹ آف آل وہ آپ کی کمپنی نہیں میرے نانا جان کی کمپنی تھی جہاں میں جب چاہے آسکتی ہوں میرا پورا حق ہے۔۔۔۔" کوئی مجھے روک نہیں سکتا ایون آپ دونوں بھی نہیں اور میرے وہاں آنے سے یا جو میں نے آج کیا میرا نہیں خیال اُس سے آپ کو شرمندہ ہونا چاہیے۔۔۔۔ تارا سنجیدگی سے دو ٹوک انداز میں کہتی باری باری اُن کو دیکھنے لگی۔

تمہیں کیا لگتا ہے ہمیں کچھ سمجھ نہیں آتا یہ جو تم ہر ایک کی تعریفیں بٹور رہی ہو اُس کا مقصد ہمیں اچھے سے پتا ہے۔۔۔۔ اختر صاحب نے اُس کو گھورا

جان کر دل کی گہرائیوں سے خوشی ہوئی پر پتا ہے کیا پیارے چچا جان۔۔۔۔ تارا نے لمحے بھر کا وقفہ لیا پھر بولی

کل رات غلطی سے نانا جان نے نیند کی گولیاں کھالی تھیں اور ایک سے زیادہ گولیاں "تھیں تو وہ اُٹھ تو گئے صبح مگر اُن کے سر درد نے بیڈ سے اُٹھنے کی اجازت نہیں دی اور جیسا کہ وہ اکیلے نہیں میں اُن کے ساتھ ہوں جو اُن کی محنت کو کبھی ضائع نہیں ہونے

دے گی تو میں نے سب سنبھال لیا اور ان شاء اللہ آئندہ بھی ایسے سب کچھ سنبھال لوں گی۔۔۔ تارا کی بات پر بے ساختہ اختر صاحب اور اصغر صاحب نے ایک دوسرے کو دیکھا اُن کے چہرے کی بدلتی رنگت کو تارا نے پل بھر میں محسوس کر لیا تھا۔

آپ کو اُن سے ملنا چاہیے اور مجھے مبارک آباد بھی آپ اُن کے سامنے دیجئے گا اُن کو اچھا لگے گا۔۔۔ تارا مسکرا کر کہتی وہاں رُکی نہیں تھی۔۔۔

بھائی صاحب اس کو واپس بلوچستان بھیجنے کا بندوبست کر لے آپ۔۔۔۔۔ اصغر صاحب نے سنجیدگی سے اختر صاحب کو دیکھا

فکر نہیں کرو اس کا پتہ تو میں جلدی کٹ کروں گا بہت اونچی اڑان اڑ لی اس نے اب پَر کاٹنے کا وقت آ گیا ہے۔۔۔۔۔ اختر صاحب پُر اسرار لہجے میں بولے اُن کی آنکھوں میں ایک الگ سی شیطانی چمک تھی جس کا مطلب اصغر صاحب اچھے سے جان گئے تھے جیسی وہ بھی مطمئن ہوتے اپنے قدم اندر کی طرف بڑھا گئے تھے۔۔۔



بس کر دو یار تصویروں نکالنا۔۔۔ احناف اب زچ ہوا

کیوں بس کروں تمہیں پتا نہیں آج ہم ایک ماہ بعد یہاں اپنی فیورٹ جگہ آئے ہیں
یادگار مومنٹس تو بنتے ہیں۔۔۔۔۔ حیات مزے سے کہتی پوز بنا کر اُس کے ساتھ
تصویریں بنانے لگی تو احناف بھی ناچاہتے ہوئے اُس کا ساتھ دینے لگا۔۔۔۔۔

ایک منٹ ویٹ میں اسٹوری اور اسٹیٹس لگا دوں، تم اپنا سیل فون بھی دینا
زرا۔۔۔۔۔ حیات مسکرا کر اُس کو دیکھ کر بولی پھر اپنے سیل فون کی طرف متوجہ ہوئی
پہلے ہمیں کچھ کھانا چاہیے میں بہت ہنگری ہوں۔۔۔۔۔ احناف نے کہا
تم کھانے کا آرڈر کرو میں جب تک ان کاموں سے فارغ ہو جاؤں۔۔۔۔۔ حیات
مصروف لہجے میں بولی

ایزیووش۔۔۔۔۔ احناف شانے اُچکا کر کہتا ویٹر کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا
تم نے اپنا سیل فون نہیں دیا۔۔۔۔۔ حیات نے سر اٹھا کر اُس کو دیکھا

سیل فون کیوں دینا تھا؟ احناف نا سمجھی سے اُس کو دیکھا

تمہاری اور تمہاری سم ون اسپیشل کی پراسٹیوٹ چیٹ پڑھنا تھی۔۔۔ حیات نے بڑی
سنجیدگی سے کہا

بہت بُرا جوک تھا۔۔۔ احناف نے اُس کو گھورا

یار فون دو تمہارے سیل فون سے بھی اسٹوری اور اسٹیٹس لگانا ہے۔۔۔ حیات بضد
ہوئی

میرے فون سے الگ کیوں؟ "تمہیں پتا ہے مجھے یہ سب پسند نہیں۔۔۔۔ احناف نے
اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر مسکرا کر کہا

واٹ ایوریہ تم اسٹائلش مولا اب بنے ہو ورنہ تمہارے شوق بھی ہمارے جیسے ہوا
کرتے تھے۔۔۔۔ حیات آنکھیں گھما کر بولی تو احناف تاسف سے اُس کو دیکھتا اپنا
موبائل اُس کی طرف بڑھایا جس کو حیات نے مسکرا کر تھام لیا۔۔۔

تمہارے پاس تارا کا نمبر بھی ہے؟ حیات کو حیرت ہوئی

ہاں۔۔۔ احناف نے مختصر جواب دیا

حیرت ہے۔۔۔ حیات جھر جھری سی لیکر بولی

اِس میں اِتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے؟ کیا تمہارے پاس اُس کا نمبر نہیں؟ احناف کو اُس کا حیران ہونا سمجھ نہیں آیا

بلکل میرے پاس تو کیا ہمارے یہاں از لان اور ارسلان کے علاوہ کسی کے پاس بھی اُس کا نمبر نہیں ہے۔۔۔ حیات نے بتایا

مجھے دادا جان نے سیو کروالیا تھا خیر تمہاری اگر جاسوسی ہوگی ہو تو وہ کرو جس کے لیے سیل فون لیا تھا۔۔۔ احناف سر جھٹک کر بولا تو حیات نے مسکراہٹ دبائی

اوو تو فیس بک میں بھی فرینڈ لسٹ میں ایڈ ہے وہ حیرت ہے میں نے کبھی جانا ہی نہیں خیر تم یہ بتاؤ چیٹ ہوتی ہے تمہاری اور اُس کی؟ حیات واٹس ایپ چیٹ کے بعد مسنجر میں جا کر اُس سے پوچھنے لگی

خود دیکھ لو۔۔۔ احناف ایک نظر اُس پر ڈالتا بولا تو حیات نے واقع ایسے کیا تو اُس کو پتا چلا اُن دونوں کی آپس میں کبھی گپ شپ نہیں ہوئی تھی "ہائے ہیلو تک بھی نہیں کچھ سوچ کر حیات نے ایک چور نگاہ احناف پر ڈالی جو آس پاس کے ماحول میں نظریں پھیرا رہا تھا اُس سے نظریں ہٹانے کے بعد حیات نے جب تارا کو آن لائن دیکھا تو احناف کے موبائل سے اُس کے نمبر پر میسج چھوڑا

Hey..

میسج سینڈ ہونے کے بعد حیات اُس کے رپلائے کا انتظار کرنے لگی اُس کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ تھی وہ بس دیکھنا چاہتی تھی کہ تارا کیا ریسپانس کرتی ہے۔۔۔۔ "کچھ ہی دیر میں ویٹر اُن کا آرڈر لے آیا تو احناف نے اُس کو کھانے کی طرف متوجہ ہونے کا کہا تو "حیات سر اثبات میں ہلاتی احناف کا موبائل آن کیا جہاں پانچ منٹس سے زائد وقت ہو گیا تھا پر تارا نے احناف کا میسج سین نہیں کیا تھا جبکہ وہ مسلسل آن لائن تھی۔

بد تمیز۔۔۔۔ حیات ناگواری سے بڑبڑاتی میسج ڈیلیٹ کیا اور احناف کی طرف متوجہ ہوئی

تمہیں پتا ہے میں نے آن لائن نکاح ڈریس سلیکٹ کر لیا ہے آرڈر بھی دے دیا ہے بس وہ کل تک ڈیلیور ہو جائے گا۔۔۔۔ حیات نے کھانا کھاتے احناف کو بتایا نکاح ڈریس تو امی نے لینا تھا۔۔۔۔ اور باقی ولیمے کا ڈریس ہم نے مل کر خریدنا تھا۔۔۔۔ احناف کو تعجب ہوا حیات کے پل میں بدلتے انداز کو دیکھ کر ہاں پر چچی بینش نے بتایا وہ اپنی ساس کا جوڑا دے گی مجھے آئے مین احناف سیریل سیلی؟ اتنا پُرانہ ڈریس میں اپنے اسپیشل ڈے پر کیسے زیب تن کر سکتی ہوں؟" جو اُن کے علاوہ امی اور چچی انعم نے بھی پہنا ہوا تھا تو بہ ہے مطلب اولڈ فیشن جیولری کی سمجھ آتی ہے پر جوڑا۔۔۔۔ حیات کے زاویے بگاڑ کر بولی

ایک دن کی بات تھی پہن لیتی تو امی کو اچھا لگتا۔۔۔۔ اُس کی بات سن کر احناف نے کہا

نووے احناف تم دادا جان کی پُرانی شیر وانی پہن سکتے ہو مگر میں نہیں۔۔۔۔۔ حیات
نے اپنے ہاتھ کھڑے کیے تو احناف نے مزید بحث نہیں کی۔۔۔



مجھے تم پر فخر ہو رہا ہے میں نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ تمہیں بھی بزنس کی سوچھ بوجھ
ہوگی۔۔۔ اُسماعیل صاحب محبت پاش نظروں سے تارا کو دیکھ کر بولے تو وہ مسکرائی
آپ خوش ہیں نہ کنٹریکٹ سائن کروا کر لائی ہوں۔۔۔ تارا عقیدت سے اُن کے ہاتھ
چوم کر بولی

میں تو بھی بہت خوش ہوں "اور اختر دیکھ لیا اپنی بھانجی کا کمال ایسا کچھ تو سول یا حیات
میں سے کوئی بھی نہ کر پاتا۔۔۔۔۔ اُسماعیل صاحب کے لہجے میں بس تارا کے لیے محبت
بول رہی تھی۔

بلکل ابو کیونکہ ہماری بیٹیاں اس جیسی نہیں اور نہ ہم نے اُن کو چھوٹ دی
ہے۔۔۔ اختر صاحب طنز لہجے میں بولے

اور نہیں تو کیا۔۔۔ منیبہ بیگم نے بھی اپنا بولنا ضروری سمجھا

تم سب

آپ ٹھیک ہے اب اگر تو میں اپنے کمرے میں جاؤں گی اور آج سے آپ کی ساری میڈلسن وقت پر میں دیا کروں گی۔۔۔ اُسما عیمل صاحب اُن سے کچھ کہنے والے تھے جب تارا درمیان میں بول اُٹھی

رات کو تمہارے گھر آنے کا وقت ہوتا ہے کوئی؟ منیبہ بیگم پھر سے بول پڑی آپ کی بیٹی کی شادی قریب ہے میرے خیال سے آپ کو اُس کی تیاریوں میں مصروف ہونا چاہیے "میرا کیا ہے میں یہی ہوں میری جاسوسی بعد میں بھی ہوتی رہے گی۔۔۔۔۔ تارا گردن ترشی کیے اُن کو دیکھ کر بولی

اگر ایسی زبان میری بیٹی کی ہوتی تو میں گدی سے زبان کھینچ لیتا اُس کی۔۔۔ اصغر صاحب غصے سے گویا ہوئے

[illegible]

آپ بھی ریٹ کرے۔۔۔ تارا اُن سے کہتی کمرے سے باہر آئی تو موبائیل چیک کرتی ایک میل کو وہ چونکی

احناف کا میسج؟ تار انے پہلی بار احناف کے نمبر سے میسج دیکھا تو اُس کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا

"آنے کا انداز تو ایسے بنایا ہوا تھا جیسے پوری دُنیا کو فتح کر کے آگئی ہو۔۔۔۔"

مگر جیسے ہی اُس کو احناف کی بات یاد آئی تو اُس کا موڈ بُری طرح سے خراب ہو گیا تھا۔

غلطی سے کر گیا ہو گا۔۔۔ سر جھٹک کر وہ خود سے بڑ بڑاتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔۔۔



ازلان تم فری ہو؟ حیات ازلان کے برابر بیٹھتی اُس سے پوچھنے لگی جوٹی وی لاؤنج میں
بیٹھانیز دیکھنے میں مصروف تھا

ہاں میں فری ہوں۔۔۔۔۔ ازلان ٹی وی آف کرتا اُس کی طرف متوجہ ہوا

مارکیٹ جانا تھا مجھے تم چلو گے میرے ساتھ؟ حیات نے پوچھا

احناف بڑی ہے کیا؟ ازلان نے پوچھا

احناف کا یہاں کیا ذکر؟ حیات نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر بولی

مارکیٹ کے چکر تم زیادہ تر اُس کے ساتھ ہی لگایا کرتی ہو تبھی پوچھا۔۔۔ ازلان کندھے
اُچکا کر بولا

یارائٹ مگر یار اُس کی برتھ ڈے کا گفٹ لینا تھا مجھے تو وہ اُس کے ساتھ تو نہیں لی سکتی
تھی۔۔۔ حیات نے آرام سے وجہ بیان کی

تم ریڈی ہو جاؤ پھر چلتے ہیں۔۔۔ ازلان نے بس اتنا کہا

او کے تھینک یو سوچ مچ میں بس دو منٹ میں اپنا بیگ لیکر آئی۔۔۔ حیات پر جوش
لہجے میں کہتی اندر کی طرف بھاگی "ازلان بھی پورچ میں آیا تو لان میں بیٹھی تارا پر
اُس کی نظر گئی جس کے کان میں ایر پوڈز تھے اور ساتھ میں وہ کافی سے لطف اندروز
ہو رہی تھی۔

تارا؟ ازلان چیئر گھسیٹ کر اُس کے پاس بیٹھا

جی؟ تارا نے اپنے کان سے ایر پوڈز نکالے

تم احسن

ازلان چلیں؟ ازلان اُس سے کچھ کہنے والا تھا جب حیات لان میں آئی

تم گاڑی میں بیٹھو میں آتا ہوں۔۔۔ ازلان اُس کو دیکھ کر بولا

ابھی کیا مسئلہ ہے؟ حیات نے ایک اچٹنی نظر تارا پر ڈالی جو ابھی اُس کو تو کبھی تارا کو
دیکھ رہی تھی۔

مجھے تارا سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔ از لان نے بتایا

یہ بات تمہیں پہلے یاد نہیں تھی اب جب میرا کام تم میں پڑا ہے تو تمہیں باتیں کرنا یاد آگیا ہے۔۔۔ حیات طنز انداز میں اُس کو دیکھ کر بولی

کیا بات کرنی ہے آپ نے؟ تارا حیات کو دیکھتی از لان سے بولی

مجھے کل کے بارے میں پتا چلا بس اُس کے مطلق بات کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔ از لان نے بتایا

میں سن رہی ہوں۔۔۔۔ تارا نے کہا

از لان اگر تم نے نہیں آنا تو مجھے صاف صاف بتا دو۔۔۔ حیات ضبط سے بولی

بعد میں بات ہوگی۔۔۔۔ از لان تاسف سے حیات کو دیکھتا تارا سے بولی تو اُس نے شانے اُچکائے سر اثبات میں ہلایا

آؤ۔۔۔۔ حیات سے کہتا خود از لان گیٹ کی طرف بڑھا

تم مردوں کو لبھانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے مت دینا۔۔۔ حیات اُس کو گھور کر کہتی خود بھی از لان کے پیچھے گئی جبکہ تارا عجیب نظروں سے اُس کی پشت کو دیکھنے لگی وہ سمجھ نہیں پائی یہ اچانک "حیات کو کس چیز کا دورہ پڑ گیا ہے۔۔۔" یکا یک اُس کے موبائل میں بپ ہوئی تو وہ اُس کی طرف متوجہ ہوئی

آنکھیں پیاسی ہیں دیدار کی تیرے"

"تو ایک بار آکر اُن کی پیاس بُجھا دے

لائیف لائن سے آنے والا میسج پڑھ کر اُس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

خیریت؟ آج موڈ کافی شاعرانہ معلوم ہوتا ہے؟ چہرے پر مسکراہٹ بکھیرے تارا نے میسج سینڈ کیا

صرف تیرے تصور سے جی اُٹھتا ہوں

تُجھ سے سامنا ہوں تو جان سے جاؤں گا۔۔۔

جواب میں پھر سے شعر عرض ہوا تو تارا کو اب عجیب سے فیلنگز آنے لگیں۔۔۔۔

دن میں جانے کتنی بار سامنا ہوتا ہے اگر ایسا کچھ ہے تو تم جان سے تو کبھی نہیں

گئے۔۔۔۔ سر جھٹک کر تارا نے میسج ٹائپ کیا جو فورن سین ہو گیا تھا

کوئی لمحہ ہو رہائی کا

کوئی دنیا تیرے سوا بھی ہو۔۔۔۔

اب کی یہ میسج پڑھ کر تارا کا پارہ ہائے ہوا تھا۔

انسانوں کی طرح اگر بات کرنی ہے تو کرو ورنہ میں نے بات نہیں کروں گی۔۔۔ تارا

نے گویا دھمکی دی

ایک شہزادی ہے سرد مزاج کہانی میں "

"ایک شہزادہ ہے جو دل سے اُس پہ مرتا ہے

مسیح جگمگایا تو تار نے گہری سانس لی مگر اس بار واقعی میں اُس نے کوئی رسپانس نہیں کیا۔ "مگر بار بار بپ ہونے پر اُس نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر مسیح کھولا جہاں اس بار یہ تھا۔۔۔

سُنو۔۔۔

سُناؤ۔۔۔ تار نے مسیح سینڈ کیا اور اُس کے جواب کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔

I love You.

مسیح پڑھ کر تار ابے ساختہ مسکرائی

آج مجھ پر کچھ زیادہ پیار نہیں آرہا؟ تار نے پوچھ لیا

تمہیں تو جب بھی دیکھوں پیار آتا ہے۔۔۔ جواب فورن حاضر ہوا تھا

ریٹلی؟ تار اموبائیل اسکرین کو بس دیکھتی رہی

بلکل۔۔۔ اُس کی طرف سے اُس کی چاہ مطابق جواب آیا تھا۔۔۔



مجھے مارکیٹ جانا ہے ہو سہیل نہیں۔۔۔ حیات نے سنجیدگی سے ایک ہاتھ سے
ڈرائیونگ اور دوسرے ہاتھ سے موبائیل یوز کرتے ازلان کو دیکھ کر کہا

وہی جانے والے ہیں۔۔۔ ازلان نے جواب کہا

تو فون میں کیوں لگے ہوئے ہو؟ حیات نے پوچھا

بس یہ ای میلز امپورٹنٹ تھیں سینڈ کرنا۔۔۔ ازلان اُس کو جواب دیتا اپنا سیل
فون ڈیش بورڈ پر رکھا

تم احناف کو کیا گفٹ دینے والے ہو؟ حیات نے اشتیاق سے پوچھا

احناف کو بچہ نہیں جس کو ہر سال سالگرہ پر تحفہ دیا جائے اگر چچی نے پارٹی آرگنائز کی
ہے تو بس اُس کو اٹینڈ کریں گے۔۔۔ ازلان نے سنجیدگی سے جواب دیا

سیریلی ازلان؟ حیات کو اُس کی بات ہضم نہیں ہوئی

گھڑی گفٹ کروں گا میں اُس کو۔۔۔ ازلان نے بلاخر بتایا

خرید لی ہے؟ حیات نے نیا سوال داغا

کل تک خرید لوں گا۔۔۔ از لان نے کہا تو حیات نے سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش دی



تارا تم یہاں بیٹھی ہو کیا تم نہیں جاؤ گی ساتھ؟ اگلے روز انعم بیگم نے تارا کو اپنے رف حلیے میں ہال میں لیپ ٹاپ گود میں لیے بیٹھا پایا تو سوال کیا آپ لوگ کہاں جانے والے ہیں؟ تارا نے سب کی تیاریوں کو دیکھ کر پوچھا تارا کس دُنیا میں رہتی ہو بیٹا آج احناف کی برتھ ڈے ہے ینگ جنریشن وہی جانے میں لگی ہوئی ہے "اُٹھو اور تم بھی تیار ہو جاؤ۔۔۔ انعم بیگم اُس کے ریشمی بال سنوار کر بولی

میں میسج پر وش کر لوں گی اُس کو۔۔۔ تارا نے بس اتنا کہا ساتھ چلتی تو اچھا تھا۔۔۔ ارسلان اُس کے کچھ فاصلے پر بیٹھا

مجھے ضروری کام ہے۔۔۔ تار نے بہانا بنایا

کونسا کام؟ فضا اُس کی طرف سائیڈ پر بیٹھی

آج پھر کوئی اور شوٹ ہو گا۔۔۔ مول نے اندازہ لگایا "تار ابس باری باری اُن کو
دیکھتی وہاں سے اُٹھ گئی



Happy birthday darling.

حیات احناف سے ملتی شوخ لہجے میں بولی

Thank you.

احناف اُس کو گھور کر شکریہ ادا کرنے لگا

کیسی لگ رہی ہوں میں؟ حیات نے اپنی طرف اُس کو متوجہ کیا

بیوٹیفل۔۔۔۔۔ احناف مسکرا کر اُس کو دیکھ کر بولا جو اسکن کلر کے گھٹنوں تک آتے
فراق اور پاجامے میں ملبوس تھی ڈوپٹہ ایک کندھے پر ڈالا ہوا اور بالوں کو گھلا چھوڑا
ہوا تھا۔۔۔۔۔ "جس سے وہ واقعی میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔

تارا کو ساتھ نہیں لائے؟ بینش بیگم کو تارا نظر نہیں آئی تو پوچھا تو احناف کی توجہ بھی
وہاں گئی تارا کی طرف

اُس کو ضروری کام تھا۔۔۔۔۔ حیات نے بتایا

کزن کی سالگرہ تھی آجاتی تو اچھا تھا۔۔۔۔۔ بینش بیگم گہری سانس بھر کر بولی تو حیات
کو اُن کی بات پسند نہیں آئی

تمہارا آفٹ۔۔۔۔۔ حیات نے کچھ دیر بعد ایک بڑا سا پیکٹ اُس کی طرف بڑھایا

تھینک یو مگر اس میں کیا ہے؟ احناف نے ہنس کر پوچھا

ہے بس کیک کٹ ہونے کے بعد خود سے دیکھ لینا۔۔۔۔۔ حیات نے شانے اُچکا کر کہا

تار آگئی۔۔۔

اچانک کسی نے اُونچی آواز میں کہا تو احناف نے چونک کر داخلی دروازے کی جانب دیکھا جہاں فُل بلیک ڈریس میں ملبوس تارا آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر داخل ہو رہی تھی اُس کو آتا دیکھ کر ہر کوئی حیران ہوا تھا۔

Happy birthday czn.

تارا سب کو انور کرتی سیدھا احناف کے روبرو کھڑی ہوتی اُس کی طرف گفٹ بڑھا کر بولی تو احناف کی حیرت میں اضافہ ہوا تمہیں تو ضروری کام تھا؟ احناف کے پاس کھڑی حیات نے طنز نظروں سے تارا کو دیکھا

یہ بھی ضروری کام ہے میرے کزن کی سالگرہ کا دن تو کیسے ممکن ہے میں مس کروں؟ تارا اُس کو دیکھ کر پر سکون لہجے میں بولی

تمہارا آنا اور نہ آنا ہمارے لیے ایک جیسا ہے "اور تم ہر سال نہیں آتی جو ایسا بول رہی ہو۔۔۔ حیات نے بتایا

مگر میں تو تم لوگوں کے نہیں آئی میں تو احناف کے لیے آئی ہوں۔۔۔ تارا احناف " کو دیکھتی حیات سے بولی

اچھا کیا جو تم آئی تم سب لوگ انجوائے کرو میں اپنے کمرے میں جاؤں گی۔۔۔ بینش بیگم سب پر نظر ڈال کر کہتیں اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

تھینک یو۔۔۔ احناف سر جھٹک کر اُس کا شکریہ ادا کرنے لگا

تھینکس کس لیے؟ تارا کو سمجھ نہیں آیا

اس شخصے کے لیے۔۔۔ احناف نے اپنا ہاتھ اُس کے سامنے لہرایا جہاں اُس کا دیا گیا گفٹ تھا

کوئی بڑی بات نہیں۔۔۔ تارا عام لہجے میں بولی

اگر تمہیں آنا تھا تو ہمارے ساتھ آ جاتی۔۔۔ سول بھی وہاں آئی

میں نے یہاں آنے کا پروگرام اچانک بنایا تھا۔۔۔ تار نے بتایا

تم بہت سالوں بعد یہاں آئی ہوں۔۔۔ سلطان تارا کو دیکھ کر بولا

یہ پہلی بار یہاں آئی ہے۔۔۔ احناف اپنے بڑے بھائی کی بات کے جواب میں بولا تو

تارا خاموشی سے اُن کو دیکھتی کارنر میں موجود ایک ٹیبل پر اکیلے بیٹھ گئی۔۔

تم اتنی اٹینشن سیکر کیوں ہو؟ سول بھی اُس کے برابر آ کر بیٹھی

تمہیں یہ کیوں لگا؟ تار نے چونک کر اُس کو دیکھا

تم اتنا تیار ہو کر آئی ہو، تمہاری اٹینشن یہی ہو گی نہ کہ احناف یا کوئی اور تم میں

انٹرسٹ لے کیونکہ ہمارا بھائی تو ویسے بھی تمہارا پکا والا حمایتی ہے۔۔۔ سول نے

اُس کو دیکھ کر تیکھی لہجے میں کہا

مجھے کسی کی اٹینشن کی ضرورت نہیں اور نہ مجھے ایسا کوئی شوق ہے جو ایسی چیپ حرکت کرتی پھیروں زندگی میں ان چیزوں کے علاوہ بھی میرے پاس بہت سے کام ہیں۔۔۔۔۔ تارا نے جتنی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بہت کچھ باور کروایا تھا۔۔۔۔۔

مول آؤکک کٹ ہونے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ مول اور حیات مول کے پاس آکر بولیں جبکہ تارا کو دونوں نے سرے سے نظر انداز کیا تھا

اف یوڈونٹ مائنڈ میں تم سے ایک سوال پوچھوں؟ مول اُٹھنے لگی تو تارا نے حیات کو مخاطب کیا

پوچھو۔۔۔۔۔ حیات نے جیسے احسان کیا

تمہارے فیانسی کا برتھ ڈے رات کو بارہ بجے تھا اور تم یہاں سب کے ساتھ مل کر بورنگ انداز میں سیلبریٹ کر رہی ہو، کیا تمہیں نہیں لگتا تمہیں پر سنلی اُس کو سر پر اُڑ دینا چاہیے تھا نا کہ غیروں کی طرح اُس کی سالگرہ میں بس ایویں شرکت کرنا

چاہیے تھا۔۔۔ تارا اُس کو دیکھ کر سر سری لہجے میں بولی جس پر حیات نے کڑے
چتوڑوں سے اُس کو گھورا تھا

یہ میرا اور میرے فیانسے احناف کا آپسی معاملہ ہے میں اُس کو کہاں؟ کس انداز
میں "سا لگرہ وِش کرتی ہوں یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے اس لیے دوبارہ مجھ پر ایسا طنز مت
کرنا۔۔۔۔ حیات نے اُس کو وارن کیا

ویل میں نے تو جسٹ ایک بات کہی تو تم اتنا دل پر کیوں لے رہی ہو؟ "بہت بولتی ہو
نہ اپنے اور احناف کے بارے میں اور اپنے ریلیشن پر تمہیں ناز بھی بہت ہے تو میں
نے سوچا مطلب جسٹ میری یہ تھینکنگ تھی کہ تم نے تو پوری رات اُس کے ساتھ
گُزاری ہو گی اُس کی سا لگرہ کا ڈے خوبصورت بنانے کے لیے۔۔۔۔ تارا نے ہاتھ
کھڑے کیے ہنوز سادہ لہجے میں کہا

ہمیں اپنی حدود دیتا ہے۔۔۔ حیات نے جتایا

اور یلکی؟ تمہیں تمہاری حدود پتا ہے تو یہ ساری باتیں تمہارے مائنڈ سے تب آؤٹ
کیوں ہو جاتیں ہیں جب تم اُس کے گلے کا ہار بنتی ہوں یا بے باک انداز میں اُس کے
گال چومتی ہو تو؟ تار نے میٹھا سا طنز کیا تو حیات کی رنگت پل بھر میں سرخ ہوئی تھی
حیات رلیکس تم اس کی باتوں کو سر پر سوار نہ کرو آج تمہارا دن ہے اور یہ بس اُس کو
اسپوئل کرنا چاہتی ہے۔۔۔۔۔ سول نے اُس کو غصے میں دیکھا تو پر سکون کرنے کی
خاطر کہا

دیکھو تارا میں کیا کرتی ہوں اور کیا نہیں یہ تمہارا سر درد نہیں اس لیے دوبارہ مجھے
آئینہ دیکھانے سے پہلے وہاں اپنا عکس دیکھنا "میں چُپ ہوں تو مجھے چُپ رہنے
دو۔۔۔۔۔ حیات نے چبا چبا کر لفظ ادا کیے کہا

جاؤ کیک کٹ کا وقت ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ تار نے جیسے اُس کی بات سُنی ہی نہیں
لیٹس گو۔۔۔۔۔ حیات ایک اچٹنی نظر اُس پر ڈالے اُن دونوں سے بول کر وہاں رُکی
نہیں تھی۔۔۔۔۔

تم یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ از لان تارا کے پاس آیا

مجھے مزہ نہیں آرہا میں نہیں تھی آنے والی تھی بس نانا جان کی وجہ سے آئی۔۔۔ تارا
اُس کو دیکھ کر بولی

کیک کٹ ہونے والا ہے چلو اگر یہاں تک آگئی ہو تو وہاں تک بھی چلنا چاہیے
تمہیں۔۔۔ از لان اُس کو دیکھ کر سنجیدگی سے گویا ہوا

اُن کو مجھ سے مسئلے بہت ہیں "میں یہی ٹھیک ہوں۔۔۔ تارا نے سر جھٹک کر کہا
احناف شاید تمہارا انتظار کر رہا ہے۔۔۔ از لان سامنے احناف کو دیکھ کر اُس سے بولا
تو تارا چونک کر سامنے دیکھنے لگی جہاں احناف کے ہاتھ میں نائیف تھی اور وہ بڑی توجہ
سے اپنے کان کے پاس جھکی حیات کی کوئی بات سُن رہا تھا یہ دیکھ کر "تارا کو کچھ یاد
آگیا تھا۔۔۔



آج میری سالگرہ ہے اور تم یہاں بیٹھی ہوں۔۔۔۔۔ سترہ سالہ احناف چودہ سالہ تارا کے پاس بیٹھ کر بولا تو اُس کو اچانک قریب دیکھ کر تارا نے جلدی سے اپنی ڈائری کو چھپایا تھا۔ "یہ اُن دونوں کی بات تھی جب تارا نیولی پاکستان آئی تھی اور زیادہ تر اکیلا ہی رہتی تھی کسی سے اُس کی بات چیت وغیرہ نہیں ہوتی تھی

آپ کی سالگرہ سے میرا کوئی لینا دینا نہیں۔۔۔ تارا روکھے لہجے میں بولی

میں جانتا ہوں تم ہم سب کو لائیک نہیں کرتی پر کیا آج تم سب کچھ بھلا کر اندر آسکتی ہو پلیز؟ احناف غور سے اُس کو دیکھ کر بولا تو تارا نے بھی نظریں اٹھائے اُس کی طرف دیکھا جس کے انداز میں عاجزی تھی

میرا آپ کی سالگرہ میں ہونا یا نہ ہونا ایک برابر ہے وہاں اندر آپ کے سارے کزنز موجود ہیں میرا نہیں خیال وہاں آپ کو میری کمی محسوس ہوگی۔۔۔ تارا اُس سے

نظریں ہٹاتی بولی

کمی محسوس نہ ہوتی تو یہاں لان میں تمہیں تلاش کرتا ہوا نہ آتا۔۔۔ احناف ہلکی
مسکراہٹ سے بولا

آپ کو مجھ سے ایسے بات کرنے کی ضرورت نہیں میں خود کو اکیلا فیل نہیں کرتی
کیونکہ میں جانتی ہوں اس دُنیا میں اللہ کے سوا میرے نانا میرے پاس ہیں۔۔۔ تارا
اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے کھیلتی اُس سے بولی
ایک بات کہوں؟ احناف نے پہلے اجازت چاہی
جی؟

تم پر یہ سنجیدگی سوٹ نہیں کرتی اور نہ تمہاری نیلی آنکھوں میں ہر وقت اُداسی والا
تاثر اچھا لگتا ہے میں جانتا ہوں تم نے اپنے قریبی رشتوں کو کھویا ہے تمہارا دکھ بڑا ہے
مگر اب تمہیں موو آن کرنا چاہیے آخر کب تک تم پورے گھر میں تنہا گوشا تلاش کرو
گی بیٹھنے کے لیے؟" میں آج یہاں آیا تھا تو بس تمہارے لیے تاکہ مل کر پارٹی کرے

میں جانتا تھا تو ہمارے یہاں نہیں آؤں گی۔۔۔۔۔ احناف نے اُس کا خوبصورت ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے کہا

مجھے کچھ اچھا نہیں لگتا میں بس یہاں اپنے نانا کی وجہ سے ہوں ورنہ مجھے وحشت ہوتی ہے یہاں۔۔۔۔۔ تارا عجیب نظروں سے اپنے اطراف دیکھ کر بولی تو اس بار احناف مسکرایا

وحشت لفظ کی معنی پتا ہے تمہیں؟ احناف کے لہجے میٹھرا تھی۔

جی پتا ہے "جب آپ سانس لینا چاہو پر سانس لینے وقت آپ کو جس کا احساس ہو تو اُس کو وحشت کہتے ہیں" آپ گھل کر جینا چاہو مگر آس پاس کی درودیواریں آپ کو کاٹ کھانے لگ جائے تو اس کو وحشت کہتے ہیں سب کچھ ہونے کے باوجود اگر آپ کا دل کسی ایک چیز میں بھی نہ لگے تو اُس کو وحشت کہتے ہیں "آپ اُس دوہراے پر نہیں جہاں میں ہوں میری محسوسات سے آپ بالکل لاعلم ہیں اس لیے آپ کو نہیں پتا کہ مجھے کیا کچھ پتا ہے اور میرے خیال سے ان چیزوں کو حقیقتاً "وحشت" کا نام دیا

اسپیشل لوگوں کی تو ہر چیز کا خیال رکھنا پڑتا ہے کوئی اپنی اسپیشل لوگوں کو تکلیف کیسے دے سکتا ہے؟ تارا بس اتنا بولی

وہ مالک ہے جو چاہے کر سکتا ہے مگر تم ایک بات یاد رکھنا وہ ہم سب سے بے انتہا محبت کرتا ہے "اور ہاں تم یہاں اگر یہاں چچی جان کی کسی بات کی وجہ سے ہو تو اُن کو اگنور کیا کرو سیڈ مت ہوا کرو۔۔۔ احناف نے نرمی سے اُس کو سمجھایا میں چچی کی کسی بات پر خفا یا سیڈ نہیں ہوتی۔۔۔ تارا نے بتایا کتنی مرتبہ بولا ہے چچی نہیں مامی بولا کرو۔۔۔ احناف نے اُس کو ٹوکا آپ اور از لان باقی سب بھی تو چچی کہتے ہو میں نہ بول دیا تو کیا ہوا۔۔۔ تارا نے سر جھٹکا

وہ اس لیے کہ ہماری چچی ہیں مگر وہ تمہاری مامی ہیں یعنی تمہارے ماما جان کی بیوی اور تمہاری امی کی بھابھی۔۔۔۔ احناف نے اُس کو سمجھایا

اچھا چھوڑو یہ باتیں اور چلو میں نے کیک کٹ کرنا ہے سب انتظار میں
ہیں۔۔۔۔۔ احناف نے باتوں کا رخ بدلا

میں نہیں آؤں گی آپ پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دے۔۔۔ تارا کو چڑھونے لگی۔
نہیں ضد نہیں کرو آؤ تمہارے بغیر میں کیک نہیں کاٹنے والا۔۔۔ وہ بضد تھی تو
احناف بھی اپنی جگہ ضد پراڑ گیا جس پر تارا نے تھکی ہوئی سانس خارج کی
آپ نے میری بہت سی مدد کی ہے تبھی میں آج آپ کی بات مان رہی
ہوں۔۔۔۔ تارا اٹھ کر اُس سے بولی

تمہارا بہت شکریہ۔۔۔۔ احناف اُس کی بات سن کر مُسکرایا

ویسے کیا سچ میں آپ کیک نہ کاٹتے؟ تارا اُس کے ساتھ چلتی تجسس سے پوچھنے لگی

بلکل یہاں منانے کا ریزن ہی تم تھی پھر اگر تم نہ آتی تو کیک کٹ کرنے کا کیا
فائدہ؟ احناف شانے اچکا کر عام انداز میں بولا



کن کے خیالوں میں گم ہو؟ احناف کی آواز سن کر تارا چونک کر خیالوں کی دُنیا میں
واپس لوٹ آئی اور اپنی آنکھیں جھپکیں آس پاس دیکھنے لگی جہاں ہر کوئی آپس میں
باتوں میں مگن تھا اور اُس کے ساتھ از لان نہیں بلکہ احناف کھڑا تھا ہاتھ میں کیک
پکڑے "از لان جانے کب کا جاچکا تھا جس کی اُس کو خبر تک نہیں ہوئی تھی۔۔۔"

کسی کے بھی نہیں۔۔۔ تارا نے خود کو کمپوز کیا

تم نہیں آئی سوچا یہی دے آؤں۔۔۔ احناف نے کیک اُس کی طرف بڑھائے کہا

کیک کٹ ہو گیا؟ تارا کو جانے کیوں حیرت ہوئی

ہاں ہو گیا تمہیں پتا نہیں چلا شاید تم سمون اسپیشل کے خیالوں میں تھی۔۔۔ احناف

اُس کو دیکھ کر طنز لہجے میں بولا

میں کسی سم و ن اسپیشل کے خیالوں میں نہیں تھی۔۔۔ تارا نے اُس کو گھورا
اُپسپس پھر تو یقیناً میرے بارے میں سوچ رہی ہو گی۔۔۔ احناف نے اندھیرے میں
تیر پھینکا

خوشفہمی اچھی چیز ہے اگر ایک حد تک رکھی جائے تو۔۔۔ اپنی چوری پکڑے جانے
پر تارا نے مشکل سے خود کو سنبھالا

میں آج تم سے بحث نہیں کرنا چاہتا یہ پکڑو بس تم۔۔۔ احناف نے مسکرا کر کیک
اُس کی طرف بڑھایا

میں یہ کیک نہیں کھاتی۔۔۔ تارا بنا ایک نظر کیک پر ڈالے بولے
اوو مگر اب تو یہی ہے کیونکہ میرا فیورٹ کیک ہے تو میں کھاؤ گی تو اچھا لگے
گا۔۔ احناف مصنوعی افسوس سے بولا

مجھے نہیں کھانا اور مجھے گھر جانا چاہیے اب۔۔۔۔ تارا سنجیدگی سے کہتی اپنا سیل فون
اُٹھائے جانے لگی۔۔

یار کیا مسئلہ ہے تمہارا ایک کھاؤ سب نے انجوائے کیا ہے تمہیں بھی انجوائے کرنا چاہیے۔۔۔۔۔ احناف اُس کے راستے کی دیوار بنا

مجھے جو چیز پسند نہیں ہوتی وہ نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ تارا نے اُس کو گھورا جس نے اُس کے جانے کے راستے مسدود کر لیے تھے بنا کسی بھی انسان کا خیال کیے

چھوٹا سا پیس کھانے میں کیا جائے گا تمہارا۔۔۔۔۔ احناف نے کیک کا ایک پیس اُس کے ہونٹوں کے بیچ قریب کیا مگر تارا نے اپنا منہ نہیں کھولا جس پر احناف نے کیک کا وہی ٹکڑا اپنے منہ میں ڈالا جس پر تارا نے کاٹ کھاتی نظروں سے اُس کو دیکھا تھا۔
یہی بہت ٹیسٹی تھا ایک مرتبہ تمہیں بھی اُسے کرنا چاہیے۔۔۔۔۔ احناف زچ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا تو اپنا منہ صاف کرتی تارا اپنے ہاتھ کی پشت زور سے اُس کے کندھے پر مارا اُس کے برابر سے گزر گئی جبکہ اُس کا تپا ہوا انداز احناف کو مزہ دے گیا تھا۔۔۔

کیا ہو رہا تھا یہاں؟ حیات احناف کے پاس آتی مسکرا کر بولی "

کچھ نہیں تم بتاؤ کیک کھایا؟ احناف نے جواباً مسکرا کر کہا

ہاں میں نے کھایا پر لگتا ہے آج تمہیں کیک زیادہ پسند آگیا ہے۔۔۔ حیات کا اشارہ اُس کے ہاتھ کی طرف تھا۔

نہیں یہ تو میں ایڈیٹیوڈ گرل کے لیے لایا تھا جس نے کھانے سے صاف انکار کر دیا۔۔۔ احناف سر جھٹک کر بولا

تارا نام ہے اُس کا۔۔۔۔۔ حیات نے بتایا

آئے نو۔۔۔ احناف نے اُس کو دیکھ کر کہا

تم اُس کا نام نہیں لیتے تو مجھے لگا شاید تم بھول گئے ہو اُس کا نام۔۔۔۔۔ حیات اُس کے ہاتھ میں موجود کیک کو لیکر بولی

ایسا بھی نہیں اب۔۔۔۔۔ احناف نے کہا

ایس

حیات کچھ کہنے والی تھی جب اچانک آس پاش ہلچل مچ گئی تو سب کا دھیان اُس کی طرف گیا۔

جہاں یہ لڑکی ہو وہاں سکون کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ حیات نے تارا کو کسی لڑکے کے ساتھ بحث کرنا دیکھا تو کوفت سے بڑبڑائی تھی مگر احناف کے تاثرات یکدم تن گئے تھے۔۔۔ "تبھی لمبے لمبے ڈگ بھرتا اُن کی طرف آیا

کیا ہو رہا ہے؟ احناف اُن دونوں کے پاس کھڑا ہوا"

کچھ نہیں یار میں بس اِن کو ڈیٹ کی آفر کر رہا تھا۔۔۔ ایک لڑکا تارا پہ نظریں جمائے بولا تو احناف کے ماتھے پر بلوں کا جال بچھ گیا تھا۔۔۔ "جبکہ تارا سخت ناگواری سے اُس کو دیکھ رہی تھی

اگر بکواس ہو گئی ہو تو سائیڈ پہ ہو جاؤ۔۔۔ تارا نے غصے سے کہا

ارے آپ

آآہ آہ

وہ تارا کے کندھے پر ہاتھ رکھتا کچھ کہنے والا تھا جب احناف درمیان میں اُس کا ہاتھ روک کر مڑور چکا تھا جس پر اُس لڑکے کے منہ سے چیخ بے ساختہ نکلی تھی۔۔۔

"پارٹی میں موجود ہر کوئی چہ مگوئیاں کرنے کے ساتھ ساتھ اُن کو دیکھ رہے تھے"

تمہاری میں جان لے لوں گا سالے۔۔۔۔

احناف ہوش کر و کچھ کر رہے ہو تم۔۔۔۔ احناف دوبارہ اُس لڑکے کو مارنے کے لیے بڑھنے والا تھا جب حیات نے جلدی س اُس کو روکا

تارا آریو او کے؟ از لان شک میں کھڑی تارا کے پاس آیا

ہاں۔۔۔۔ میں۔ ٹھیک ہوں۔۔۔۔ ٹھیک ہوں میں۔۔۔۔ تارا جیسے نیند سے جاگی

تمہیں گھر جانا چاہیے۔۔۔۔۔ از لان کو وہ ٹھیک نہیں لگی۔

حیات تم درمیان میں مت آؤ تمہیں نہیں پتا اس نے کیا بکواس کی

ہے۔۔۔۔۔ احناف کا غصے سے بُرا حال ہوا تھا۔

ہمارے گیسٹ ہیں احناف تم اپنے کمرے میں چلو۔۔۔ حیات نے زبردستی اُس کو اپنے ساتھ گھسیٹا

میں گھر جانے والی تھی جب سیم راستے میں آیا۔۔۔۔۔ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتی "تار نے جواب دیا

میں بھی گھر جانے والا ہوں آؤ تم بھی۔۔۔۔۔ از لان نے کہا تو اُس نے سر اثبات میں ہلایا آؤ بیٹھو اور پانی کا گلاس پیو۔۔۔۔۔ حیات اُس کو کمرے میں لاتی بیڈ پر بیٹھا کر بولی تو احناف نے اپنا سر جھٹکا

تمہارا غصہ بہت خراب ہے احناف کبھی کبھی آتا ہے مگر سانس خشک ہو جاتا ہے ہمارا۔۔۔۔۔ حیات پانی کا گلاس اُس کے ہاتھ میں دیتی برابر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

وہ شخص ہمارے گھر میں کھڑا ہمارے خاندان کی عزت میں ہاتھ ڈالنے والا تھا۔۔۔۔۔ احناف تنے ہوئے تاثرات سے بولا

ایسے واقعات بس تارا کے ساتھ ہوتے ہیں احناف کیونکہ وہ جس فیلڈ میں ہے وہاں لڑکیوں کو عزت نہیں ملتی۔۔۔ حیات نے کہا تو احناف نے لب بھینچ لیے

میں دادا سے بات کروں گا۔۔۔ احناف نے کہا تو حیات چونک کر اُس کو دیکھنے لگی کیا کہو گے تم؟ حیات نے پوچھا

یہی کے اپنی نواسی کو گھر میں بیٹھائے۔۔۔ احناف اپنے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیے بولا

کم آن احناف تمہیں لگتا ہے دادا جان تمہاری بات سن لے گے؟ حیات کا لہجہ تمسخرانہ تھا

اُن کو بس سُننا نہیں بلکہ ماننا بھی ہو گا۔۔۔ احناف کا لہجہ مضبوط تھا۔۔۔ "حیات بھی جواب میں کچھ کہنے والی تھی جب اُس کی نظر ڈریسنگ ٹیبل پر گئی جہاں تارا کا احناف کو دیا گیا گفٹ پڑا تھا اور باقی تحائف کمرے میں موجود ایک ساتھ صوفے پر پڑے تھے "جس میں اُس کا دیا گیا گفٹ بھی شامل تھا۔

یہاں میرا تحفہ ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔۔ حیات نے کہا تو احناف نے اُس کی نظروں کے
تعاقب میں دیکھا

تسلیم ("میڈ") کو سارے تحائف دیئے تھے کہ وہ رکھ آئے۔۔۔۔۔ احناف بالوں
میں ہاتھ پھیر کر بولا

چیک کروں کیا ہے اس میں۔۔۔۔۔ حیات کسی خیال کے تحت تاراکا پیک شدہ گفٹ اٹھایا
اور اُس کو کھولنے لگی۔۔۔۔۔

پرفیوم؟ گفٹ کھول کر حیات حیران ہوئی

حیران کیوں ہو رہی ہو اتنا؟ پرفیوم ہے تاج محل کے کاغذات نہیں۔۔۔۔۔ احناف کو
اُس کا حیران ہونا سمجھ نہیں آیا تبھی بولا

یہ تمہارا فیورٹ پرفیوم ہے جو بہت ایکسپینسو ہوتا ہے اور تمہیں پتا ہے میں خود تمہیں
یہ دینا چاہتی تھی مگر یہ مجھے نہیں ملا۔۔۔۔۔ حیات واپس بیڈ پر آتی اُس کو بتانے
لگی "احناف کے آخری الفاظ جبکہ اُس نے انکوریے تھے۔۔۔۔۔"

تم اپنا گفٹ لاؤ دیکھوں تو سہی اُس میں کیا ہے؟ احناف نے مسکرا کر کہا
لاتی ہوں مگر یہ تم استعمال نہ کرنا۔۔۔ حیات نے پرفیوم کی طرف اشارہ کیا
کیوں؟

کیونکہ تمہاری ہونے والی بیوی بول رہی ہے ایسا تو بس "کیوں" کی گنجائش نہیں
نکلتی۔۔۔ حیات اتر کر بولی

اچھا اب تم اپنا گفٹ تو لاؤ۔۔۔ احناف مسکرا کر بولا تو حیات بھاگ کر اپنا گفٹ
صوفے سے اٹھانے لگی اور وہ ہاتھ میں لیے احناف کے طرف آ کر اُس کے کندھے پر
سر رکھ کر بیٹھ گئی جبکہ احناف اُس کا گفٹ کھولنے لگا۔

واہ۔۔۔۔ احناف نے حیات کے پیک شدہ گفٹ کا کور کھولا تھا اُس کے فیورٹ رنگ کی
ٹی شرٹ کے ساتھ ایک کافی کا کپ تھا جس میں "حیات" نام لکھا ہوا تھا اور ساتھ میں
فریم بھی تھا جس میں اُن دونوں کی بچپن سے لیکر آج تک کی کئی تصاویریں اُس میں
چسپاں تھی جس کو دیکھ کر احناف مسکرایا تھا۔

پسند آیا تمہیں؟ حیات نے متجسس لہجے میں اُس سے پوچھا

ہاں بہت خوبصورت ہے یہ۔۔۔۔۔ احناف نے مسکرا کر تعریفی انداز میں کہا

میں تو بس یہ دعا کر رہی تھی کہ میرا دیباگیا گفٹ ہر ایک سے الگ اور اسپیشل

ہو۔۔۔۔۔ حیات فضا میں گہری سانس چھوڑ کر بولی

تمہارا تحفہ واقع میں بہت اسپیشل ہے اس میں ایسی پکچرز بھی ہیں جو واقعات میں

سرے سے بھول چکا ہوں تم نے تو بچپن کی یادیں تازہ کر دی۔۔۔۔۔ احناف نے کسی

ٹرانس کی کیفیت میں کہا تو حیات کے چہرے پر گہری مسکراہٹ نے احاطہ کیا

میں جانتی تھی تمہارے پاس ان میں سے زیادہ تصویریں نہیں ہوگی مگر پتا ہے کیا

میرے پاس تم سے وابستہ ہوئی ہر چیز موجود ہے میں نے اُس کو بہت چاہ سے سنبھال

کر رکھا ہے اور ہمیشہ سنبھال کر رکھوں گی۔۔۔۔۔ حیات اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر

بولی تو احناف بس اُس کو دیکھتا رہ گیا

ایک بات پوچھوں؟ احناف نے اُس کو دیکھ کر کہا

ہزار پوچھو۔۔۔۔۔ حیات نے کھلے دل سے اجازت دی

تم مجھ سے اتنی محبت کیوں کرتی ہو؟" مجھ میں ایسا بھی کیا ہے جو تمہارا دل مجھ پر
آیا۔۔۔۔۔ احناف کے لہجے میں اُلجھن تھی جس کو محسوس کرتی حیات بے ساختہ
مسکرائی

محبتیں بے وجہ ہوتیں ہیں مجھے تم سے بہت پیار ہے کیونکہ مجھے میری زندگی میں ایک
جنونی اور پوزیسیو مرد چاہیے تھا "تمہیں پتا ہے احناف جب تم سترہ سال کے تھے اور
تارا کو کسی نے ہراس کرنا چاہا تو تم نے اُن لوگوں کا حشر نشر کر دیا تھا تب سے میں تارا
کی جگہ خود کو امیجن کرتی ہوں کہ اگر تم اُس کے لیے اتنا پاگل ہو سکتے ہو تو میرے
لیے کتنا ہو گے۔۔۔؟ میں تو تمہاری دوست ہوں اور جیون سا تھی بننے والی ہوں۔۔۔۔۔
حیات مسکرا کر کہتی اُس کے گلے لگی تو احناف چُپ رہا شاید اُس کے پاس کچھ بولنے
کے لیے نہیں تھا

اچھا سُنو۔۔۔۔۔ حیات نے اپنا سر اُس کے سینے سے اٹھایا

ہمم کہو؟ احناف نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

آج ڈنر باہر کرے اور ڈنر کے بعد لونگ ڈرائیو پر بھی؟ حیات نے پر جوش لہجے میں کہا

آج؟ احناف نے پریشانی سے اُس کو دیکھا

ہاں آج کیوں کیا کچھ مسئلہ ہے؟ حیات نے اُس کو دیکھا

میں کچھ اچھا فیل نہیں کر رہا آرام کرنا چاہتا ہوں "ڈنر اور لونگ ڈرائیو کا پلان ہم کسی

اور دن کرتے ہیں۔۔۔۔ احناف نے کہا

اچھا چلو کوئی بات نہیں۔۔۔ حیات نے اُس کی حالت کے پیش نظر کوئی بحث نہیں کی

جس پر احناف نے سر کو جنبش دی



تارا گھر آنے کے بعد سیدھا اپنے کمرے میں آئی تھی جہاں اندھیرے نے اُس کا

استقبال کیا تھا بس ایک زیر و بلب تھا جو روشن تھا "اور اس وقت اُس کو جتنی تھکاوٹ

محسوس ہو رہی تھی اُس نے ہنوز ویسے ہی جیسی اپنی حالت تھی بیڈ پر بے سُدھ لیٹ

گئی تھی "جب اُس کو اچانک احساس ہوا کہ کمرے میں اُس کے علاوہ بھی کوئی تھا جو اب اُس کے پاؤں کے پاس جھکا اُس کے سینڈل کی اسٹریپ کھول کر اُتار رہا تھا۔۔۔ یہ دیکھ کر تار نے اپنا پاؤں کھینچنا چاہا مگر اُس شخص نے کوشش کو ناکام بنا دیا جبھی تار نے بھی مزید بحث نہیں کی اور کروٹ کے بل لیٹ گئی۔۔۔" کچھ ہی وقت میں تار کو اپنا آپ اُس کے حصار میں محسوس ہوا تو وہ اُس کی طرف کروٹ لیتی پیچھے کی جانب اُس کو دھکیلنے لگی تو جواب میں وہ شخص اُس کے دونوں ہاتھوں کو اپنی قید میں لے گیا۔۔۔ "کتنا ہی وقت وہ دونوں آپس میں خاموشی کی لڑائی لڑتے رہے جس پر آخر تنگ ہو کر تار نے زیر و بلب کی روشنی میں اُس کو گھورا

چھوڑو مجھے اور جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔ تار کے لہجے میں آج جھنجھلاہٹ صاف محسوس کی جاسکتی تھی

آج نہیں۔۔۔ وہ اُس کے کان کے پاس سرگوشنی نما آواز میں بولا تو تار کو اُس کے ارادے ٹھیک نہیں لگے

میں بھی بہت تھک گیا ہوں " سالوں سے تم نے انتظار کی سولی پر لٹکائے رکھا ہے مگر آج نہیں آج میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔۔۔ وہ اُس کا ماتھا چھو کر بولا تو تارا کا گلا خشک ہوا تھا اُس نے تنبیہ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھا جس پر کوئی فرق نہیں پڑا تھا اور لمحے بھر میں اپنا حصار اُس پر تنگ کیا تھا۔۔۔ "جس پر تارا بے بس ہوئی تھی۔۔۔"



جتوئی ویلا میں سلطان کے ساتھ ساتھ حیات اور احناف کی شادی کی تیاریاں بھی زور شور سے شروع ہو چکی تھیں۔۔ "جیسے جیسے شادی کا دن قریب آتا جا رہا تھا ویسے ویسے حیات کے پاؤں زمین پر نہیں ٹک رہے تھے اُس کے چہرے پر آجکل الوہی چمک ہوا کرتی تھی اور وہ خود کو بہت خوش قسمت سمجھتی تھی کہ اُس نے جس کو چاہا اُس کو پالیا

[illegible]

جان نکالنے کا ارادہ ہے کیا؟ اور تم ایک دن میری جان نکال کر دم لو گی۔۔۔ اُس کے کچھ بولنے سے پہلے دوسری طرف سے آواز اُبھری تھی کیونکہ اُس رات کے بعد تارا اُس کو بھی نظر انداز کرنے لگی تھی اُس نے ہر ممکن کوشش کی تھی تارا کو منانے کی پر تارا کو اچانک کیا ہو گیا تھا جو وہ اُس کی کوئی بھی بات سُننا تک گوارا نہیں کرتی تھی۔

کیوں کال کی ہے؟ تارا نے سنجیدگی سے بس اتنا کہا

اپنی ٹون دیکھو۔۔۔ وہ ناگواری سے بولا اُس کو تارا کے بات کرنے کا انداز پسند نہیں آیا تھا یہاں وہ پل پل اُس کی ناراضگی کا سوچ کر تڑپ رہا تھا اور ایک وہ تھی جس کو شاید اُس کی حالت کا اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

میں ایسی ہی بات کرتی ہوں۔۔۔ تارا نے بتایا

روٹھی ہوئی محبوبہ کب تک رہو گی آئے مس یو اور جو اُس دن ہوا اُس میں کچھ غلط نہیں تھا۔۔۔ وہ سنجیدگی سے بولا

میں ان چیزوں کے لیے ابھی راضی نہیں تھی۔۔۔ تارا نے بھی جواباً سنجیدگی سے کہا راضی نہیں تھی یا اب تک مجھ پر اعتبار نہیں ہوا تھا؟ وہ بولا تو تھا مگر لہجے میں ایک عجیب سی بے بسی تھی اور زمان بھر کی تھکاوٹ جیسے بس اُس کے ایک جملے نے لے رکھی تھی۔۔۔۔۔

یہی سمجھ لو۔۔۔۔۔ تارا نے محض یہ بولی

میں تمہیں عشق کی حد تک چاہتا ہوں وہ تمہیں کیا نظر نہیں آتا؟ وہ جیسے تھک گیا تھا
اپنی محبت کا یقین دلاتے دلاتے

ایک رات میں لگتا ہے مجھ سے جی بھر گیا ہے۔۔۔ اُس کا لہجہ محسوس کیے وہ طنز ہوئی
تھی

فضول مت بولا کرو تم جانتی ہو میں تمہیں کتنا چاہتا ہوں۔۔۔ وہ جیسے تڑپ اٹھا تھا
مجھے ثبوت چاہیے تمہاری محبت کا تمہاری اُس چاہت کا جو مجھ سے عشق کی حد تک
ہے۔۔۔ تار نے چیلنج کرنے والے انداز میں کہا

تمہارے لیے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔ وہ پُر عزم لہجے میں بولا
ٹھیک ہے تو وہ اب دن قریب آگیا ہے جب تمہیں اپنا آپ منوانا ہے۔۔۔۔۔ تار نے
کہا

میں تیار ہوں۔۔۔۔۔ "بس تم اپنی ناراضگی ختم کر لوں۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے بولا تھا

ٹھیک ہے۔۔۔ تارا پہلی بار مسکرائی تھی

تو میں آجاؤں تمہیں پک کرنے ایک عرصہ ہو گیا ہے جیسے تمہارے ساتھ کھلی فضا
میں سانس نہیں لیا۔۔۔ اُس نے کہا

آجاؤں میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔ تارا نے وال کلاک میں وقت دیکھ کر کہا
میں جلدی آتا ہوں۔۔۔ وہ بولا تو تارا نے کال ڈراپ کر دی اور آنے والے وقت کے
بارے میں سوچنے لگی تو اُس کی آنکھوں میں ایک الگ سی چمک آنے لگی۔۔۔



سجنا ہے مجھے سجنا کے لیے۔۔۔

حیات گانا گنگناتی اپنا عکس آئینے میں دیکھنے لگی "وہ آج پور پور احناف کے لیے سچی"
تھی اُس کی خوشی کا آج کوئی ٹھکانہ نہیں تھا "بس کچھ پل کا انتظار پھر ہر لحاظ سے وہ
احناف کی اور احناف کو اُس کا ہو جانا تھا۔۔۔

السلام علیکم دولہن صاحبہ۔۔۔۔۔ سول مول مول فضا یہ سب ایک ساتھ اُس کے کمرے میں داخل ہوئیں

وعلیکم السلام کہاں غائب تھی تم سب اور بتاؤ میں کیسی لگ رہی ہوں؟ حیات گول گول گھومتی ہوئی اُن سے پوچھنے لگی۔

نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی ہو بس اللہ تمہیں نظر بد سے بچائے۔۔۔۔۔ سول نے کہا تو اُس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ نے احاطہ کیا

بارات آگئی ہے؟ حیات نے بے چینی سے پوچھا

لڑکی صبر کرو ابھی تو ہم نے سلطان بھائی کے نکاح میں جانا ہے اُس کے بعد پھر تمہارا نمبر آئے گا۔۔۔۔۔ سول اُس کو مصنوعی گھوری سے نواز کر بولی

اففف کاش میں بھی نکاح اٹینڈ کر پاتی۔۔۔۔۔ حیات کو افسوس ہوا

تم بس اپنی خوشی کو محسوس کرو۔۔۔۔۔ اس بار مول نے کہا

تمہارے چہرے کی بتی کیوں گل ہے۔۔۔؟ سول نے اُس کو چھیڑا

ایسا کچھ نہیں میں باہر انتظار کر رہی ہوں تم لوگ آجانا۔۔۔ سول سنجیدگی سے اُن کو کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

تم تو میرے پاس رہو گی نہ؟ حیات نے فضا سے پوچھا

بلکل آپ میں آپ کے ساتھ رکنے والی ہوں۔۔۔ فضا نے مسکرا کر بتایا تو حیات نے شکر کا سانس لیا

تم یہی بیٹھ کر احناف کے خیالوں میں ڈوب جاؤ ہم تب تک سلطان بھائی کے نکاح سے ہو آئے۔۔۔ سول شرارت سے اُس کو کہہ کر چلی گئی تو حیات مسکرائی

بیٹھ جائے آپ۔۔۔ فضا نے اُس کو بیٹھنے کا اشارہ دیا تو وہ اپنا لہنگا سنبھالتی آرام سے بیٹھ گئی۔۔۔۔



ماشا اللہ

ماشا اللہ بہت پیارے لگ رہے ہو۔۔۔۔۔ بینش بیگم احناف کا صدقہ اُتار کر بولی تو وہ
محض مسکرایا

کیا ہوا خوش نہیں ہو؟ الطاف صاحب نے جانچتی نظروں سے اُس کو دیکھا
کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ احناف خوش کیوں نہیں ہو گا آخر کو جو یہ چاہتا تھا وہ
ہونے جا رہا ہے۔۔۔۔۔ احناف کے بجائے بینش بیگم نے جواب دیا تھا
چلیں؟ احناف نے بس یہ کہا

ہاں چلو بھی بارات کا ہی انتظار ہو گا اب وہاں۔۔۔۔۔ بینش بیگم بھی جھٹ سے بولیں
شادی بہت بڑی زمینداری ہے احناف جس کو اب تم نے پوری عمر سنبھالنا
ہے۔۔۔۔۔ احناف باہر نکلنے لگا تو الطاف صاحب نے کہا

میں جانتا ہوں ڈیڈ۔۔۔۔۔ احناف سنجیدگی سے اُن کو جواب دیتا باہر نکلتا چلا گیا



مہرون رنگ کے گھٹنوں تک آتے فراق زیب تن کیے ہونٹوں پر ڈراک لپ اسٹک لگائے تارنے ایک سنجیدہ نظر آئینے میں ابھرتے اپنے عکس پر ڈالی پھر ڈریسنگ ٹیبل سے جھمکے اٹھا کر باری باری اپنے کانوں پر ڈالے اُس کے بعد وہ چوڑیاں اپنی خالی کلائی میں ڈالنے والی تھی جب کوئی اُس کے کمرے میں آیا

ازلان؟ اپنے پیچھے ازلان کو کھڑا پایا تو سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا
بارات آگئی ہے نکاح شروع ہونے والا ہے۔۔۔۔۔ ازلان نے سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر بتایا تو تارا کے چہرے پہ اب مسکراہٹ آئی تھی
آپ چلے میں آتی ہوں۔۔۔۔۔ ڈریسنگ ٹیبل کے ڈرار کو کھول کر اُس میں موجود
ڈائری پر ایک نظر ڈالے تارنے کہا

میں یہی ہوں آجانا تم بھی۔۔۔ ازلان نے کہا تو تارا خود پر ایک آخری نظر ڈالے
ازلان کے ساتھ ہال میں منعقد کی گئی تقریب میں جانے لگی۔ "تو اُس کے کانوں میں
قاری صاحب کی آواز آئی۔

احناف الطاف ولد الطاف اُسما عیل آپ کا نکاح "حیات اختر ولد اختر اُسما عیل سے کیا" جاتا ہے "کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔۔"

یہ سن کر تارا کے چہرے پر طنز مسکراہٹ اُبھری تھی اُس نے پاس سے گزرتے ویٹر کے ہاتھوں میں موجود ڈرے سے کول ڈرنک اُٹھایا اور قدم قدم چلتی اسٹیج کے نزدیک جاتی گئی۔۔۔۔

جبکہ قاری صاحب کی آواز سن کر احناف بے وجہ بس اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگا اُس کے پاس بیٹھی حیات کارواں رواں احناف کے جواب کا منتظر تھا باقی سب بھی مسکرا کر اُن دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے!!؟

قاری صاحب نے دوسری بار احناف سے پوچھا تو اسٹیج کے عین پاس کول ڈرنک کا گلاس ہاتھ میں پکڑے تارا زیر لب مسکرائی اور ایک گھونٹ بھر کر دلچسپ نظروں سے وجاہت سے بھرپور احناف کو دیکھا جو شاید اضطراب کی کیفیت کا شکار تھا باقی

سب اُس کے جواب کہ منتظر تھے سب کو اُس کی خاموشی اب کھٹک رہی تھی اور جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا اُس کی خوشی کی انتہا نہیں رہی تھی وہ اپنی خوبصورت نیلی آنکھوں میں چمک لیے بے چینی سے احناف کو دیکھنے لگی کیونکہ جو وہ سُنا چاہتی تھی اب انتظار کی گھڑیاں اُس کو جیسے کاٹنے لگی۔۔۔۔ "انتظار اب طویل ہوتا محسوس ہو رہا تھا جواب مزید وہ برداشت نہیں کر پار ہی تھی۔

دوسری جانب خود پہ نظروں کا ارتکاز محسوس کر کے احناف نے بھی سر اٹھایا تو نظر سامنے کھڑی تارا پہ گئی تو اُس کو اپنا گلا خشک ہوتا محسوس ہوا بے ساختگی کے عالم میں اُس نے اپنی واسکٹ کا اُپری بٹن کھولا جیسے بڑھتی ہوئی گھٹن کا احساس کم کرنا چاہا ہو " مگر جانے یہ کیسی گھٹن تھی جو بڑھتی جا رہی تھی اور بس بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔

میری جان قاری صاحب کچھ پوچھ رہے ہیں۔۔۔ بینش بیگم نے اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر آہستگی سے کہا تو وہ ضبط سے آنکھیں میچ کر کھولتا اپنے ساتھ فاصلے پہ بیٹھی

حیات کو دیکھا جس کی خوشی سے وہ اچھے سے واقف تھا پھر سب لوگوں کو دیکھنے لگا جو اُس کی خاموشی پہ سب چہ مگوئیاں کرنے لگے تھے۔۔۔

کہہ دو سب کے سامنے کہ "قبول نہیں"۔۔۔ تارا اُس کو دیکھ کر بڑبڑائی تو اُس کے پاس کھڑے از لان نے اُس کو دیکھ کر گہری سانس خارج کی تھی۔۔۔ قبول ہے۔۔۔۔۔

احناف اچانک ایک فیصلے پہ پہنچ کر بولا تو جہاں سب کے اندر خوشی کی لہریں ڈور گئی تھی وہی کچھ دیر قبل خوشی اور چمک لیے تارا کی آنکھیں ساکت و جامد ہوئی تھی وہ حیرت اور بے یقین نظروں سے احناف کو دیکھنے لگی "ایسا تو اُس نے نہیں چاہا تھا اور نہ سوچا تھا پھر یہ کیسے ہو گیا اُس کو اپنے قدموں سے جان جاتی محسوس ہوئی وہ اپنی آنکھوں میں عجیب تاثرات سجائے احناف کو دیکھنے لگی تو اُس نے اپنے چہرے کا زاویہ بدل کر آنکھوں میں آتی نمی کو پیچھے کی جانب دھکیلا تھا "اگر اُس کے دو بول سُن کر کوئی ٹوٹا تھا تو یہ کہتے ہوئے بھی وہ ہزار بار مرا تھا۔۔۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے!!؟"

قاری صاحب نے تیسری بار پوچھا جو احناف کے لیے دوسری بار تھا

!!! قبول ہے۔۔۔

احناف نے پھر سے اپنی رضامندی تھی تو حیات کو اپنا آپ ہواؤں میں اڑتا محسوس ہوا جبکہ تارا کے قدم اب لڑکھڑائے تھے وہ گر بھی جاتی اگر پاس کھڑے از لان نے اُس کو تھامنا ہوتا تو

!!! قبول ہے۔۔۔

تیسری بار احناف کا قبول ہے کہنا تھا اور چُھن کی آواز سے اُس کے ہاتھوں میں موجود شیشے کا گلاس فرش پر گرتے کرچی کرچی ہو گیا تھا "کرچی تو اُس کا دل بھی ہوا تھا مگر ستم یہ تھا کہ اپنے دل کے ٹوٹنے کی آواز بس وہ خود سُن سکتی تھی کسی اور کو سُنا نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

جہاں ہر ایک کے مبارکباد کا شور اٹھاتا تھا وہی تارا کو لگا جیسے اُس کا دل بندہ ہو جائے گا"
... وہ ساکت پتلوں سے یک ٹک احناف کو دیکھتی اپنے قدم پیچھے لے جانے لگی

تارا۔۔۔ از لان نے اُس کو اُلٹے پاؤں جاتا دیکھا تو آواز دی مگر تارا نے ہاتھ کے
اشارے سے اُس کو کچھ بھی کہنے سے باز رکھا اور اپنی آنکھوں سے بہتے گرم سیال کو
بے دردی سے صاف کرتی وہ باہر کو بھاگی تھی "حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے
از لان نے اُس کے پیچھے جانا چاہا مگر عین وقت پر اصغر صاحب اُس کے سامنے کھڑے
ہوتے کام بتانے لگے تو وہ لب بھینچ کر وہی رُک گیا تھا۔۔۔۔

مبارک کو چھوٹے میاں۔۔۔۔

بھائی ایک منٹ پلیر۔۔ "سلطان گر مجوشی سے اُس کے گلے لگنے والا تھا جب احناف
اُس کو روکتا خود بھی اسٹیج سے اترتا باہر کا رخ کیا تو کسی نے بھی اُس کے جانے کا خاص
نوٹس نہیں لیا تھا کیونکہ ہر کوئی آپس میں مبارکباد دینے میں مصروف تھا بس ایک
سلطان تھا جس کو اُس کا انداز کھٹکا تھا مگر وہ بھی نظر انداز کر گیا تھا۔

ندین

رُکو میری بات سُنو ایک بار۔۔۔۔۔ تارا گاڑی میں بیٹھ کر جیسے ہی دروازہ لاک کیا جمبی
احناف بھاگ کر اُس کے پاس آتا گاڑی کا شیشہ نوک کرنے لگا مگر تار نے ایک نظر
اُس پر ڈالنا ضروری نہیں سمجھا

باہر آؤ نین پہلے میری بات سُنو۔۔۔۔ احناف نے پوری قوت سے اپنا ہاتھ شیشے پر مارا تھا مگر تارِ اپر کوئی اثر نہیں ہوا تھا وہ بس اسٹیئرنگ ویئر پر اپنے ہاتھ کا دباؤ بڑھاتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کی تو جو کیدار نے جلدی سے گیٹ کھُولا تھا۔۔

شِط

شش

اپنے ہاتھ کی مٹھی کو دوسرے ہاتھ پر غصے سے مارتا احناف بھی جلدی سے ایک گاڑی میں بیٹھ کر اُس کے پیچھے جانے کی نیت سے باہر کی طرف گاڑی زن سے بھگائی

سُنسان سڑک پر تارا کی گاڑی ہواؤں سے بات کرتی ڈور رہی تھی "دوسری طرف اُس کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کرتا حنا نے بھی اپنی گاڑی کو فُل اسپید پر چھوڑا تھا۔۔۔

نین اسٹاپ داکار۔۔۔۔۔ بلاخر اُس کے برابر گاڑی چلاتا حنا نے اُونچی آواز میں اُس سے کہا تھا مگر تارا تو جیسے بہری بن گئی تھی وہ ایک ہاتھ سے بار بار اپنے آنسوؤ کو صاف کرتی نامعلوم راستوں پر گاڑی چلاتی آئی تھی اُس کو تو یہاں تک پہنچتے ہوئے یہ اندازہ بھی نہیں ہوا تھا کہ کتنی بار اُس کا خطرناک ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا اُس کے اندر تو بس اس وقت ایک آگ تھی جس میں وہ خود کو جلتا ہوا محسوس کر رہی تھی اور خود کے ساتھ وہ پوری دُنیا کو بھی جلانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

اگر ایسا ہے تو ایسے ہی سہی آؤ اور میری گاڑی کو ٹھوک دو تم۔۔۔ حنا نے جب دیکھا تارا اُس کی کوئی بھی بات سُننے کے حق میں نہیں تو اُس نے بنا انجام کا سوچے موڑ کاٹ کر اپنی گاڑی کو اُس کی گاڑی کے سامنے کھڑا کر دیا تھا اور یہ سب اتنا اچانک ہوا

تھا کہ تارا کو کچھ سمجھنے اور سوچنے کا موقع تک نہیں ملا تھا اُس کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا تھا تو دوسرا جا رہا تھا مگر جلدی وہ اپنے حواسوں پر قابو پا لے کر ایک پر اپنے پاؤں کا دباؤ بڑھایا تھا اُس نے اپنی گاڑی کو سائیڈ پر کرنا بھی چاہا تھا مگر بُری طرح سے ناکام رہی۔

تارا کی گاڑی بس تھوڑی دور رُکی تھی ورنہ اگر گاڑی اِن بیلنس ہوتی تو کوئی شک نہیں تھا کہ اُس کی گاڑی کا ٹکراؤ بُرے طریقے سے احناف کی گاڑی کے ساتھ ہو جاتا۔۔۔۔

باہر آؤ۔۔۔ احناف جلدی سے اپنی گاڑی سے اترتا تارا کے سر پر کھڑا ہوا مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔ تارا نے پہلی بار لب کُشائی کی نین

نام نہ لومیرا۔۔۔ احناف کچھ کہنے والا تھا جب تارا نے ضبط سے کہا باہر آؤ تم۔۔۔ احناف نے سخت انداز اپنایا تو تارا نے سپاٹ نظروں سے اُس کو دیکھا

پلیز۔۔۔۔۔ احناف کے لہجے میں التجا تھی جس کو محسوس کیے تار نے ناچاہتے ہوئے
بھی گاڑی کا دروازہ کھولا تو احناف کی جان میں جیسے جان آئی تھی۔

ہاتھ مت لگانا مجھے۔۔۔۔۔ احناف اُس کی طرف بڑھنے لگا تو تار نے درمیان میں اُس کو
روک لیا

مجھے کچھ بولنے کا موقع تو دو۔۔۔۔۔ احناف اُس کو دیکھ کر عاجزی سے بولا
مجھے تمہاری چیز لا سنز نہیں سُننی مجھے پتا ہے تم کیا کہو گے تم کہو گے نین مجھے حیات
سے محبت ہو گئی تھی مجھے پتا نہیں چلا اور کب ہماری دوستی محبت میں بدل گئی مجھے
احساس تک نہیں ہوا۔۔۔۔۔ تار اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر طنز سے بھرپور لہجے میں
بولی تو احناف بے یقینی سے بس اُس کو دیکھتا گیا

میں نے محبت ایک بار کی ہے۔۔۔۔۔ احناف نے سنجیدگی سے کہا

حیات سے۔۔۔۔۔ تار اُرُخ موڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔

صرف تم سے۔۔۔۔۔ احناف نے اُس کا اُرُخ اپنی طرف کیا

مجھ سے تم نے وقت گزاری کی ہے احناف جتوئی اصل محبتیں نچھاور تو کسی اور پر کرنے والے ہو تم "میں تم پر اعتبار کرنا نہیں تھی چاہتی اور نہ تمہاری باتوں میں بہکنا چاہتی تھی مگر تم نے جان کر مجھے اٹینشن دی مجھے وہ سب کچھ دیا جس کی مجھے ضرورت تھی اور بعد میں بتا دیا کہ تم بھی باقیوں جیسے ہو "میرا کیا ہے میں تو بچپن سے عادی ہوں مجھے تو بچپن سے کچھ نہیں ملا پہلے ماں باپ پھر بہن سب کے سب مجھے تنہا چھوڑ گئے کسی کو تارا کی ضرورت نہیں تھی تارا ایک فالتو چیز ہے جو کسی فُٹبال کی طرح یہاں سے وہاں بس گھومتی رہتی ہے جو بھی آتا ہے یا وہ جس کے راستے میں آتا ہے کیک مار کر چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔ تارا بھگے لہجے میں بولی

ایسا نہیں ہے۔۔۔۔۔ احناف نے اُس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالوں میں بھرا ایسا ہی ہے تم مزید مجھے دھوکہ میں نہیں رکھ سکتے مجھے پتا چل گیا کہ تم پر اعتبار کر کے میں نے اپنی زندگی میں کتنی بڑی غلطی کی ہے تم جھوٹے ہو "تمہاری وہ ساری کہی باتیں جھوٹی ہیں" تمہارا پیار جھوٹا ہے سب سے بڑی بات تم ایک وعدہ خلاف شخص

[illegible]

میں نے تمہیں دھوکہ نہیں دیا تارا میں حیات کے ساتھ مزید بُرا نہیں کر سکتا تھا اُس کی کوئی غلطی نہیں ہے وہ تو بے قصور ہے۔۔۔ احناف گھٹنوں کے بل اُس کے پاس بیٹھ کر بولا تو تارا کا سسکیاں لیتا وجود تھما تھا اور وہ نظریں اٹھائے بے مقصد کتنا ہی وقت بس احناف کا چہرہ دیکھنے لگی جیسے کچھ کھوجنا چاہ رہی ہو۔۔۔۔۔

اوو سہی کہتے ہیں لوگ کہ نکاح کے دو بول میں بہت تاثیر ہوتی ہے اب تو نتیجہ بھی
میرے سامنے ہے وہاں تم نے دو لفظ بولیں اور یہاں تمہارے اندر اُس کے لیے
محبت کا ٹھاٹھیں مار تا سمندر آباد ہو گیا۔۔۔۔۔ تارا کا انداز طنز سے بھرپور تھا جس پر
احناف بس تا سف سے اُس کو دیکھ پایا

میں نے بس دل و جان سے تمہیں چاہا ہے۔۔۔ احناف نے بکھرے لہجے میں کہا تو تارا نے اپنا سر زور سے نفی میں ہلایا

کوئی مجھ سے پیار نہیں کرتا" مجھ سے کسی کو کوئی غرض نہیں اور تم نے احناف جتنی میرا استعمال کیا تھا تمہیں مجھ سے محبت کبھی ہوئی ہی نہیں تھی۔۔۔۔ تارا ہڈیاتی انداز میں چیخی تھی اور یکدم کھڑی ہوتی پاگلوں کی طرح یہاں سے وہاں ٹھلنے لگی۔۔۔

کیا کہا؟ مجھے تم سے محبت نہیں؟ احناف جیسے بے یقین ہوا اُس نے سنا بھی تھا تو بس اُس کا آخری جملہ وہ اُس سے ہر جملے کی توقع کر رہا تھا پر شاید اس کی نہیں مگر تارا نے اُس کو دیکھ کر محض نفرت سے اپنا سر جھٹکا تھا

یہ میری محبت ہی تھی جو میں تمہاری ہر بات مانتا آیا ہوں۔۔۔ احناف اچانک اُس کا بازو دبوچ کر بولا

تم ایک دوغلے شخص ہو تم نے مجھے چیٹ کیا ہے احناف جتوئی اور مجھے تم سے نفرت ہے شدید نفرت تم نے جو کچھ کیا اُس میں تمہارا اپنا مفاد چھپا تھا میرے لیے کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔ وہ اپنا بازو آزاد کرواتی غرائی تو احناف بس اُس کو دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔ تمہیں کبھی میری محبت پر یقین آیا ہی نہیں تھا۔۔۔ احناف کی حالت کسی ہارے ہوئے جواڑی سے زیادہ بدتر تھی۔

بلکل کیونکہ پتا ہے کیا تمہاری رگوں میں بھی اُن کا خون ہے جن سے مجھے حد درجہ شدید قسم کی نفرت ہے پر میری مت ماری گئی تھی جو میں نے تم پر یقین کیا اور جواب میں تم نے مجھ سے اپنی ریجیکشن کا بدلہ اس طریقے سے لیا میرے اعتماد کو ٹھیس پہنچا کر اور میرے دل کو توڑ کر چکنا چور کر کے۔۔۔۔۔ تارا کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا کیا کچھ نہیں تھا اُس کے لہجے میں جس کو احناف محسوس کر کے تڑپ ہی تو گیا تھا۔۔۔۔۔ تم نے۔۔۔۔۔

احناف نے اُس کی طرف اشارہ کیا تو تارا اپنے گال صاف کرتی احساس سے عاری نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

تم نے مجھ سے کہا احناف حیات کا پرپوزل ایکسیپٹ کرلوں میں نے ناچاہتے ہوئے بھی اپنے دل کو مار کر تمہاری بات مان لی اور حیات کے آگے جھک گیا۔۔۔ "پھر تم نے کہا احناف اپنے اور حیات کے درمیان نزدیکیاں پیدا کرو میں ایسا نہیں چاہتا تھا مگر تمہارے لیے صرف اور صرف تمہارے لیے "نین تارا بٹ میں نے ایسا بھی کیا تم نے کہا احناف اس ڈیٹ پر اپنی اور حیات کی منگنی فکس کرو میں اُس سے منگنی نہیں تھا کرنا چاہتا تم سے ہزار بار کہا بھی پر تم کچھ سُننے کے موڈ میں تھی کہاں "جو بھی تھا میں نے وہ کیا میری او اُس کی شادی کا فیصلہ بھی تمہارا تھا تم نے جو جو مجھ سے کروانا چاہا میں نے کیا تم ایک بار کہتی کہ احناف مر جاؤ اللہ کی قسم میں بغیر وجہ پوچھے مر جاتا۔۔۔ احناف بولنے پر آیا تو بولتا چلا گیا اور آخر میں اُس کے لہجے میں عجیب بے بسی کا عنصر نمایاں ہوا تھا۔۔۔

مرنا قبول ہے تمہیں مگر حیات سے نکاح نہ کرنا قبول نہیں تمہیں "تم نے ایک بار
احناف ایک بار بھی میرا نہیں سوچا تمہیں بھی مجھ سے کوئی غرض نہیں تھا تمہیں بس
مجھے پانا تھا اور تم اُس مقصد میں کامیاب ہو گئے تھے آخر میں بس ڈرامہ کیا تم بہت کم
ظرف ہو احناف بہت کم ظرف ہو "میرے دل سے تم ایسے کھیلے جیسے ایک بچہ
دلجموئی سے اپنے کسی کھلونے سے کھیلتا ہے۔۔۔۔۔ تارا کو جیسے اُس کی کسی بات کا یقین
نہیں ہوا تھا

تم نے بہت بول دیا نین مگر میں اپنی محبت کے خلاف ایک لفظ مزید سُنوں
گا۔۔۔۔ احناف نے سنجیدگی سے کہا

محبت کی پہلے معنی جانو احناف پھر بات کرنا۔۔۔۔۔ تار انے نخوت سے سر جھٹکا
تم خود کو میری جگہ رکھو اور سوچو کیا میری جگہ ہوتی تو ایسا کرتی؟" میں کیسے حیات کو
پوری محفل کے آگے رسوا کرتا جبکہ میں خود ایک لڑکی کا بھائی ہوں۔۔۔۔۔ احناف
نے اس بار نرمی سے اُس کو دیکھ کر کہا

تم خود کو میری جگہ رکھو احناف پھر مجھ سے یہ سوال کرو "بچپن سے تم نے وہ نہیں دیکھا جو میں دیکھتی آئی ہوں" تم نے وہ سب برداشت نہیں کیا جو میں کرتی آئی ہوں تم کبھی کسی کے لمس کے لیے ترسے نہیں ہو مگر میں ترستی آئی ہوں "مجھے جب چوٹ لگتی تھی تو کوئی مرہم لگانے کے لیے میرے آگے پیچھے نہیں تھا ہوتا مگر جب ایک خروج بھی حیات یا سونپل میں سے کسی کو لگتی تو پورا گھرانہ کے آگے پیچھے رہتا تھا"

تمہاری پکار پر ہر کوئی تمہارے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے مگر میں چلا چلا کر اپنا گلا بھی خشک کر دو تو کوئی نہیں آتا میں کس جگہ پر ہوں وہ تو تم کبھی سمجھ نہیں سکتے کیونکہ تم نے کسی کو کھویا نہیں ہے پر میں نے بس کھویا ہے "کسی دل کے قریب شخص کو کھونے کا درد اُس کی تکلیف کیا ہوتی ہے یہ تم کبھی نہیں سمجھ سکتے یہ بس میں خود اکیلے سمجھ سکتی ہوں کیونکہ میں نے بس اپنوں کو کھویا ہے اور آج تمہیں بھی کھودیا۔۔۔۔۔ تارا

نے رنجیدہ آواز میں کہا تو احناف کو اُس کی آخری بات پر کچھ غلط ہونے کا احساس شدت سے ہوا تھا اُس کے گلے کی ہڈی ابھر کے معدوم ہوئی تھی۔۔۔۔۔ "اور وہ سانسیں روکتا تارا کو دیکھنے لگا

نہیں

بس احناف۔۔۔۔ احناف نے کچھ کہنا چاہا تھا جب تارا نے اشارے سے اُس کو روک

دیا

بچپن میں حیات نے میرے ٹیڈی بیئر کو ٹچ کیا تھا میں نے وہ ٹیڈی بیئر آگ میں جھونک دیا تو تم نے کیسے سوچ لیا کہ اگر تم خود کو اُس کے حوالے کرو گے اور پھر جب میرے پاس آؤ گے تو میں تمہارے لیے دروازے کھول دوں گی؟ "تم نے مجھے جاناں ہی نہیں اگر جانتے تو ایسا کبھی نہ کرتے۔۔۔۔ تارا اٹل انداز میں کہتی جانے لگی جب احناف نے اُس کے دونوں کندھے تھامے

مجھے میرے حق میں بولنے کا موقع تو دو میں نے اتنی بڑی خطا کونسی کی جو تم اتنی بڑی سزا دے رہی ہو۔۔۔۔۔ احناف اُس کو دیکھ کر بولا تو تارا طنز مسکرائی اور اپنے اور اُس کے درمیان فاصلہ قائم کیا

میرا سب کچھ اُجاڑ کر تمہیں یہ نہیں کہنا چاہیے کہ تم سے کیا ہوئی ہے خطا؟ "ایمان اور
عشق کا ایک ہی کلمہ ہے احناف

وَحَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

شرک دونوں میں ہی حرام ہے

شرک خُدا بھی برداشت نہیں کرتا تو میں تو پھر بھی بس اُن کی بندی ہوں میرے پاس
اپنا اکلوتا سہارا تھا جو میں نے تمہیں سمجھا تھا مگر اب لگ رہا ہے جیسے میں اُس سے بھی
گئی تمہیں تمہاری پیپی اینڈ نیولی ویڈنگ لائیف مُبارک ہو احناف۔۔۔ تارا بے دردی
سے اپنے آنسو صاف کر کے کہتی وہاں رُکی نہیں تھی جبکہ اُس کے الفاظوں میں جانے
کیا تھا جنہوں نے احناف کے قدموں میں زنجیریں ڈال دی تھی اور وہ چاہ کر بھی تارا
کو اس بار روک نہیں پایا تھا۔۔۔



چچی یہ احناف کہاں چلا گیا مطلب یہ زیادہ ہو گیا کہ رخصتی کے وقت دولہا ہی غائب تھا۔۔۔۔۔ بینش بیگم حیات کو لیکر احناف کے کمرے میں آئی تو حیات بولی جس پر

بینش بیگم شرمندہ سی مسکرائی

اُس کو کوئی ضروری کام پڑ گیا ہو گا تم پریشان نہ ہو میں کال کر کے اُس سے پوچھتی ہوں کہ وہ کہاں ہے۔۔۔ بینش بیگم نے اُس کو تسلی بخش جواب دیا

میں اُس سے ناراض ہوں یہ بھی بتائیے گا آپ اُس سے۔۔۔۔۔ حیات بیڈ پر اپنا لہنگا
پھیلا کر بیٹھتی اُن سے بولی

ضرور تمہیں کچھ چاہیے تو بتا دینا۔۔۔۔۔ بینش بیگم مسکرا کر بولی

جی ضرور اب تو یہ میرا اپنا گھر ہے۔۔۔۔۔ حیات چاروں اطراف اپنے کمرے پر ڈال کر بولی

کیا ہو گیا ہے امی؟ حیات نے سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھا

یہاں آؤ بیٹھو میری بات سُنو۔۔۔۔۔ منیبہ بیگم نے اُس کو اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ دیا

جی؟ حیات اُن کے پاس بیٹھی

تمہیں پتا ہے احناف نے آج بہت بڑا پراجیکٹ حاصل کیا ہے۔۔۔ منیبہ بیگم اُس کو دیکھ کر بولی

ہاں سر سری سی بات ہوئی تھی میری تو اُس نے بتایا میں نے اُس سے ٹریٹ بھی مانگی ہے وہ شام میں آئے گا ہم سب کو لیجانے۔۔۔ حیات نے اچانک پر جوش ہو کر بتایا سب کو؟ منیبہ بیگم نے دانت پیسے

ہاں سب کو از لان "سول مول فضا" ارسلان۔۔۔ حیات نے "تارا" کے علاوہ ہر ایک کا کام نام لیا

وہ تارا کے ساتھ ہے اس وقت وہ بھی اکیلے۔۔۔ منیبہ بیگم نے اُس کی عقل پر ماتم کیا

ہاں مجھے بتایا ہے اُس کی یونیورسٹی کے کسی کام میں لگا ہوا ہے دادا جان نے کہا ہے اُس سے۔۔۔۔ "ایک تو دادا جان کو اپنے کاموں کے لیے ایک احناف نظر آتا ہے۔۔۔ حیات نے سر جھٹک کر بتایا

دیکھو حیات تم میری بیٹی ہو اور میں نہیں چاہتی تمہارا حق وہ تارالے جائے۔۔۔۔ منیبہ بیگم اُس کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولی

تارا کی اتنی اوقات ہے جو وہ میرا حق چھین پائے؟ بائے داوے آپ کس حق کی بات کر رہی ہیں؟ حیات پوری طرح سے اُن کی جانب متوجہ ہوئی

میں تمہیں ہمیشہ سے کہتی ہوں کہ احناف کو اپنے بچہ نزدیک کرو اتنا کہ وہ کسی اور لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھے اگر تم نے یہ کام نہیں کیا تو یہ کام وہ تارا کرے گی۔۔۔۔ منیبہ بیگم نے اپنی بات اُس کو سمجھانی چاہی

امی ہم دونوں آپس میں بیسٹ فرینڈز ہیں اور بجد قریب ہے اس سے آگے میں کیا کر سکتی ہوں میں کوئی جیلر تو نہیں جو اُس کو اپنا قیدی بنا ڈالوں۔۔۔۔۔ حیات کے سر پر سے گزری تھیں مُنیبہ بیگم کی باتیں۔۔۔

تم اتنی کم عقل کیوں ہو حیات؟ مُنیبہ بیگم زچ ہوئی

آپ مجھے صاف صاف بات کیوں نہیں کہتیں؟" جو کہنا چاہتی ہیں گھل کر کہیں۔" جلدی سے بتائے پھر مجھے از لان کے ساتھ اپنے ضروری کام سے جانا ہے۔۔۔ حیات کو اب کوفت ہونے لگی تھی۔

دوستی وغیرہ کچھ نہیں ہوتی حیات اوریوں سمجھو احناف بھائی صاحب کی ساری جائیداد کا اکیلا وارث ہے سلطان تو اپنی امیر گرل فرینڈ کے ساتھ پاکستان سے لینڈ کر جائے گا پر پیچھے احناف رہتا ہے جو الطاف بھائی کی پروپرٹی کا اکیلا وارث ہو گا سوچو اگر تمہاری اُس سے شادی ہوئی تو تمہاری پوری زندگی عیش میں گزرے

گی۔۔۔۔"تم ساری عمر راج کرو گی راج۔۔۔۔مُنیبہ بیگم نے کہا تو حیات پر سوچ نظروں سے اُن کو دیکھنے لگی۔

عیش تو میرے یہاں بھی ہے اُس کے لیے میری اور احناف کی شادی کیوں ہو؟ حیات کو ابھی تک ٹھیک سے کچھ سمجھ نہیں آیا

تمہارا باپ تمہاری شادی از لان سے کروادے گا اور حیات میری جان از لان کے پاس اپنا کچھ بھی نہیں اصغر بھائی صاحب اپنے بچوں اور بیوی سے سخت ناخوش ہیں از لان سے اگر تمہاری شادی ہوئی تو تمہیں وہ سب کچھ نہیں ملے گا جو تم ڈیزور کرتی ہو۔۔۔۔۔مُنیبہ بیگم پیار سے اُس کی ٹھوڑی چھو کر بولی

احناف ہو یا از لان دونوں میرے کزنز اور اچھے دوست ہیں امی اور برابر بھی احناف جنونی قسم کا ہے اُس کی سوچ کافی ٹپیکل ہے آپ دیکھتی نہیں کیسے وہ تارا کے پہننے اوڑھنے پر ٹونٹ کرتا ہے بلا وجہ کارو عب جھاڑتا ہے اگر ہماری شادی ہوئی بھی تو وہ

ایسا رویہ میرے ساتھ بھی رواں رکھے گا اور آپ جانتی ہیں مجھے پابندیاں پسند
نہیں۔۔۔۔۔ حیات جھر جھری سی لیکر بولی

تم اُس کی ٹپیکل سوچ نہیں اُس کا جنونی انداز دیکھو سوچو وہ تمہارے لیے کتنا اچھا شوہر
ثابت ہو گا اُس کے پاس سب کچھ ہے حیات اور وہ سب میں تمہارا ہوتا ہوا دیکھنا چاہتی
ہوں تم حیات ہو میری بیٹی جس کو بس راج کرنا چاہیے "کیا تم چاہو گی وہ سب کسی اور
کو ملے۔۔۔۔؟ منیبہ بیگم بہت خوبصورت طریقے سے اپنی باتیں اُس کے دماغ میں
ڈالنے لگی جو کچی عمر کے ہونے کے باعث حیات کے دماغ میں بیٹھتی بھی چلی
گئی۔۔۔۔۔

میں ایسا ہرگز نہیں چاہوں گی امی اور ظاہر سی بات ہے شادی ایک نہ ایک دن میری
ہو گی پھر احناف سے کیوں نہ ہو۔۔۔۔۔ حیات پہلی بار مسکرائی

تو بس احناف کو اپنا بنا لو ایسا بناؤ کے وہ کسی اور کے بارے میں سوچے بھی نہ ویسے بھی
تم اگر اُس کو پرپوز کرو گی تو وہ کبھی تمہیں انکار نہیں کرے گا۔۔۔۔۔ منیبہ بیگم نے
سنجیدگی سے کہا

بلکل وہ انکار نہیں کرے گا اور میں کچھ ماہ بعد اپنے سا لگرہ کے دن اُس کو پرپوز کروں
گی ہو سکتا ہے مجھے الگ قسم کی محبت ہو جائے اُس سے۔۔۔۔۔ حیات خوشی ہوتی بولی
خوش رہو میری جان۔۔۔۔۔ منیبہ بیگم نے جھک کر اُس کا ماتھا چوما



بھابھی؟

انابیہ کی آواز پر حیات جو سوچو میں گم تھی چونک پڑی

انابیہ تم اس وقت؟ حیات نے پلٹ کر اُس کو دیکھا

امی نے آپ کے لیے جو س بھیجا تھا۔۔۔" اور بول رہی تھیں اگر آپ تھک گئی ہیں تو
سو جائے بھائی کو آنے میں شاید وقت لگ جائے۔۔۔۔۔ انابیہ نے بتایا

ڈونٹ نو۔۔۔ انابیہ نے کندھے اُچکائے اور جوس کا گلاس ٹیبل پر رکھ کر وہ چلی
گئی۔۔ جبکہ حیات آس پاس دیکھتی اپنا فون تلاش کرنے لگی جو اُس کو نہیں ملا مگر سائیڈ
ٹیبل پر اُس کو ایک تصویر ضرور نظر آئی تھی جو الٹی پڑی تھی۔۔۔

یہ کس کی تصویر ہے؟ حیات آہستہ سے بڑھتی اور وہ تصویر اُٹھائی تو تارا کی تصویر دیکھ کر اُس کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا "تصویر میں وہ احناف کے ساتھ تھی اور یہ کالج میں لی گئی اُن کی تصویر تھی جس کو دیکھ کر حیات کو یہ خیال نہیں آیا تھا کہ تارا کی تصویر احناف کے کمرے میں کیوں ہے؟" کیونکہ کمرے کی دیواروں پر آلریڈی ہر ایک کزن کی تصویریں لگی ہوئیں تھیں تارا کی تو پھر بھی ایک تھی۔۔۔۔

پتا نہیں پر تم مجھے بہت بُری لگتی ہو۔۔ حیاتِ اتنا کہتی فریم سے وہ تصویر نکالی اور اُس کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کیا



تارا اپنا بکھرا وجود لیے گھر میں آئی تو گھر میں ابھی تک موجود سجاوٹ دیکھ کر اُس کو وحشت سی ہونے لگی۔۔۔۔ "اپنا دم گھٹتا محسوس ہونے لگا کچھ قبل پہلے والے آنسو جو خشک ہو چکے تھے وہ ایک بار پھر آنکھوں سے برسنے لگے۔۔۔"

احناف حیات کے ساتھ ہو گا اُس کے ساتھ ایک کمرے میں ہو گا۔۔۔ "ایسی" سوچیں اُس کے دماغ میں آ کر اُس کو جیسے کچوے مار رہی تھیں وہ ان سب سے آگے سوچنا چاہتی بھی نہیں تھی پر بے بس تھی۔۔۔۔

حیات تم نے بچپن سے لیکر آج تک میرے ساتھ بُرا کیا ہے اور تم سہی تھی۔۔۔۔ ہر اسان نظروں سے وہ خالی ہال کو دیکھتی آہستگی سے بڑبڑائی تھی۔۔۔۔



تارا۔۔۔۔؟

سترہ سالہ حیات پندرہ سالہ تارا کے پاس آکر بیٹھی جو لاؤنج میں اپنا کالج اسائنمنٹ کرنے میں بزی تھی۔

جی۔۔۔۔۔ تارا نے جواباً سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا جس کے ساتھ سول اور مول دونوں ساتھ تھیں۔۔۔

آج بیٹھے بیٹھائے باتوں میں ہمارے دماغ میں ایک سوال آیا سوچا اُس کا جواب کیوں نہ تم سے لیا جائے۔۔۔۔۔ اس بار سول نے کہا

کیسا سوال؟ تارا باری باری اُن کو دیکھنے لگی

تمہاری بہن چاندنی نے خود کشی کیوں تھی؟ کیا اُس کو پتا نہیں تھا نہ خود کشی حرام ہے۔۔۔ حیات نے راز درانہ انداز میں اُس سے پوچھا تو اُن کے سوالوں پر تارا کے چہرے کی رنگت متغیر ہوئی تھی

میرے خیال سے نہیں ہو گا پتا کیونکہ بلوچستان کے ایک گاؤں میں رہا کرتے تھے یہ لوگ اور گاؤں کے لوگ تو ہوتے ہی جاہل ہیں۔۔۔۔۔ مول نے چسکا لیکر کہا تو تارا نے بے ساختہ اپنے لب کچلے اُن کو دیکھا مگر کہا کچھ نہیں۔۔۔۔۔

پتا ہے کیا مجھے لگتا ہے ضرور اُس سے کوئی بہت بڑی غلطی ہو گئی ہو گی جس کا انجام بہت بھیانک ہو گا اور وہ کسی کو بھی فیس کرنے کے قابل نہیں بنی ہو گی جیسی تو ایسا کیا۔۔۔ حیات اپنا اندازہ لگا کر بولی تو تارا اپنی کتابیں سمیٹنے لگی۔۔۔

کہاں ہمیں ہمارے سوال کا جواب تو دو پہلے۔۔۔۔۔ تارا اُٹھ کر جانے لگی جب سول اُس کے سامنے کھڑی ہوئی

مجھے کسی کو بھی جواب دینے کی ضرورت نہیں اور آپ میں سے اگر کوئی بھی میری بہن کے بارے میں غلط بولا تو میں برداشت نہیں کروں گی۔۔۔ تارا نے سنجیدگی سے دو ٹوک لہجے میں کہا اُس کی بات پر وہ تینوں بے ساختہ قہقہہ لگانے لگیں

سُنو تو بول کون رہا ہے ایسا۔۔۔ حیات نے طنز نظروں سے اُس کو دیکھا

میں بلوچستان کے گاؤں میں نہیں شہر میں رہتی تھی جہاں کے لوگ کافی امن پرست اور محبت کرنے والے لوگ ہوا کرتے تھے۔۔۔ وہاں ایسے وہ کسی کا مذاق نہیں اڑایا کرتے تھے اُن کی زندگی بس محبت کرنے اور محبت بانٹنے میں گزرا کرتی تھی۔۔۔ وہ انجانے لوگوں کو بھی اپنا بنا کر چھوڑتے تھے ہر ایک سے ادب اور احترام سے ملنا اُن کے خون میں شامل تھا۔۔۔ تاراحیات کی بات پر خاصے جتانے والے انداز میں بولی تو تمہیں وہاں رہنا تھا نہ یہاں کیوں آئی؟ سول نے کاٹ کھاتی نظروں سے اُس کو دیکھا

اپنی مرضی سے نہیں آئی میں یہاں۔۔۔ تارانے بس اتنا کہا

بلکل ہمارے سویٹ دادا جان نے اپنی محرومہ بیٹی کی نشانی کی طور پر تمہیں یہاں " لائے کیونکہ اُن کو ڈر تھا تم بھی نہ خود کشی کر لوں کہی اور تمہیں نہ دادا کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جو تمہیں یہاں لائے ورنہ تم آج اے سی کی کولنگ میں نہیں ہوتی بلکہ کھلے سر ننگے پاؤں پتی دھوپ میں سڑک پر ہوتی اور تو اور ہمارا بھی تمہیں شکریہ ادا کرنا

چاہیے جو اس گھر میں تمہیں رہنے دیا ورنہ تم کیا اور تمہاری اوقات کیا۔۔۔۔۔ حیات
سرتاپہ اس کو دیکھ کر حقارت سے بولی تو پہلی بار اُن میں سے کسی کی بات سن کر تارا
کی آنکھیں بھگنے لگی تھیں "مگر اُس نے ہر طرح کی کوشش کی تھی کہ اُس کی آنکھ
سے آنسو نہ بہے اور وہ اُن کے آگے شرمندہ ہونے سے بچ جائے۔۔۔۔۔

بلکل ٹھیک بول رہی ہو تم۔۔۔۔۔ سول حیات کی بات سے متفق ہوئی

اور تمہیں پتا ہے تارا ہمارے یہاں جو بھی آتا ہے ہر کوئی تمہیں ہمدردی سے دیکھتا
ہے کسی کو تمہارے لیے محبت کا احساس نہیں ہوتا اور دیکھنا آگے چل کر بھی کوئی تم
سے محبت نہیں کرے گا کیونکہ تم محبت کے لائق نہیں ہو تمہارے پاس ایسا کچھ نہیں
جس کی بدولت تم سے کوئی پیار کرے تم ایک یتیم اور بے سہارا لڑکی ہو جس سے ہر
ایک ہمدردی تو کر سکتا ہے پر پیار؟ "پیار ہر گز نہیں کر سکتا تم خوبصورت تو ہو مگر
تمہاری قسمت کافی بد صورت ہے۔۔۔۔۔ حیات اُس کے گرد چکر کاٹ کر آہستہ آہستہ

بولنے لگی تو تارا کی اب بس ہوئی تھی جبھی وہ اُن تینوں کو دھکا دیتی اُپر کی طرف بھاگی تھی۔۔۔۔



کیوں؟؟؟؟؟

آخر کیوں احناف تم نے میری اندھیری زندگی میں اُجالا کیا اور پھر دوبارہ مجھے اندھیروں میں جھونک دیا۔۔۔ آخر کیوں کیا تم نے احناف ایسا کیا میرا کیا تھا قصور۔۔۔ اپنے بالوں کو نوچتی تارا شدتِ غم سے چلائی تھی مگر اُس کی سُننے والا کوئی نہیں تھا کیونکہ ہر کوئی اب شادی کی تھکاوٹ کے بعد اپنے اپنے کمروں میں خواب و خروش سے مزے لوٹ رہا تھا اور ایک وہ تھی جو اکیلی تھی اور اُس کی تنہائی جس کے ساتھ اُس نے جینا تھا۔۔۔

مجھے نفرت ہے تم سے احناف آئے ہیٹ یو میں کبھی تمہیں معاف نہیں کروں گی تم نے میرا اعتبار توڑا ہے جو میں نے تم پر کیا تھا تم بھی سب کی طرح نکلے احناف تم بھی

سب کی طرح نکلے اور مجھے اب تم سے بھی نفرت ہے۔۔۔ اپنے گالوں پر بار بار تھپڑ
مارتی وہ کوئی پاگل لگ رہی تھی اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ رو رو کر آسمان سر پر
اُٹھا لیتی۔۔۔۔

احناف کی گھر واپسی بہت لیٹ ہوئی تھی وہ رات کے پہر جب اپنے کمرے میں آیا تو
بیڈ پر حیات کا وجود دیکھ کر اُس کو اپنے سینے میں تکلیف کا احساس شدت سے ہوا تھا اگر
جو آج ہو گیا تھا وہ تارا نے نہیں چاہا تھا تو ایسا کچھ اُس نے بھی کونسا چاہا تھا وہ تو بس اپنی
ساری زندگی اُس کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا "اور اُس کے دل میں تارا کے علاوہ کسی اور
لڑکی کی گنجائش نہیں نکلتی تھی جس کو وہ اپنا دل دیتا یا وہ مقام دیتا جو اُس نے اپنے پاس
بس تارا کے لیے سنبھال کر رکھا تھا "تارا کو لگنے لگا ہے وہ اُس کو دھوکہ دے گیا ہے
مگر وہ ایک بار بس ایک بار اُس کے دل میں جھانک کر دیکھے تو اُس کو پتا چلے کہ وہ اُس
کو دیوانگی کی جس حد تک چاہتا ہے اُس کا پتا صرف اُس کو اور اُس کے رب کو تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ احناف کو شدت سے تارا کا خیال آیا تھا وہ اُس کے پاس جانا چاہتا تھا وہ جانتا تھا وہ ٹھیک نہیں ہوگی مگر وہ اُس کو کچھ وقت دینا چاہتا تھا اُس کو لگ رہا تھا شاید کل تک وہ ٹھیک ہو جائے۔۔۔۔۔ "جی وہ اپنے دل کو تسلی دیتا حیات کو دیکھنے لگا جو چینج کر کے آرام دہ لباس میں ملبوس مزے سے اپنی نیند پوری کر رہی تھی احناف نے رشک سے اُس کی نیند کو دیکھا تھا پھر بیڈ سے تکیہ اٹھا کر صوفے پر چت لیٹ گیا۔۔۔۔۔ "نیند اُس کی آنکھوں سے کو سودور تھی اور دماغ میں تو بس تارا اچھائی ہوئی تھی۔



!کچھ سال قبل

نہیں۔۔۔۔۔ تارا اسجد اور اُس کی بہن مایا کے ساتھ شاپنگ مال آئی تھی جب اُس کا سامنا وہاں احناف سے ہوا

جی؟ تارا اُن سے ایکسیوز کرتی احناف کی طرف آئی

پہلے میری بات کا جواب دو کیوں تنگ کرتی ہو مجھے؟ احناف نے اُس کا چہرہ اپنے
نزدیک کیا

آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے ورنہ میں کیوں کروں گی آپ کو تنگ؟ تارا نے عجیب
نظروں سے اُس کو دیکھا

تاکہ میری سوچو کا سارا مرکز تم بن جاؤ۔۔۔۔۔ احناف نے کہا تو تارا نے تاسف سے
اُس کو دیکھا

مجھے ایسی چیپ حرکتیں کرنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے "مجھے آپ اُن لڑکیوں
میں شمار نہ کرے جو آپ کے پیچھے ہوتی ہیں۔۔۔۔۔ تارا نے طنز لہجے میں کہا
نہیں۔۔۔۔۔ احناف نے محبت سے چور لہجے میں اُس کا نام لیا

کیا ہے؟ تارا کو غصے آنے لگا

تمہیں پتا ہے نہ؟ احناف اُس سے ایک قدم دور ہوا

کیا؟ تار نے اُلجھن بھری نظروں سے اُس کو دیکھا

یہی کہ مجھے تم سے محبت ہے " آئے لو یو سو مچ " میں تمہیں اپنا بنانا چاہتا ہوں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں " تم بس اٹھارہ سال کی ہو جاؤ پہلے جلدی سے پھر میں دادا جان سے ہماری بات کروں گا۔۔۔ احناف نے کہا تو تارا حق دق بے یقین نظروں سے احناف کا چہرہ دیکھنے لگی جو اپنے ہونٹوں پر خوبصورت مسکراہٹ سجائے اُس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ " احناف کا ایسا انداز دیکھ کر تارا کا گلا خشک ہوا تھا

کیا ہوا؟ اُس کو چُپ دیکھ کر احناف فکر مندی سے اُس کے گال پر ہاتھ رکھ کر بولا تو تارا کو جانے کیا ہوا جو اُس نے پوری قوت سے اُس کا ہاتھ جھٹکا

نہیں؟ احناف حیرت سے اُس کو دیکھنے لگا جس کی رنگت سرخ ہونے لگی تھی۔

ہاتھ مت لگایا کرے آپ مجھے۔۔۔ تارا کی حالت غیر ہوتی گئی۔

کیوں؟ احناف سنجیدہ ہوا

وحشت ہوتی ہے مجھے آپ کے لمس سے مجھ سے دور رہا کرے "نہیں چاہیے مجھے
آپ کی ہمدردی میں اپنی زندگی میں خوش ہوں "اُس میں آپ کی گنجائش نہیں مجھے
نفرت ہے آپ سے اور بار بار یوں آپ کے حق جتانے والے انداز سے میں کوئی
آپ کی زر خرید غلام نہیں ہوں جو بس آپ کی بات پر سر جھکا دوں گی۔۔۔ تار آنے
جیسے پھٹ پڑی تھی "دوسری طرف احناف کو اُس کے الفاظوں کی سختی بہت بُری
طرح سے محسوس ہوئی تھی مگر وہ نظر انداز کر گیا تھا

میری محبت کو ہمدردی کا نام نہ دو۔۔۔۔۔ احناف نے ضبط سے کہا

آپ پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دے۔۔۔ تار نے جان چھڑوانے والے انداز میں کہا

تمہیں چھوڑ ہی تو نہیں سکتا اور تمہیں جو ہمدردی لگتا ہے وہ میری محبت ہے جو میں

کرتا ہوں تم سے۔۔۔" تمہیں پتا ہے نین میں کتنا پریشان رہنے لگا تھا جب تم نے مجھ

سے بول چال بند کر لی تھی تو مجھے بعد میں احساس ہوا تھا کہ میں بس تم سے بات

کرنے کے لیے نہیں بلکہ میں پورا کا پورا تم پر مرنے لگا ہوں۔۔۔۔۔ احناف اُس کو دیکھ
شدت سے بولا

پر مجھے آپ سے محبت نہیں ہے۔۔۔۔۔ تارا اُس کو دیکھ کر چیخی

تو نہ کرو بس مجھے کرنے دو۔۔۔۔۔ "دیکھنا پھر وہ دن دور نہیں جب دل کی گہرائیوں سے تم
بھی مجھے چاہنے لگوں گی۔۔۔۔۔ احناف کے چہرے پر مسکراہٹ اور لہجے میں بلا کا اعتماد
تھا

میری زندگی میں ان سب کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے "اور آپ سے بس میں اتنا
کہوں گی کہ میرے رستے میں مت آیا کرے۔۔۔۔۔ تارا اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر
سنجیدگی سے کہہ کر جانے لگی جب احناف نے اُس کے ہاتھ کی کلائی کو پکڑا

کب تک میری محبت کا جواب یوں بے رُخی سے دوگی؟ احناف رنجیدہ آواز میں بولا

یہ آپ کی محبت نہیں "آپ کے اندر میرے لیے موجود ہمدردی بول رہی
ہے۔۔۔۔۔ تارا نے سنجیدگی سے کہا

سینہ چیر کر دیکھاؤں تو کیا یقین آجائے گا میری محبت پر؟ احناف چلتا ہوا اُس کے
روبرو کھڑا ہوا

آپ مجھے میرے حال پر چھوڑ دے مجھے آجائے گا پھر یقین۔۔۔ تارا احساس سے
عاری لہجے میں کہہ کر اُس کے برابر سے گزر گئی تو احناف نے اضطرابی حالت میں
اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔



حال!

صبح فجر کی نماز کے بعد اُس کو اللہ اللہ کر کے نیند آئی تھی جب کھٹکے کی آواز نے اُس کی
نیند میں خلل ڈالا تھا جس پر احناف نیند میں ڈوبی اپنی آنکھیں کھولتا اٹھا تو نظر گئیے
بالوں کو سوکھاتی حیات پر گئی جو ہر چیز کو بہت زور سے یہاں سے وہاں رکھ رہی تھی۔

حیات آرام سے چیزیں جگہ پر رکھو۔۔۔ احناف نے ٹوکا

کیوں کیا تمہاری نیند میں خلل پڑا؟ حیات نے پلٹ کر طنز نظروں سے اُس کو دیکھا

ہاں۔۔۔ احناف نے مُختصر جواب دیا

تو وقت پر رات کو گھر آ کر سو جاتے۔۔۔ حیات نے دوبارہ طنز کیا

کیا تم اُس بات کی وجہ سے ناراض ہو؟ احناف کو اب احساس ہوا

فائنلی میرے نام نہاد شوہر کو احساس ہوا کہ بیوی کی ناراضگی کی وجہ کیا ہے۔۔۔ حیات سر جھٹک کر کہتی اپنے بالوں میں کنگھی بھیرنے لگی۔

مجھے ضروری کام تھا۔۔۔ احناف نے وجہ بتائی

لیٹ می ایکسپلین احناف کل ہماری شادی تھی ہمارا دن تھا اور اس سے زیادہ ضروری کچھ بھی نہیں تھا تم تو چلے گئے تھے مگر شرمندگی کا سامنا مجھے کرنا پڑا تھا لوگ طرح طرح کی باتیں کر رہے تھے کہ دولہا شاید شادی سے خوش نہیں "پتا نہیں کہاں چلا گیا وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔ حیات ناگواری سے بولی تو احناف نے اپنا سر ہاتھوں میں گرایا

لوگوں کی ٹینشن نہ لو اُن کو موقع چاہیے ہوتا ہے چہ مگوئیاں کرنے کے

لیے۔۔۔ احناف سر جھٹک کر کہتا وارڈروب کی طرف آیا

احناف۔۔۔۔۔ حیات نے اُس کا رُخ اپنی طرف کیا

ہممم۔۔۔۔۔ جواباً احناف نے ہونکارہ بھرا

میری منہ دیکھائی کہاں ہے؟" اور تم نے میری ایک بار بھی تعریف نہیں کی کہ میں کیسی لگ رہی ہو۔۔۔۔۔ حیات نے شکوہ کیا

تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔۔ احناف نے زبردستی مسکراہٹ چہرے پر سجائی

اور میری منہ دیکھائی؟ حیات نے اُس کے کندھوں پر اپنے بازو حائل کیے

میں پہلے فریش ہو جاؤں؟ احناف اُس سے تھوڑا دور کھڑا ہوا

شیور۔۔۔۔۔ حیات نے سر اثبات میں ہلایا تو احناف واش روم میں چلا گیا

بھا بھی باہر آجائے آپ کے گھر سے ناشتہ آگیا ہے۔۔۔۔۔ انا بیہ کمرے میں داخل

ہوتی حیات سے بولی

میں آتی ہوں اور انابیہ کیا تم احناف کے کمرے میں ہمیشہ یوں بے دھڑک داخل ہوتی ہو؟ حیات نے اُس کی بات کا جواب دینے کے بعد کہا

نہیں سوری دراصل میں پر جوش بہت تھی تو نوک کرنا بھول گئی۔۔۔ انابیہ اپنے سر پر ہاتھ مارتی تھوڑی خُجَل ہوئی

اُس اوکے پر دوبارہ احتیاط کرنا۔۔۔ حیات نے کہا تو اُس نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا

ویسے اگر تم آگئی ہو تو ایئرنگز پہنانے میں میری کچھ مدد کر دو۔۔۔ حیات اُس کو دیکھ کر بولی

جی ضرور کیوں نہیں۔۔۔ انابیہ جلدی سے اُس کے پاس آئی تو حیات

نے "ایئرنگز" اُس کو پکڑائے تو انابیہ اُس کے کانوں میں ایئرنگز ڈالنے لگی۔۔۔

السلام علیکم بھائی۔۔۔ احناف واشروم سے باہر آیا تو انابیہ نے مسکرا کر اُس کو سلام کیا

وعلیکم السلام۔۔۔۔ احناف نے سنجیدگی سے اُس کو سلام کا جواب دیا

نیچے سب لوگ آپ دونوں کو ناشتے پر انتظار کر رہے ہیں جلدی سے آجائیے

گا۔۔۔۔ انابیہ ایک بار پھر کہتی اُن کے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

جی تو میری منہ دیکھائی؟ حیات نے مسکراہٹ دبائے اُس کو دیکھا

سائیڈ ڈرار میں پڑی ہے پلیز چیک کر لوں۔۔۔۔ احناف نے گہری سانس بھر کر کہا

ہاؤمین مطلب احناف تمہیں منہ دیکھائی دینے کا ڈھنگ بھی نہیں آتا جاؤ اور جو بھی

میرے لیے خریدہ ہے وہ مجھے دو اپنے ہاتھوں سے۔۔۔۔ حیات اُس کو مصنوعی گھوری

سے نواز کر بولی تو ناچار احناف نے ویسا ہی کیا۔

اب دیکھ لو۔۔۔۔۔ احناف نے ایک چھوٹا سا مخملی کیس اُس کو پکڑایا جو حیات نے

خوشی خوشی تھام کر کھولا تو اُس میں ایک انگھوٹی نکلی

انگھوٹی ہے بس؟ حیات نے بے تگہ سوال کیا

تمہیں پسند نہیں آیا کیا؟ احناف نے چونک کر اُس کو دیکھا

مجھے انگھوٹیاں پسند نہیں ہوتی احناف تم جانتے نہیں ہو کیا میں زیادہ تر انگھوٹیاں
نہیں پہنتی یہ ٹھہر ڈکلاس شوق تو تارا کے ہوتے ہیں۔۔۔ حیات نے کہا تو احناف نے
لب بھینچ کر اُس کو دیکھا

مجھے دو میں کوئی اور ٹحفہ دے دوں گا تمہیں۔۔۔ احناف نے سنجیدگی سے کہہ کر اُس
سے وہ انگھوٹی لینی چاہی جب سرعت سے حیات نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا

رلیکس دوسرا بھی دے دینا اور اس کو بھی میرا رہنے دو یہ لو اور پہناؤ مجھے ویسے بھی
تمہاری ہر چیز پر اب سے میرا حق ہے تو ظاہر سی بات ہے سب کو میرے پاس ہونا
چاہیے۔۔۔۔ حیات نے کہا تو احناف نے اُس کے ہاتھ سے انگھوٹی لیکر پہنائی

شباباش اب اگر تم تیار ہو تو نیچے چلے سب لوگ ہمارے انتظار میں ہے۔۔۔ حیات کو
اب احساس ہوا

ہاں چلو۔۔۔۔ احناف اپنا موبائل چیک کرتا اُس سے بولا



اپنے کمرے کا دروازہ لاک کیے تارا ڈائری کو دیکھنے لگی جو اُس کی بہن کی تھی جس میں
کی راز دفن تھے اگر جو وہ اُن کھولتی تو اس گھر کا سارا سکون تہنس نہس ہو جاتا اور وہ
ایسا کر بھی جاتی اگر اس گھر میں شمار افراد میں "اسماعیل صاحب کا ہونا نہ ہوتا تو وہ اگر
چُپ تھی اُس کی سب سے بڑی وجہ اُس کے نانا تھے جن کو وہ اس عمر میں کوئی ایسا
صدمہ نہیں دینا چاہتی تھی جو وہ رور اور تڑپ کر اپنی آنکھوں کا نور ختم کر دیتے" انہیں
سوچو میں گم تھی تارا نے ڈائری کا درمیانی حصہ کھولا اور پڑھنے لگی جس کو جانے وہ
کتنی مرتبہ پہلے بھی پڑھ چکی تھی۔۔۔۔

11.2.2010

Day wednesday.

میری ڈائری

میری رازار

میری ہمراز

"آج کوئی مجھ سے پوچھے خوشی کیا ہے تو میں بغیر کوئی تاخیر کیے بولوں آج کا دن

جی ہاں آج کا دن

میں آج بہت خوش ہوں اتنا خوش کے میں اپنی خوشی کو لفظوں میں بیان کرنے سے
"قاصر ہوں۔۔۔۔" خاور

میرا کزن میری پہلی اور آخری محبت جس کی منزل آج نکاح کی صورت میں ہونے
والی ہے مجھے نہیں تھا پتا محبت کیا ہوتی ہے؟ اس کا اندازہ تو خاور نے مجھے دلویا اور ایسا
دلویا کہ آج میں بلوچستان سے اکیلے پنجاب صوبہ میں آگئی ہوں۔۔۔۔

زندگی نے جو کھیل میرے اور میری بہن کے ساتھ کھیلا اس سے نکلنا بہت مشکل تھا
میرے لیے کیونکہ میرے اُپر ایک بہت بڑی ذمیداری تھی اپنی چھوٹی بہن تارا
میری گڑیا کی ذمیداری جواب مجھے دیکھ کر جیتی ہے۔۔۔" میں نے خود تو جینا چھوڑ دیا
تھا بس اپنی زندگی کا دار و مدار ایک گڑیا پر چھوڑ دیا تھا۔۔" ویسے تو جان چھڑکنے والے

نانا اور ماموں جان بھی ہیں ہمارے مگر جو کچھ خاور نے کیا وہ کوئی اور نہیں کر سکتا تھا
اور نہ کسی نے کیا

خاور کا اچانک میری زندگی میں آنا مجھے اپنے ہونے کا احساس کروانا یہ بہت خوبصورت
احساس ہے "وہ کہتا ہے" چاندنی مجھے تم سے محبت ہے۔۔۔

اُس نے جب مجھ سے کہا تو میں ہنس پڑی اور کہاں ہم بچے ہیں مگر وہ بولا نہیں ہم بالغ
ہیں۔۔۔

ہماری محبت کی داستان سے دانستہ طور پر کوئی بھی نہیں جانتا سوائے ہم دونوں کے مگر
یہ باتیں جو میں کسی سے کر نہیں سکتی وہ ہمیشہ اپنی ڈائری سے کرتی ہوں اُس پر لکھ کر
اور آج تو اپنی زندگی کے اتنے بڑے دن میں بھی اُس کو اپنے ساتھ رکھا ہے میری
ڈائری سے نزدیکیوں کا اندازہ کوئی اس سے لگا لے

میری باتیں بہت بڑی ہیں پر فلحال میں مختصر لکھنا چاہتی ہوں۔۔۔۔

وجہ مجھے نہیں معلوم پر کچھ دن اول خاور کی مجھے کال آئی جو اپنی آواز سے بہت پریشان لگ رہا تھا پھر اچانک اُس نے جو بات مجھ سے کہی اُس نے مجھے حیران کر دیا۔
خاور مجھ سے خوفیہ نکاح کرنا چاہتا ہے۔۔

مطلب نکاح تو ایک پاک بندھن ہے وہ کوئی خوفیہ کیوں کرے اگر کرے تو ڈنکے کی چوٹ پر کرے پر خاور نے کہا اُس کے پاس بہت ساری وجوہات ہیں وہ کہنے لگا تمہارے دودھیال والے تمہاری شادی کسی اور سے کروالے گے جو میں نہیں چاہتا اس لیے تمہیں چھپ کر لاہور آنا ہو گا۔

لاہور میں میرے ننھال رہتے ہیں یہ سُن کر میں بہت خوش ہوئی اور مایوس بھی کے اکیلے آنا ہے "بغیر کسی کو بتائے اور سب سے بڑی بات گُریا (تارا) کو بھی کچھ نہیں بتانا میں اُس سے کوئی بات چھپا نہیں پاتی پر یہ باتیں ہی کچھ ایسی تھیں جو میں واقعے گُریا سے چھپانے پر مجبور ہو گئی وہ چھوٹی ہے اور میری باتیں بڑی جونی الوقت گُریا بلکل بھی نہیں تھی سمجھ سکتی۔۔

چناچہ میں نے فیصلہ کیا کہ خاور جو کچھ بھی کہے گا میں وہ کروں گی کیونکہ محبت تو مجھے
"بھی تھی" کچی عمر کی پکی محبت "چاندنی کو خاور سے

میں اس وقت لاہور میں ہوں لاہور کے کورٹ میں آج ہمارا نکاح ہو گا۔۔۔

میں آتو گئی ہوں پر میرے اندر ایک فطری گھبراہٹ اور جھجک ہے جانے کیوں پر
کچھ اچھا محسوس نہیں کر پارہی میں۔۔۔

مجھے صبح سے شام ہو گئی ہے خاور کا انتظار کرتے ہوئے مگر وہ ابھی تک نہیں آیا پتا نہیں
وہ کہاں رہ گیا؟ ڈر بھی لگ رہا ہے کہ کہی کوئی اُس کے ساتھ حادثہ نہ پیش آگیا ہو پر
نہیں اللہ خیر کرے گا مجھے اچھا گمان اور سب کچھ اچھا سوچنے چاہیے اور تھوڑا مزید
اُس کا انتظار کرنا چاہیے کیا پتا راستے میں ہو۔۔۔

اندھیرا اب اپنا راستہ بنا رہا ہے پر خاور کا کچھ اتنا پتا نہیں اُس کا سیل فون تک آف ہے
میں کیا کروں؟ "کیا میں اپنے نانا کے پاس چلی جاؤں؟" مگر وہ جب پوچھے گے میں

یہاں کیسے اور کیوں؟ تو میں اُن کو کیا جواب دوں گی میرے پاس تو اُن کے کسی سوال کا جواب نہیں۔۔

مجھے اب ڈر لگ رہا ہے خاور تم کہاں ہو؟ پلینز آ جاؤ مجھے تمہارا انتظار ہے میری خوشی اب آہستہ آہستہ ختم ہوتی جا رہی ہے تم نے تو مجھ سے کہا میں نے وہ کیا پر پھر تم کیوں نہیں آئے؟ سب ٹھیک تو ہے نہ؟ میں کس سے بات کروں کچھ سمجھ نہیں آرہا میں تو یہاں کسی کو جانتی تک نہیں۔۔۔۔

یا اللہ میری مدد فرما

احساس سے عاری نظروں سے تار اُنے ڈائری کا ورق پلٹا تو آگے والا تیج پھٹا ہوا تھا جس کو دیکھ کر وہ گہری سانس بھرتی اگلا تیج کھولا۔۔۔۔۔

زندگی بہت ظالم شے ہے وہاں مارتی ہے جہاں تک انسان کی سوچ تک نہیں "جانتی۔۔۔"

گذشتہ تیج میں جہاں اپنی خوشیوں کا اظہار تھا وہی اب خستہ عجیب حالت میں ایک تیج تھا یہ جس کے الفاظ بھی بکھرے ہوئے تھے کوئی اور پڑھتا تو اُس کو کچھ سمجھ نہیں آتا مگر یہ تارا تھی جس نے یہ اتنی مرتبہ پڑھا ہوا تھا کہ اب اُس کو یاد ہو گیا تھا۔۔۔

کچھ پانی لکھتے ہوئے چاندنی کی آنکھوں سے نکلاتا تو کچھ پانی ہر بار پڑھتے ہوئے تارا کی آنکھوں سے نکل کر اُس کاغذ میں جذب ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

سب جھوٹ تھا فریب تھا لاج تھی "دغا بازی تھی سب کچھ تھا مگر محبت نہ تھی میرا وہم تھا میرا گمان تھا۔

اور مجھے یہ ابھی تک سمجھ نہیں آ رہا میرے ساتھ ایسا کیوں کیا ہوا؟ میری کیا تھی خطا جو مجھے اتنی بڑی سزا ملی؟ میرا جرم کیا تھا؟ مجھے نہیں پتا اور شاید کبھی پتا چلے بھی نہ۔

خاور نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا اُس نے میرا دل ایسے توڑا ہے کہ میں اگر باقی کی زندگی بیٹھ کر اُس کو جوڑنا بھی چاہوں تو جوڑ بھی نہ پاؤں۔۔۔

کوئی انسان اتنا مطلبی کیسے ہو سکتا ہے جو اپنے مفاد میں آگے اتنا بڑھ جاتا ہے کہ وہ اپنے رشتوں کا لحاظ تک بھول جاتا ہے۔۔۔۔

میری اور میرے دل کی حالت ایسی ہے جو بیان سے باہر ہے۔۔۔۔

میں چاہتی ہوں میرے اندر آج شدت سے یہ تمنا جاگی ہے کہ کاش۔۔۔۔

کاش جو اُس نے میرے ساتھ ایسا کیا ایسا اُس کے ساتھ بھی ہو۔۔۔۔

کوئی اُس کو محبت کے لارے دے پھر اُس کو تنہا چھوڑ دے چھوڑے تب جب اُس کی محبت کا کوئی عالم نہ ہو واپسی کے سارے راستے مسدود ہو۔۔۔

میرے جذبات کی اُس کے سامنے کوئی قدر و قیمت نہیں پر میں چاہتی ہوں ایسا اُس کی اپنی بہن کے ساتھ ہو۔۔۔ کوئی اُس کی بہن کو محبت کے جھوٹے دلا سے دے اور عین

نکاح کے وقت اُس کو چھوڑ دے ٹھیک ویسے جیسے میں سُہاگن بنتی بنتی رہ

گئی۔۔۔ "جیسے میرے ارمانوں اور میرے جذباتوں کا خون ہوا ہے ویسے اُس طرح اُس کا بھی ہو میں جانتی ہوں ایسا نہیں ہو گا کچھ مگر میں اپنے اس دل کا کیا کروں؟ جو یہ

سب چاہتا ہے کیونکہ اُس کو میرا تو کوئی احساس نہیں مگر جب اپنی بہن پر آئے گی تو اُس کو اچھے سے لگ پتا جائے گا شاید تب اُس کو میرا احساس ہو۔

اُس کو پتا چلے جو اُس نے کیا تھا وہ کتنا بڑا گناہ تھا۔۔۔

کہتے ہیں دُنیا مکافات عمل ہے

میں اپنا مکافاتِ عمل چاہتی ہوں میں اپنا فیصلہ اللہ پر چھوڑا ہے پر میں چاہتی ہوں "وہ برباد ہو جائے جو اُس نے میرے ساتھ کیا کوئی اُس کی بہن بیٹی کے ساتھ کرے تاکہ وہ عبرت حاصل کرے۔۔۔"

تارا نم نظروں سے مزید پڑھنے والی تھی جب دروازہ نوک ہونے پر اُس کا دھیان بھٹکا تھا۔۔

دروازے پر کون ہو گا؟ یہ وہ اچھے سے جانتی تھی مگر وہ اس وقت ایسی پوزیشن میں نہیں تھی کہ کسی سے مل پاتی یا بات کر پاتی۔۔۔

تارادروازہ کھولو۔۔۔ از لان کی آواز اور دروازہ نوک کرنے پر وہ ناچاہتے ہوئے
بھی اُٹھ کھڑی ہوئی اور آہستہ سے چلتی دروازے کے پاس آکر دروازہ کھولا تو اپنے
سامنے از لان کو دیکھا جس کے چہرے پر اُس کے لیے فکر مندی کا عنصر نمایاں ہوا
تھا۔۔

تارا کیا حالت بنالی ہے یا را اپنی تم نے۔۔۔۔۔ از لان کو تکلیف ہوئی زیادہ رونے کی وجہ سے اُس کی آنکھوں سے کا جل خراب ہو گیا تھا چہرے پر مٹا مٹا سا میک اپ شکن زدہ کپڑے بکھرے بال وہ کہی سے بھی پاکستان کی معروف ماڈل نین تارا بٹ نہیں لگ رہی تھی جو ہر وقت خود کو تیار رکھتی تھی اپنے ناک پر ایک مکھی تک کو بیٹھنے نہیں دیا کرتی تھی۔۔۔۔۔

آپ کو کوئی کام تھا؟ جواب میں تارا نے محض اتنا پوچھا۔
گلا خراب ہو گیا ہے تمہارا؟ از لان کی پریشانی میں اضافہ ہو گیا۔

آپ کو اگر کوئی بات نہیں کرنی تو میں کمرہ لاک کر لوں اپنا؟ تارا نے سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر کہا تو از لان کی نظر بیڈ پر موجود ڈائری پر گئی تو وہ ساری بات جان گیا

جس دن تم اس ڈائری کو آگ لگاؤ گی یقین جانو اُس دن تمہاری زندگی میں موجود سارا رنجیدہ پن ختم ہو جائے گا میری مانو اس ڈائری کو ختم کرو اور اپنی زندگی کی نئی شروعات کرو۔۔۔۔۔ از لان نے سمجھانے والے انداز میں کہا

میری زندگی میں رنجیدہ پن تب ختم ہو گا جب میں اپنی بہن کی آخری خواہشات کو پورا کر دوں گی "حیات نہیں تو کیا ہو افضا تو ابھی بچی ہے نہ۔۔۔۔۔ تارا طنز نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی تو از لان شاک کی کیفیت میں بس اُس کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔۔

فضا؟ آریو سیریس تارا وہ ابھی بچی ہے تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو؟ کیا ہو گیا ہے تمہیں تم تو معصوم ہوا کرتی تھی جس کو چڑیا کی تکلیف سے بھی تکلیف ہونے لگتی تھی پھر اب تم نے خود کو ایسا کیوں بنایا ہوا ہے؟ تمہارے اس بدلے سے تمہاری بہن نے واپس نہیں آنا تارا یہ بات جان لو تم بس۔۔۔۔۔ از لان نے تھوڑا سختی سے کہا

میری بہن بھی بڑی عمر کی خاتون نہیں تھی۔۔۔۔۔ تارا نے جتنی نظروں سے اُس کو دیکھا

تارا مجھے یقین نہیں آ رہا اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود تم یہ سب کرنا چاہ رہی ہو "کیا تمہیں لگتا ہے چاندنی ایسا چاہتی ہو گی کہ تم بُری بنو؟ کیا اُس نے اس مقصد سے اپنی ڈائری کو چھوڑا اور خود کو ختم کر لیا تھا۔۔۔۔۔ از لان نے سوالات اٹھائے تو تارا نے سر جھٹکا

میں جانتی ہوں آپ ایسا کیوں بول رہے ہیں آپ تو حیات کے طلبگار ہیں "مگر پتا ہے کیا از لان بھائی میرا ظرف آپ جیسا نہیں جو سمندر کی طرح اپنے اندر خاموشی سمو لوں۔۔۔۔۔" جو میرا ہو کر کسی اور کے پاس جاتا ہے میں پھر اُس کو اپنا نہیں بناتی۔۔۔۔۔ تارا کے لہجے میں کوئی لچک نہیں تھی وہ دو ٹوک انداز میں گویا ہوئی تھی۔

بلکل اُس کو تو احناف چاہیے تھا۔۔۔۔۔ تارا اُچھتے ہوئے لہجے میں بولی

تارابدلے کی آگ میں بس تم جل سکتی ہو کچھ کر نہیں سکتی اس لیے میری مانو اپنا کوئی
مزید خسارہ نہ کرو پیچھے ہٹ جاؤ۔۔۔۔۔ ازلان نے ایک اور کوشش کی

میرے خسارے کی آپ فکر نہ کرے میں عادی ہوں اور بہت ڈھیٹ ہوں قیامت
بھی دل پر گزرے تو کسی کو کانوں کان خبر تک ہونے نہیں دیتی آپ جائے اور اپنا
ناشتہ کرے مجھے دوبارہ دیکھے گے تو مختلف پائے گے میں تارا ہوں اتنی جلدی سے
پیچھے نہیں ہٹوں گی۔۔۔۔۔ تارا سنجیدگی سے بولی تو از لان اُس کو دیکھتا رہ گیا جس کے
چہرے سے بغاوت صاف جھلک رہی تھی۔۔۔۔۔

تارا

از لان بھائی پلیز جائے۔۔۔۔۔ از لان کچھ کہنے والا تھا جب تارا نے درمیان میں اُس کو ٹوکا تو از لان ایک نظر اُس پر ڈالتا وہاں سے چلا گیا "اُس کے جانے کے بعد تارا نے اپنے کمرے کا دروازہ بند کیا۔۔۔۔۔"

میراٹارگیٹ کبھی فضا نہیں تھی اگر وہ ہوتی تو میں اپنا وقت حیات پر ضائع نہ کرتی " اور نہ اپنی زندگی کا سرمایہ پکے پکائے پھل کی طرح اُس کی جھولی میں ڈالتی " بادشاہ کی جان طوطے میں اور اختر جتوئی کے ساتھ خاور جتوئی کی جان حیات جتوئی میں ہے اور میراٹارگیٹ بھی وہی رہے گی۔۔۔۔ دروازے کے ساتھ اپنی پشت اُٹکاتی تارا خود سے بڑبڑائی تھی اُس کو فضا میں کوئی انٹر سٹ نہیں تھا وہ جانتی تھی جتنا یہ گھر والے حیات کو چاہتے تھے جتنا وہ اُس کی تکلیف میں تڑپ اُٹھتے تھے ویسے وہ کبھی فضا کی تکلیف میں نہیں تڑپے گے



میں آج ولیمہ نہیں چاہتا تھا۔۔۔ وہ لوگ ناشتہ کر کے ڈرائیونگ روم میں بیٹھے تو احناف نے سب کو دیکھ کر سنجیدگی سے کہا تو وہ لوگ چونک کر اُس کو دیکھنے لگے جس کا چہرہ ہر احساس سے عاری تھا

وجہ؟ الطاف صاحب نے سنجیدگی سے اُس کو دیکھا

ہاں کیا وجہ ہے احناف جو تم ایسا بول رہے ہو میں نے ولیمہ کا ڈریس تک خود ڈیزائن کر دیا ہے اگر ولیمہ لیٹ ہو گیا تو وہ ڈیزائن تو پُرانہ ہو جائے گا۔۔۔ حیات بھی بول پڑی

شادی کے ساتھ ولیمہ بھی ایک ساتھ طے پایا تھا اور تمہیں پتا ہے انویٹیشن بھی ہر گھر میں پہنچ چکا ہے ایسے میں اگر دن بدلے گے تو لوگ عجیب قسم کی باتیں کرنا شروع ہو جائے گے۔۔۔" ویسے بھی آج رات ہماری فلائٹ ہے امریکا کی۔۔۔ سلطان بھی احناف کو دیکھ کر بولا تو احناف نے لب بھینچ کر سب کو دیکھا جن کو بس اپنی پڑی تھی۔

وجہ کا ہونا ضروری نہیں میں بس ابھی نہیں چاہتا۔۔۔ احناف نے سنجیدگی سے کہا
انویٹیشن پہنچ گیا ہے تمہیں یہ پہلے کہنا چاہیے تھا اب کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ الطاف
صاحب اُس کی بات ماننے سے انکاری ہوئے

سہی بول رہا ہے الطاف اگر شادی ہو گئی ہے تو ولیمہ آج ہو یا کل اس میں کیا فرق پڑتا
ہے۔۔۔۔ اُسماعیل صاحب نے بھی کہا تو احناف کو جیسے چُپ لگ گئی۔۔۔
آپ ہی سمجھائے احناف کو۔۔۔ حیات اُسماعیل صاحب کو دیکھ کر بولی تو سب
مسکرائے سوائے احناف کے

ویسے تارا اور از لان نہیں آئے ساتھ؟ بینش بیگم انعم بیگم کو دیکھ کر بولی
تارا سورہی تھی اور از لان کے سر میں درد تھا اُس نے کہا وہ آرام کرے گا۔۔۔ انعم
بیگم نے کہا

ویسے اصغر ماننا پڑے گا از لان نے کم عمری میں ہی تمہارا بہت ساتھ دیا ہے۔۔۔ الطاف
صاحب اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھ کر بولے

جی بھائی صاحب اللہ کا شکر ہے۔۔۔۔۔ اصغر صاحب جو ابابو لے

ایکسیوز می۔۔۔۔۔ احناف اپنی جگہ سے اٹھتا اُن سے معذرت کرتا وہاں سے جانے لگا۔

احناف کو کیوں ہوا ہے کافی خاموش اور سنجیدہ سا ہے۔۔۔۔۔ اختر صاحب کو احناف کا

رویہ کٹھکا

میں دیکھتی ہوں۔۔۔۔۔ حیات بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی

ہاں جاؤ اور دیکھو کیا بات ہے۔۔۔۔۔ منیبہ بیگم نے کہا

جواب کی وجہ سے شاید کوئی پریشانی ہو۔۔۔۔۔ بینش بیگم نے اندازہ لگایا

ضرورت کیا ہے کروڑوں کا بزنس ہونے کے باوجود دو ٹکے کی جاب کرنے

کی۔۔۔۔۔ منیبہ بیگم ناپسندیدہ لہجے میں بولی

بچہ اگر کچھ کرنا چاہتا ہے تو اُس کو ٹوکنے کی ضرورت نہیں بلکہ اُس کا ساتھ دینا

چاہیے۔۔۔۔۔ اُسما عیمل صاحب نے کہا

ویسے جیسے آپ نے تارا کو سپورٹ کیا اور اُس نے ماڈلنگ کرنا شروع کی۔۔۔ اختر صاحب طنز ہوئے

اگر وہ ماڈلنگ کرنا چاہتی تھی تو میں نے اجازت دے کر کوئی غلط کام نہیں کیا۔۔۔ اُسما عیمل صاحب نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو اُنہوں نے گہری سانس خارج کی۔۔۔ احناف؟

احناف اپنے کمرے کی بالکنی میں کھڑا ہوتا تارا کو کال کرنے والا تھا جب حیات بھی وہاں آئی تو اُس کو دیکھ کر احناف سخت بد مزہ ہوا تھا وہ ابھی اکیلا رہنا چاہتا تھا پر کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو اُس کو اکیلے رہنے دیتا۔

کہو؟ احناف اپنا سیل فون جیب میں ڈالتا اُس کو دیکھنے لگا کیا ہوا ہے؟

تمہارا رویہ کافی عجیب سا ہے۔۔۔۔ حیات پریشانی سے اُس کو دیکھ کر بولی

کچھ نہیں ہوا اور میں ٹھیک ہوں بس کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتا ہوں " مگر بات یہ ہے کہ یہاں میں سکون کا سانس تک نہیں لے پا رہا۔۔۔۔۔ احناف تلخ ہوا

اوو ہو کیا ہو گیا ہے ایسا بھی جو تمہیں سانس لینے میں بھی مشکل ہونے لگی ہے " اور اپنی ایک دن پہلے آئی بیوی سے کون ایسے بات کرتا ہے؟ حیات کو اُس کا انداز پسند نہیں آیا

حیات کیا تم مجھے تھوڑی اسپیس دے سکتی ہو پلیز؟ جو اباً احناف نے سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر کہا

احناف۔۔۔۔۔ حیات حیرت سے اُس کو دیکھنے لگی

میں ہی چلا جاتا ہوں۔۔۔۔۔ احناف کو فت سے مبتلا ہو کر کہتا وہاں سے جانے لگا جبکہ پیچھے حیات حق دق اُس کا رویہ سمجھنے کی کوشش کرنے لگی جو اُس کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔



ماضی

نہیں۔۔۔۔

تارا جو حیات کی سا لگرہ کے دن باہر نکلتی اپنے کام سے جا رہی تھی احناف کا اُس کو درمیان میں روکنا حیران کر گیا۔

کوئی کام ہے کیا؟ تارا نے سنجیدگی سے اُس کو دیکھا

آئے لو یو۔۔۔۔۔ جواب میں احناف نے دل کی گہرائیوں سے اُس کو دیکھ کر کہا تو "تارا کا گلا خشک ہوا اور اُس کو یکایک حیات کا احناف کو پرپوز کرنا یاد آیا جو احناف نے اُس کا قبول نہیں کیا تھا

آپ کے پاس کچھ اور نہیں ہوتا کیا بات کرنے کے لیے؟ تارا اپنا سر جھٹک کر محض اتنا بولی

تمہیں میری محبت نظر کیوں نہیں آتی آخر۔۔۔۔۔ احناف بے چین سا اُس کو دیکھنے لگا

میرے خیال سے آپ کو آج حیات نے پرپوز کیا ہے آپ کو اُس کے بارے میں سوچنا چاہیے "کیونکہ وہ آپ سے پیار کرتی ہے جبکہ میرے اندر آپ کے لیے ایسی کوئی فیلینگز نہیں ہیں۔۔۔ تارا سنجیدگی سے بولی

مجھ سے کون پیار کرتا ہے میں اس بارے میں نہیں جانا چاہتا میں بس تمہیں چاہتا ہوں تم بس میری بن جاؤں خود سے محبت نہ کرواؤں تو پھر کہنا۔۔۔ احناف اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں لیتا بولا تو تارا جانچتی نظروں سے اُس کا چہرہ دیکھنے لگی جہاں وہ دیکھ سکتی اُس کی آنکھوں میں اپنا عکس "وہ حیران تھی کہ احناف "حیات کا پرپوز ٹھکرا کر بھاگتا ہوا اُس کے پیچھے آیا تھا" وہ اُس کا طلبگار ہمیشہ رہا تھا مگر آج وہ ایسا کچھ کرے گا اس کی اُمید "تارا کو نہیں تھی یعنی وہ حیات پہ اُس کو ترجیح دے رہا تھا کیا اُس میں ایسا کچھ تھا جو احناف جیسا شخص ہر بار سوالی بن کر اُس کے پاس آتا تھا "جانے وہ کتنی بار اُس کو خالی ہاتھ لوٹا چکی تھی مگر وہ جانے کس مٹی کا بنا ہوا تھا جو پھر سے اُس کے پاس آ جاتا تھا۔

آپ کو مجھ سے پیار کیوں ہے؟" ہو سکتا ہے محض یہ ہمدردی ہو۔۔۔۔۔ کچھ سوچ کر تار نے کہا تو احناف نے نظریں اٹھا کر اُس کو دیکھا جو اُس کو ہی دیکھ رہی تھی۔

یہ ہمدردی نہیں میرا پیار ہے پر اگر تمہیں یہ ہمدردی لگ بھی رہا ہے تو میں بتا دوں تمہارے علاوہ میں کسی اور کا تصور نہیں کر سکتا تمہیں کسی اور کے ساتھ دیکھتا ہوں تو میرا خون کھول اٹھتا ہے۔۔۔۔۔ احناف شدت سے بولا

میرے لیے کیا کر سکتے ہیں آپ؟ تار نے ایک قدم اُس کی طرف بڑھایا اور چیلنج کرتی نظروں سے اُس کو دیکھا

کچھ بھی۔۔۔۔۔ احناف نے بنا سوچے سمجھے جواب دیا

کچھ بھی؟ تار ایک طرف مسکرائی

آزما کر دیکھ لو مایوس نہیں کروں گا تمہیں۔۔۔۔۔ احناف نے اُس کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ کا دباؤ بڑھایا

مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔۔ تارا نے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ سے نکالا مگر احناف نے اُس کو ایسا کرنے نہیں دیا

کس سے؟ احناف نا سمجھی سے اُس کو دیکھا

بے وفائی سے اور۔۔۔۔۔ تارا بنا اُس کو دیکھ کر بولی

اور؟

اُس کو خاموش دیکھ کر احناف نے جاننا چاہا

اور دھوکے سے اپنا اعتبار ٹوٹنے سے مجھے ڈر لگتا ہے مجھے ڈر لگتا ہے کہ اگر میں کسی سے

پیار کروں گی تو وہ مجھے چھوڑ دے گا۔۔۔ تارا نے کہا تو احناف نے اُس کو دیکھ کر

گہری سانس لی

مجھ پر یقین کرو نین میں کبھی تمہیں دھوکہ نہیں دوں گا۔۔۔۔۔ احناف نے پُر یقین

لہجے میں کہا

تم اتنا بدگمان کیوں ہو مردوں سے؟ احناف سمجھ نہیں پایا

پتا نہیں۔۔۔۔۔ تارا نے ٹالا

نہیں یہاں دیکھو میری طرف۔۔۔ احناف نے ٹھوڑی سے پکڑ کر اُس کا چہرہ اپنی طرف کیا

مجھے تمہاری نیلی آنکھوں سے عشق ہے۔۔۔ احناف نے بتایا

آپ نے بتایا نہیں میرے لیے کیا کر سکتے ہیں آپ؟ تارا نے اُس کی بات نظر انداز کی

میں نے بتایا کچھ بھی اور کچھ بھی کا مطلب ہوتا ہے کچھ بھی۔۔۔۔۔ احناف نے اپنی

بات پر زور دیا

میں کیسے مان لوں؟ تارا کو جانے کیوں احناف پر اعتبار کرنے سے ڈر لگ رہا تھا اُس کو پتا تھا جو وہ احناف سے اب کروانا چاہے گی وہ اُس کو سخت ناگوار لگے گا اور ہو سکتا تھا پھر احناف بھی باقی سب کی طرح اُس سے نفرت کرنے لگ جاتا

حیات کا پرپوزل قبول کر لے۔۔۔۔۔ تارا نے اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تو احناف نے چونک کر اُس کو دیکھا

سوری مگر میں نہ خود کسی اور کا بن سکتا ہوں اور نہ تمہیں کسی اور کا ہونے دوں گا۔۔۔۔۔ احناف گھمبیر لہجے میں بولا تھا جس کو سن کر تارا جانے کیوں مسکرائی اور اُس کو اپنے قریب مسکراتا دیکھ کر احناف کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔۔ میں نے کب کہا آپ اُس کے بن جائے؟ تارا نے اُس کو دیکھ کر آہروریز کیے مطلب؟ احناف کو سمجھ نہیں آیا

آپ اُس کو خود سے پرپوز کرے اُس سے پیار کا دعویٰ کرے "اپنے ہونے کا شدید احساس کروائے رشتے کی بات تک کرے" منگنی بھی کر لے "شادی تک بات بھی

پہنچ جائے مگر نکاح؟ "وہ نہ ہو آپ بھری محفل میں بولے گے کہ آپ کو یہ نکاح قبول نہیں پھر میں مانوں گی کہ آپ کو واقع مجھ سے محبت ہے۔۔۔ تارا اُس کو دیکھ کر بولتی گی تو اُس کی بات سن کر احناف کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا وہ سمجھ نہیں پایا کہ یہ کیا تارا اُس کو کرنے کا بول رہی ہے۔۔۔

نہیں؟

بے یقینی ہی بے یقینی تھی احناف کی نظروں اور لہجے میں میں۔۔۔"

[illegible]

تمہارے لیے جان بھی حاضر ہے پر نین یہ جو تم کرنے کا بول رہی ہو مجھے لگتا ہے اس بات کا اندازہ تمہیں خود بھی نہیں۔۔۔۔ آئے مین وہ ہماری کزن ہے میری دوست بھی ہے اور تم چاہتی ہو میں اُس کو دھوکہ دوں "اپنے پیار کے جھوٹے جھانسنے میں

لاؤں" اور پھر اُس کا دل توڑ دوں۔۔۔ تم ایسا کیسے کرنے کا بول سکتی ہو مجھے یقین نہیں

آ رہا۔۔۔۔۔ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا احناف عجیب کیفیت سے دوچار ہوا

یہی تھا آپ کا پیار صد افسوس کہ آپ پہلے امتحان میں ہی فیل ہو گئے۔۔۔۔۔ تار آنے

سر جھٹک کر کہا اُس کو احناف سے یہی اُمید تھی

نہیں مجھے نہیں پتا تم ایسا کیوں چاہتی ہو مگر میں ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ احناف نے اُس کو

دیکھ کر کہا

ٹھیک ہے ایز یو وِش جیسے آپ کی مرضی کوئی زور زبردستی نہیں ہے مگر آپ میری

بھی ایک بات کان کھول کر سُن لے آج کے بعد آپ دوبارہ میرے راستے میں نہیں

آئے گے اور نہ ایسی کوئی چیز لائسنز بولینگے" میں کیا کرتی ہوں کس سے دوستی کرتی

ہوں کس کے ساتھ گھومتی ہوں اُس سے آپ کا کوئی لینا دینا نہیں ہونا

چاہیے۔۔۔۔۔ تارا سنجیدگی سے دو ٹوک لہجے میں بولی

تم ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔ احناف کو بُرا لگا

میں ایسا کروں گی مسٹر احناف جتوئی۔۔۔۔۔ تارا مضبوط لہجے میں بولی

تمہیں آخر حیات سے مسئلہ کیا ہے؟ "تم کیوں ہمارے درمیان اُس کو لانا چاہتی ہو۔۔۔۔۔ احناف زرج ہوا

اگر آپ میری بات ماننا نہیں چاہتے تو میں کیوں بتاؤں آپ کو؟" آپ محض کزن کے علاوہ میرے لگتے کیا ہیں؟ تارا نے طنز نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

نین پلینز میری محبت

مجھے لفظی محبت نہیں چاہیے احناف آپ کو پروف دینا ہو گا۔۔۔ تارا اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر بولی

جو تم چاہتی ہو وہ ممکن نہیں۔۔۔۔۔ احناف نے سنجیدگی سے کہا

میں نے جو آپ سے کہا وہ یاد رکھیے گا آج کے بعد آپ میری پرویسی میں دخل اندازی نہیں کریں گے۔۔۔ تارا اتنا کہتی اپنی گاڑی کی طرف بڑھی تھی "پچھے احناف کی نظروں نے دور تک اُس کا تعاقب کیا تھا



حال!

ولیمہ اسپیشل

تمہارا موڈ ٹھیک ہوا؟ حیات اپنے برابر بیٹھے احناف سے پوچھنے لگی مگر نظریں سامنے
مہمانوں پر جمی ہوئیں تھیں۔۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔ احناف بے چین سایہاں سے وہاں دیکھتا اُس سے بس اتنا بولا

شکر اللہ کا اب میں تمہیں ایک بات بتاتی چلوں یہ رنگ میری ناپ کی نہیں ہے کیا تم
بھول گئے ہو میری ناپ؟ "انگھوٹی لیتے وقت مجھ سے ایک بار مشورہ لیتے تو اچھا تھا

کیونکہ وہ تو میری انگلی میں جیسے پھس چکی تھی میں نے بڑی مشکل سے اُس کو نکالا

تھا۔۔۔۔۔ حیات جھرجھری لیکر اُس کو بتانے لگی تو احناف کے چہرے پر زخمی

مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔۔۔۔۔

حیات

احناف اُس سے کچھ کہنے والا تھا مگر نظر جب سامنے آتی تارا پر گئی تو الفاظ جیسے ختم ہو گئے تھے وہ بس یک ٹک دیوانوں کی طرح آہستہ چلتی ہوئی تارا کو دیکھنے لگا جو اسکن کلر کے فراق میں حد سے زیادہ سے پیار لگ رہی ہے۔۔۔ "وہ آج جم کر تیار ہوئی تھی تاکہ کسی کو یہ نہ لگے کہ وہ اُداس ہے۔۔۔"

اففف مجھے پتا نہیں تھا یہ اتنا سچ سنو کر آئے گی۔۔۔ حیات کی نظر جب تارا پر گئی تو وہ بولی مگر احناف کچھ سُن کہاں رہا تھا وہ تو بس اُس کی آنکھیں دیکھ رہا تھا کیونکہ آج تارا نے پہلی بار اپنی آنکھوں میں سیاہ لینز ڈالے تھے۔۔۔ "یعنی وہ اب اُس کو اپنی آنکھوں کے رنگ سے بھی محروم رکھنے والی تھی یہ سوچ کر احناف کو اپنے اندر درد کی ٹیسیں اُٹھتی محسوس ہوئی

Congratulations czn.

تارا اسٹیج پر آتی حیات کی طرف ایک پھولوں کا بُکے تھامتی ہوئی بولی تو وہ کافی تعجب سے اُس کو دیکھنے لگی۔

تھینک یو پر کل تم کہاں تھی؟ حیات نے پوچھا

[illegible]

آپ بھی بہت لکی ہیں۔۔۔ تار نے اس بار براہ راست احناف کو دیکھ کر کہا جس کی آنکھیں اُس سے بہت کچھ کہنا چاہ رہی تھی۔۔۔

ایکسیوزمی۔۔۔ تارا احناف سے نظریں ہٹاتی معذرت کرتی اسٹیج سے اترنے لگی تو
اُس کے ڈوپٹے کا کونہ احناف کی گھڑی میں اٹک گیا تھا یہ اچانک ہوا تھا یا احناف کی کوئی
سازش تھی تارا جان نہ پائی بس پلٹ کر سنجیدگی سے احناف کو دیکھنے لگی جس نے اپنا وہ
ہاتھ اُٹھایا ہوا تھا۔ "اور خاموش سا اُس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔"

تارا ایک نظر آس پاس ڈالتی تھوڑا جھک کر اُس کی گھڑی سے اپنا ڈوپٹہ آزاد کرنے " لگی ایسے میں وہ اپنے چہرے پر احناف کی نظروں کا ارتکاز بخوبی محسوس کر پارہی تھی جس سے اُس کے ہاتھوں میں کپکپی سی آگئی تھی۔۔۔ جبکہ یہ سین حیات کافی اکتاہٹ سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

میں مدد کرتا ہوں۔۔۔۔ احناف نے کہہ کر اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ کے اُپر رکھا تو تارا نے سختی سے اپنے ہونٹوں کو بھیج کر احناف کو دیکھا جواب جان کر اُس کے ڈوپٹے کا کونہ اپنی گھڑی میں پھسار ہاتھا۔۔۔

توبہ ہے ایک کام تم دونوں سے نہیں ہو رہا ہٹو میں کرتی ہوں۔۔۔۔ حیات سے جب تارا کا احناف کے اتنا پاس کھڑا رہنا مزید برداشت نہیں ہوتا تو کہہ کر آگے بڑھنے لگی جب تارا نے اچانک اپنے ڈوپٹے کو کھینچا تھا جس سے اُس کا ڈوپٹہ پھٹ گیا تھا مگر وہ نظر انداز کرتی نیچے اترنے والی تھی جب اُسما عیل صاحب کی آواز نے اُس کو رکنے پر مجبور کیا۔۔۔۔

تارا میری جان یہاں آؤ اور ازلان تم بھی۔۔۔ اُسما عیل مسکرا کر آخر میں ازلان سے بولے جو ابھی وہاں پہنچا تھا۔۔۔

جی نانا جان۔۔۔ تارا اُن کے پاس آتی سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھنے لگی "ازلان بھی جبکہ وہی آگیا تو اُسما عیل ایک طرف تارا کو کھڑا کیا اور دوسری طرف ازلان کو تو یہ دیکھ کر احناف کو کچھ غلط ہونے کا احساس شدت سے ہوا تھا وہ سانس رُ کے اپنے دادا کو دیکھنے لگا جن کے چہرے پر آج ایک الگ سی چمک اور خوشی تھی۔۔۔

آج میں ایک بہت بڑا اور ضروری اعلان کرنے جا رہا ہوں۔۔۔ اُسما عیل صاحب نے "مائیک پر کہا تو ہر ایک کی توجہ اُن کی طرف مبذول ہوئی

کہی ان دونوں کا رشتہ تو نہیں کرنے کا سوچ رہے؟ حیات نے اندھیرے میں تیر پھینکا تھا مگر احناف نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو زور سے بھینچا تھا

میں اپنی نو اسی تارا کا ہاتھ اپنے ہونہار پوتے ازلان کے ہاتھ میں دیتا ہوں۔۔۔ اُسما عیل صاحب محبت سے تارا کا ہاتھ چوم کر اُس کا ہاتھ ازلان کے ہاتھ

میں دیا تو اُن دونوں کی رنگت پل بھر میں فق ہوئی تھی تار اتو بُت بنی اپنے نانا کو دیکھے
 جارہی تھی جنہوں نے ایک دفعہ پوچھنا تو دور بتانا تک گوارا نہیں کیا تھا دوسری طرف
 اُسما عیل صاحب کے ایک جملے نے جیسے احناف کی سانسیں نکال لی ہو اُس کو اپنا دل بند
 ہوتا محسوس ہو رہا تھا وہ شاک کی کیفیت میں بیٹھا اُن کو دیکھنے لگا جو اور کچھ بھی کہنے
 میں مصروف تھے پر احناف کو کچھ اور سُنائی کب دے رہا تھا۔۔۔۔



دادا جان۔۔۔ از لان نے کچھ کہنا چاہا مگر اُسما عیل صاحب نے اُس کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا تو وہ دل پر پتھر رکھتا چپ ہو گیا تھا مگر تارا؟ "وہ تو اُسما عیل صاحب کو اتنا خوش دیکھ کر جیسے گونگی بہری بن گئی تھی اُس کو اگر کچھ پتا تھا تو بس یہ کہ اُس کے نانا آج خوش ہیں اور تارا اپنی کسی بات کی وجہ سے اُن کی خوشی کو مانند کرنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔" یہ وہ ایک واحد ہستی تو تھی جو اُس سے خلوص دل سے محبت کرتی

تھی "جس کی محبت اور اپنائیت میں نہ تو کوئی بناوٹ تھی اور نہ کوئی اپنا
غرض۔۔۔۔۔"

ابو جان اتنا بڑا فیصلہ کرنے سے پہلے ہم سے پوچھا تو ہوتا۔۔۔ اختر صاحب اُن کے
پاس آکر آہستگی سے بولے

تم سے میں کیوں پوچھتا؟ فیصلہ میں نے اپنی تارا کے حق میں کیا ہے اور اصغر سے میں
بات کر چکا تھا۔ اُسما عیل صاحب نے بہت کچھ باور کروایا تو انعم بیگم اپنے شوہر کو
دیکھنے لگیں جو خلاف توقع آج خاموش سے تھے اور اُن کی یہ خاموشی انعم بیگم کو کسی
آنے والے طوفان کا پیش خیمہ لگی۔۔۔۔

اصغر۔۔۔ اختر صاحب نے اصغر صاحب کو گھورا

بی پی ہائے نہ کرو آپ مہمان ہیں آس پاس گھر جا کر بات ہوگی۔۔۔ اصغر صاحب سے
پہلے منیبہ بیگم بول اُٹھی

م۔۔۔ میں۔۔۔ آتی۔۔۔ ہوں۔۔۔۔۔ تارا کو لگا اگر وہ مزید وہاں رُکے گی تو اُس کا
سانس رُک جائے گا تبھی اُلٹے پاؤں چلتی وہ اسٹیج سے اترنے لگی تو ہر کوئی بڑھ چڑھ کر
اُس کو مبارکباد دینے لگا جن کو وہ نظر انداز کرتی گئی۔۔۔

واؤ بم بلاسٹ تھا یہ تو۔۔۔ حیاتِ اتنا کہتی سائیڈ پر دیکھا تو احناف کی جگہ اُس کو خالی نظر آئی

یہ احناف کہاں چلا گیا؟ حیات حیرت سے آس پاس دیکھتی منہ ہی منہ میں بڑبڑائی
حیات تم نے سُناد ادا ہونے کیا کہا؟ اُس کے پاس سولہ آکر بیٹھی
ہاں جی وہ تارا تمہاری بھابھی بننے والی ہے مُبارک ہو جی۔۔۔ حیات نے منہ کے
زاویے بگاڑ کر کہا

بکو نہیں یار مجھے وہ اپنی بھابھی کے روپ میں قبول نہیں ہے۔۔ سول نے اُس کو گھورا
ویل میں کیا کر سکتی ہوں "تمہیں یہ اپنے دادا ابو سے کہنا چاہیے۔۔۔ حیات شانے
اُچکا کر بولی

ہاں اب تو تمہیں یہی کہنا ہے نہ خود تو مزے سے اپنی زندگی اکیلے گھر میں گزار کر
عیش کروں گی اور ایک میں ہوگی جو ساری عمر اُس تارا کو دیکھتی رہے گی۔۔۔ سول
دانت پیس کر بولی

تمہاری بھی ایک دن شادی ہونی ہے۔۔۔ حیات نے اُس کو گھورا
خاور سے۔۔۔ سول قدرے شرما کر بولی
پلیز سول بھائی کا تو تم سوچو بھی نہ۔۔۔ حیات نے تاسف سے اُس کو دیکھ کر کہا
کیوں نہ سوچوں؟ سول کو اُس کی بات پسند نہیں آئی
کیونکہ وہ تم میں انٹر سٹڈ نہیں ہے اچھا ہے جو تم بھی اُن میں انٹر سٹڈ لینا
چھوڑ دو۔۔۔ حیات نے وجہ بتائی

وہ بھی مجھ سے پیار کرینگے تم دیکھنا۔۔۔ سول نے اُس کو چیلنج کیا
اوکے جی دیکھتے ہیں۔۔۔ حیات نے جان چھڑوائی جیسے



تارا تیز تیز قدموں سے چلتی جا رہی تھی جب اچانک کسی نے اُس کو بازو سے پکڑ کر اپنے طرف کھینچ کر ایک کمرے میں لا کر دروازہ زور سے بند کیا تھا۔ "اِس اچانک افتاد پر تارا چیخنے والی تھی جب احناف نے اُس کے منہ پر اپنا مضبوط ہاتھ جما کر اُس کی چیخ کا گلا گھونٹا

نیں۔۔۔۔ احناف پیاسی نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا تو تارا نے نفرت سے اُس کا ہاتھ جھٹکا

تم نے انکار کیوں نہیں کیا؟" دماغ کہاں ہوتا ہے تمہارا دادا جان نے بھری محفل میں اتنا بڑا فیصلہ سنایا اور تم چپ رہی کیوں؟" تم نے اُن کو انکار کیوں نہیں کیا۔۔۔۔ احناف سختی سے اُس کو کندھوں سے تھام کر بولا تو تارا زخمی نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی جو پاگل ہونے کے در پر تھا۔۔۔

کیونکہ وہ میرے نانا ہیں مجھے اُن سے محبت ہے۔۔۔۔ "میں اُن کے فیصلہ پر ایک بار پہلے انحراف کر چکی ہوں مگر دوبارہ یہ غلطی نہیں کروں گی وہ اگر چاہتے ہیں میں

از لان سے شادی کروں تو میں کروں گی۔۔۔ تارا نے کہا تو احناف پھٹی پھٹی
نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا۔

آریو میڈنین مطلب کہنا تو دور تم نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا؟ "تم میرے نکاح میں ہو
نین تم میری ہو صرف اور صرف میری میں تم سے بے تحاشا محبت کرتا ہوں تم
میری جان ہو اور تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ تم نکاح کے اُپر نکاح کرو گی۔۔ احناف اپنا
ماتھا اُس کے ماتھے سے اُکاتا تھکے ہوئے لہجے میں بولا تو تارا نے ایک لمبا سانس اپنے
اندر کھینچا

مجھے ط۔۔۔ لا۔۔۔ ق طلاق چاہیے۔۔۔ تارا نے اٹک اٹک کر اپنی بات پوری کی تو اُس
کی بات پر حناف کا خون کھول اُٹھا

میں تمہاری جان لے لوں گا نین اگر دوبارہ ایسی کوئی بکو اس کی تو۔۔۔ احناف بولا
نہیں بلکہ دھاڑا تھا

میں تمہارے ساتھ نہیں رہوں گی کبھی آئے ہیٹ یو۔۔۔ تارا بے خوفی سے بولی

رہنا تو تمہیں بس میرا ہو کر ہے پھر تمہاری مرضی خوشی سے یا زبردستی سے مگر میں تمہیں طلاق مرتے دم تک نہیں دوں گا۔۔۔ احناف نے زور سے اُس کو دیوار کے ساتھ لگائے کہا تو تار نے غصے سے اُس کو گھورا جواباً اتنی ہی چاہت سے احناف نے جھک کر اُس کی پیشانی میں بوسہ دیا۔۔۔

مجھے نہیں دے سکتے تو جاؤ اور ابھی سب کے سامنے حیات کو طلاق دو۔۔۔ آئے پروس میں ساری ناراضگی ختم کر دوں گی اور نانا کو بھی بتاؤں گی کہ ہمارے درمیان کیا رشتہ ہے پلیز احناف میری بات مان جاؤ جو میں کہہ رہی ہوں وہ کر جاؤ اُس کے بعد ہمارے درمیان کوئی نہیں ہو گا پلیز احناف۔۔۔ تارا ایک ہاتھ اُس کے سینے پر دوسرا اُس کے گال پر رکھ کر اُمید بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی تو احناف نے التجائیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

نین بُرائی کا بدلا بُرائی نہیں ہوتا۔۔۔ احناف نے اُس کو سمجھانا چاہا جس پر تارا کے تاثرات یکدم تن گئے تھے۔

گوٹو ہیل مر جاؤ تم احناف آئے ریٹلی ہیٹ یو میں کبھی تمہیں معاف نہیں کروں گی۔۔۔" اور اگر تم نے مجھے طلاق نہ بھی دی تو خلع کا آپشن ہے میرے پاس۔۔۔۔۔ تار نے پوری قوت سے اُس کو دھکا دے کر خود سے دور کیا مگر احناف کو یہ دوری کہاں برداشت تھی۔۔۔

نین کوئی ایسا قدم مت اٹھانا کہ بعد میں خود ہی تمہیں پچھتنا پڑے۔۔۔۔۔ احناف نے سنجیدگی سے کہا

اوو تو اب تم مجھے دھمکی دو گے؟ تار نے تمسخرانہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا
حیات سے نکاح کرنا میری مجبوری تھی نین پلیز میری مجبوری کو سمجھو اور اپنا غصہ ختم کرو۔۔۔۔۔ احناف نے اُس کو دیکھ کر کہا

مرد کبھی مجبور نہیں ہوتا احناف اور تم تو بالکل بھی نہیں تھے "تم نے جان کر حیات سے نکاح کیا کیونکہ وہ تمہیں اچھی لگنے لگی تھی۔۔۔" اور وہ دن دور نہیں جب وہ تمہارا بچہ پیدا کرے گی پھر بھی تم نے یہی کہنا ہے کہ "نین میں مجبور تھا ہمارا اسلام

ہمیں یہ اجازت نہیں دیتا کہ بیوی سے چھ ماہ سے زیادہ دور رہا جائے۔۔۔۔۔ تارا ہڈیاتی انداز میں چلائی تھی مگر اُس کی آخری بات پر احنافِ اس پیچیدہ حالت میں ناچاہتے ہوئے بھی مسکرایا تھا اور یہ دیکھ کر تارا کا خون کھول اُٹھا تھا جیسی آگے بڑھ کر ایک تھپڑ اُس کے گال پر مارا تھا کیونکہ وہ اُس کی مسکراہٹ کا ایک الگ مطلب نکال چکی تھی

تم نے کیسے سوچ لیا میں تمہارے ساتھ ایسا کروں گا؟ ایک غلطی کی ہے دوسری نہیں
کر سکتا۔۔۔۔۔ احناف نے اُس کو اپنے حصار میں لیا

واقعی احناف تم نے مجھے اتنا بیوقوف سمجھا ہوا ہے؟ تار انے ناگواری سے اُس کو دیکھا
میں نفس کا اتنا کچا نہیں ہوں نین اس بات کا اندازہ تمہیں بخوبی ہونا چاہیے "تین
سالوں سے تم میرے نکاح میں ہو کئی راتیں میں نے تمہارے کمرے میں گزاری ہیں
مگر ایک حد میں رہ کر تو اگر میں اپنی محبوب بیوی سے دوری اختیار کر سکتا ہوں تو

حیات سے بھی کر سکتا ہوں۔۔۔ احناف اُس کے چہرے پر آتے بالوں کو پیچھے کرتا
بولا تو تارا الا جواب ہوئی تھی۔

گزشتہ رات تم بھول چکے ہو شاید۔۔۔۔۔ کچھ توقع بعد تارے نے کہا تو احناف نے
سنجیدگی سے اُس کو دیکھا



! کچھ دن پہلے

اگلے دن تارا کی آنکھ کھلی تو اپنے بالکل پاس اُس کو دیکھ کر تارے نے رُخی سے
کروٹ بدلی تھی۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ احناف نے بیحد نرمی سے اُس کا نام لیا

صبح ہو گئی ہے اب تم جاؤ۔۔۔۔۔ تارا بنا اُس کو دیکھ کر بولی

ناراض ہو گئی ہو؟ احناف کو پریشانی ہوئی

تمہیں کیا؟" تمہیں تو جو چاہیے تھا وہ مل گیا نہ اب جاؤ پلیز لیومی لون۔۔۔۔۔ تار نے ناگوار لہجے میں اُس سے کہا

نہیں تمہیں پتا ہے مجھے تمہارا ایسے بات کرنا اچھا نہیں لگتا تو پلیز آئیندہ مجھ سے پیار سے بات کرنا۔۔۔ احناف اُس کا رخ اپنی جانب کرتا سنجیدگی سے دو ٹوک لہجے میں کہا تو تار نے شکوہ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھا جو بس حکم کرنا جانتا تھا اور اُس کے چہرے پر شرمندگی کا کوئی آثار نہیں تھا

میرا کام نہیں ہوا تھا احناف اور ہمارے درمیان یہی طے ہوا تھا کہ جب تک ہمارا نکاح نانا جان کے سامنے ظاہر نہیں ہوتا ہم دونوں آپس میں ازواجی رشتہ قائم نہیں کریں گے" پر تم اپنی بات سے مکر گئے۔۔۔۔۔ تار نے جیسے شکوہ کیا

اس میں کیا مسئلہ ہے ابھی چلتے ہیں دادا جان کے پاس اور بتاتے ہیں اپنے نکاح کا۔۔۔۔۔ احناف جلدی سے اُس کے اُپر چادر ہٹاتا بولا تو تار نے اُس کو گھورا زیادہ ہوشیار مت بنو۔۔۔۔۔ تارا بھی اُٹھ کر بیٹھ گئی۔

میں کل پریشان تھا اور تمہارا دیا گیا گفٹ مجھے خاص پسند نہیں آیا تبھی یہی لینے آگیا۔۔۔ احناف شوخ ہوا

بہت بُرا مذاق تھا "اور میں بھولی نہیں کیسے تم نے میرے بغیر کیک کاٹا تھا۔۔۔ تارا نے جلے کٹے انداز میں کہا تو احناف مسکرایا

تم نے کہا تھا اور نہ تمہاری اجازت کے بغیر میں سانس بھی نہ لوں ویسے بھی میں نے اپنی سالگرہ پہلے تمہارے ساتھ منائی تھی کل تو بس ایک دکھاوا کیا تھا۔۔۔ احناف نے کہا تو تارا کو چپ لگ گئی۔۔۔



تمہیں میرا جسم چاہیے تھا احناف

نہیں۔۔۔۔۔ تارا کچھ سخت کہنے والی تھی جب اچانک احناف نے اُس کا جبرِ ادب چاٹا تھا اُس کے ایسے وحشیانہ انداز میں تارا نے بے تاثر نظروں سے اُس کو دیکھا تھا

تم جانتی ہو ایسا کچھ نہیں میں چاہتا ہوں تمہیں۔۔۔ احناف اُس سے دور ہوتا اپنے
بالوں میں ہاتھ پھسا کر بولا

آپ مجھے ڈائورس دے اور حیات کے ساتھ اپنی زندگی کی شروعات کرے اُس کو ہر
وہ حق دے جو اُس کا آپ کی طرف آتا ہے مگر برائے کرم اُس سے پہلے مجھے طلاق
دے تاکہ میں بھی اپنی زندگی کی نئی شروعات کر سکوں از لان کے ساتھ۔۔۔۔۔ تارا
نے جیسے ہر ممکن کوشش کی اُس کا صبر آزمانے کی

تمہیں شرم نہیں آتی نین میرے نکاح میں ہو کر تم کسی غیر شخص کا ذکر کر رہی
ہو۔۔۔۔۔ احناف کا خون کھول اُٹھا تھا

کیئرنگ کزن ہے میرا اگر آپ شراکت کر سکتے ہیں تو میں علیحدہ ہو سکتی ہوں "مجھے
میری زندگی جینے کا پورا اختیار ہے۔۔۔۔۔ تارا نے باور کروایا

نہیں اُس سے پہلے میں خود کو ختم کر لوں گا اور اگر تمہارے بارے میں ازلان نے ایسا سوچا بھی تو میں اُس کو بھی جان سے مار دوں گا۔۔۔۔۔ احناف نے زور سے اپنا ہاتھ دیوار پر مارا

اور کر بھی کیا سکتے ہیں آپ سوائے اِس کے۔۔۔ تار نے سر جھٹکا اور دروازے کے
ہینڈل پر اپنا ہاتھ رکھ کر جانے والی تھی جب احناف نے اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا
تم باہر جاؤ گی اور انکار کروں گی۔۔ احناف نے حکیمہ لہجے میں اُس سے کہا
میں ایسا کچھ نہیں کروں گی تمہارے کہنے پر تو بالکل بھی نہیں۔۔۔ تارا جاتی نظروں
سے اُس کو دیکھ کر کہتی ایک جھٹکے سے دروازہ کھول کر باہر آئی تو اُس کو اپنے سر میں
درد کی ایک شدید ٹیس اُٹھتی محسوس ہوئی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے کی وجہ
سے بے اختیار اُس نے دیوار کا سہارا لیا

ندیں

کیا ہوا تمہیں؟ احناف جو اُس کو ہی دیکھ رہا تھا جبھی اُس نے جب تارا کو دیوار کا سہارا
لیتا دیکھا تو بھاگتا ہوا اُس کے پاس آیا

کچھ نہیں ہوا اٹھیک ہوں میں تمہیں ہمدردی جتانے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔ تارا خود
کو کمپوز کرتی اُس کو دیکھ کر بولی جس کو نظر انداز کیے احناف نے اُس کا ماتھا چھو کر
ٹیمپر پچر چیک کرنے کی ایک کوشش کی جو نارمل تھا۔۔

میں چھوڑ دوں تمہیں؟ احناف نے پوچھا

آپ مجھے آلرڈی چھوڑ چکے ہیں۔۔۔۔۔ تارا نے نخوت سے سر جھٹکا

میں گھر کی بات کر رہا تھا۔۔۔ احناف کو اُس کی بات پسند تو نہیں آئی مگر اس بار وہ کچھ
نہیں ملا

پر میں سہارے کی بات کر رہی تھی جو تم نے درمیان میں چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔ تارا اپنی
بات کہہ کر وہاں رُکی نہیں تھی پیچھے احناف نے بڑے ضبط سے اُس کو جاتا دیکھا
تھا۔۔۔۔۔



!ماضی

یہ لیں منہ میٹھا کریں۔۔۔۔۔ احناف اپنے دادا کی طرف آیا تو ارسلان اُس کے راستے میں آتا پر جوش لہجے میں بولا

میٹھائی کس خوشی میں؟ احناف نے اُلجھن بھری نظروں سے اُس کو دیکھا

وہ دراصل تارا کا رشتہ پکا کر دیا ہے دادا جان نے اُس خوشی میں۔۔۔۔۔ ارسلان نے بتایا تو پل بھر میں احناف کی آنکھیں سرخ ہوئی تھی اور وہ جبرے بھیجتا بنا آس پاس دیکھے تارا کے کمرے میں آیا جو کھڑکی کے پاس کھڑی تھی۔

نہیں۔۔۔۔۔ احناف نے دھاڑنے والے انداز میں اُس کو پکارا تو تارا پلٹ کر اُس کو دیکھنے لگی جو اپنے چہرے پر کافی نا فہم تاثرات سجائے اُس کو گھور رہا تھا

مبارکباد دینے آئے ہیں آپ مجھے؟ تارا بازوؤں سینے پر باندھے اُس سے جواب طلب ہوئی

تم کیا چاہتی ہوں آخر کیوں میرے ساتھ ایسا کر رہی ہو؟ احناف اُس کے سر پر نازل
ہوا

میری بات مان جائے یا پھر وہ ہونے دے جو ہونے جا رہا ہے کیونکہ میں بہت خوش
ہوں اپنے اس نیولی فکس ہوئے رشتے سے۔۔۔ تارا اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر اٹل
انداز میں گویا ہوئی

تمہاری شادی صرف مجھ سے ہوگی اور یہ بات میں دادا جان سے خود کروں
گا۔۔۔۔۔ "چلو میرے ساتھ۔۔۔۔۔ احناف اُس کا ہاتھ پکڑتا کمرے سے باہر لیجانے لگا
تو تارا کے چہرے کی ہوائیاں اڑنے لگیں

احناف چھوڑے میرے ہاتھ۔۔۔۔۔ تارا نے اُس کے ہاتھ پر مگے مارے
کیوں کیا مسئلہ ہے اب شادی کرنے کا اتنا شوق چڑھا ہے تو میں یا وہ کیا فرق پڑتا
ہے؟ احناف رُک کر اُس کو گھورنے لگا

آپ ایسا کچھ نہیں کرینگے میں بتا رہی ہوں میں خود کو کچھ کر لوں گی۔۔۔۔۔ تار آنے
کہا تو اُس کے بدلتے انداز دیکھ کر احناف بو نچکار کر رہ گیا۔

دماغ سہی ہے تمہارا۔۔۔ احناف نے جیسے اُس کی عقل پر ماتم کیا

میں سنجیدہ ہوں۔۔۔۔۔ تار انے محض اتنا کہا

میں تمہیں کسی اور کا ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تمہیں نہیں پتا یہ دن میں نے کتنے عذاب میں گُزارے ہیں۔۔۔ احناف بے بس ہوا

[illegible]

مجھے۔۔۔ قبول۔۔۔ ہے۔۔۔ احناف نے کہا تو تارا بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

کیا کہا؟ تار انے اپنا کان اُس کے قریب کیا

تم جو کہو گی میں وہ کروں گا مگر اُس سے پہلے میری ایک شرط ہے۔۔۔۔۔ احناف نے
سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر کہا

میں نانا سے کہہ دوں گی کہ مجھے اُن کے پسند کیے جانے والے لڑکے سے رشتہ منظور
نہیں۔۔۔۔۔ تار نے اندازہ لگائے کہا

یہ بات نہیں ہے میری شرط الگ ہے۔۔۔۔۔ احناف نے کہا تو تارا کا ماتھا ٹھٹھکا

بتائے؟ تارا پوری طرح سے اُس کی جانب متوجہ ہوئی

تمہیں آج مجھ سے نکاح کرنا ہو گا۔۔۔۔۔ احناف نے کہا تو تارا کے ماتھے پر بل نمایاں
ہوئے تھے

اتنی جلدی کیا ہے آپ کو؟ تارا ناگواری سے بولی

میں شیورٹی چاہتا ہوں کہ تم بس میری رہو گی۔۔۔۔۔ احناف نے کہا

میں نے جب کہا ہے تو بس نہ نکاح کیوں کرنا ہے؟ ایسے تو سب کو خبر ہو جائے گی پھر
کیا فائدہ۔۔۔ تارا جھنجھلائی

کسی کو کچھ پتا نہیں چلے گا تم بس حامی بھرو باقی سب میں سنبھال لوں گا۔۔۔ احناف
نے پُر یقین لہجے میں کہا

میں نانا کی رضا کے بغیر ایسا کچھ نہیں کروں گی۔۔۔ تارا نے بے ساختہ اپنا سر نفی میں
ہلایا

خود تم اُن کو کہہ نہیں سکتی مجھے بتانے بھی نہیں دے رہی تو آخر تم چاہتی ہو؟ احناف
زچ ہوا

اس خاندان کی بربادی چاہتی ہوں میں "اپنے ماں باپ کے خون کا حساب چاہتی
ہوں" میں اپنی بہن کے ٹوٹے دل کا حساب چاہتی ہوں اُس کا خون سستا نہیں تھا
احناف جو وہ ان خود غرض لوگوں کے لیے ضائع کر گئی اور موت کو اپنے گلے

لگایا۔۔۔ احناف کے سوال پر تارا پھٹ پڑی تھی اور احناف حیرانگی سے غوطہ زن
اُس کو دیکھنے لگا جس کی نیلی آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔۔۔
یہ کیا کہہ رہی ہو تم؟ احناف کو اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔



حال!

تم مصروف ہو کیا؟ حیات نے احناف کو مسلسل لیپ ٹاپ میں کچھ ٹائپ کرتا دیکھا تو
پوچھ بیٹھی

ہاں پر ریزٹیشن بنا رہا تھا۔۔۔ احناف بنا اُس کو دیکھ کر بولا

تم نے تو اپنے نام نہاد آفس سے لیو لی ہوئی تھی نہ پھر یہ کام؟ اپنے بالوں کو جوڑے
میں قید کرتی حیات نے اُس کی بات سن کر کہا

لیو ایک دو دن کی لی تھی کل سے آفس واپس جانا ہے۔۔۔ احناف نے کہا تو حیات
کے کام کرتے ہاتھ ایک پل کوڑکے تھے

یہ مذاق تھا؟ حیات نے پوچھا

تمہیں لگ رہا ہے رات کے دس بجے میں تمہارے ساتھ مسخراپن کروں گا؟ احناف
نے اُلٹا اُس سے سوال داغا تھا جس کو سن کر حیات کے زاویئے بگڑے تھے اور وہ
سپاٹ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی

احناف تم ایسے بیہیو کر رہے ہو جیسے میں زبردستی تمہارے سر پہ مسلط کی گئی
ہوں "مطلب کل ہماری شادی ہوئی ہے اور درمیان میں بس آج کا دن گزرا ہے
ہماری آپس میں کوئی بات چیت وغیرہ نہیں ہوئی ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ
ٹائم اسپینڈ نہیں کیا۔۔۔۔" اور احناف تم مت بھولو یہ بات کہ ہماری لومیرتج
تھی۔۔۔ حیات اُٹھ کر اُس کے پاس آکر جتانے والے انداز میں اُس سے بولی
حیات کیا تمہیں نہیں لگتا تم مجھ سے زیادہ ایک بہترین ہمسفر ڈیزور کرتی تھی؟ یار میں
تمہارے قابل نہیں ہوں۔۔۔۔ احناف لیپ ٹاپ سائیڈ پر کرتا عجیب لہجے میں اُس
سے بولا جبکہ باقی آخری باتیں وہ اُس کی انکور کر گیا تھا۔۔۔

یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو اور اپنی شادی کے دوسرے دن کو نسا شوہر اپنی بیوی سے
یہ بولتا ہے۔۔۔۔۔ حیات نے اُس کو گھورا

رات بہت ہو گئی ہے تمہیں سو جانا چاہیے کیا پتا کل تمہیں دیکھنے لوگ آئے یا تم اپنے
میکے جاؤ۔۔۔۔۔ احناف نے ٹالنے والے انداز میں کہا

احناف اگر کوئی بات تمہیں پریشان کر رہی ہے تو مجھے کیا بات ہے؟ حیات نے جانا چاہا
کوئی بات نہیں ہے حیات۔۔۔۔۔ احناف تھوڑا چڑ کر بولا

او کے فائن مت بتاؤ پر اب دوبارہ میں بھی نہیں پوچھوں گی۔۔۔۔۔ حیات کو تاؤ آیا
مہربانی ہو گی تمہاری۔۔۔۔۔ احناف نے کہا تو حیات نے صبر کا گھونٹ بھر کر اُس کو
دیکھا پھر بنا کچھ بھی کہے بیڈ پر آ کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔



خاور۔۔۔۔۔

خاور گھر سے باہر جانے والا تھا جب سول نے اُس کو آواز دی تو وہ رُک کر سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا۔۔۔

ہمم کہو؟ خاور اُس کی طرف متوجہ ہوا

تم چچی سے بات کب کرو گے؟ سول نے تھوڑی ہچکچاہٹ سے پوچھا

کس موضوع پر؟ خاور نے آسبروریز کیسے اُس کو دیکھا

ہمارے مطلق۔۔۔۔ سول نے اپنے اور اُس کی طرف اشارہ کیا

ہمارے مطلق سے کیا مراد؟ کیا ہمارے درمیان کچھ ہے؟ خاور نے اُلٹا اُس سے سوال

داغا تو وہ شش و پنج کا شکار ہوئی ہر وقت منہ پھاڑ کر بولنے والی سول کی ہوائیاں اس

وقت خاور کے سامنے اڑی ہوئی تھی۔۔۔

خاور وہ میں

سول سے کچھ بولا نہیں گیا

میں وہ کیا سول؟ جلد سے بتاؤ جو تمہیں کہنا ہے کیونکہ میں آلریڈی لیٹ ہوں۔۔۔ خاور نے عجلت کا مظاہرہ کیا

خاور آئے لویو" اور میں چاہتی ہوں تم گھر میں ہمارے رشتے کی بات آگے بڑھاؤ۔۔۔ سول اپنی آنکھیں زور سے میچ کر بولی تو خاور کی پیشانی میں لا تعداد بلوں کا اضافہ ہوا تھا

سول یہ گھٹیا باتیں تمہارے دماغ میں کس نے ڈالی؟" تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں یعنی خاور جتنی تم سے شادی کروں گا۔۔۔ خاور سخت ناگوار نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا تو سول حق دق اُس کو دیکھنے لگی ہر وقت ہر ایک سے ادب سے بات کرنے والے" خاور کا انداز ہی آج نرالہ تھا سول کو یقین نہیں آیا کہ یہ وہی خاور ہے۔۔۔۔۔ خاور؟؟ سول کے جیسے الفاظ ہی ختم ہو گئے

گوٹو ہیل۔۔۔۔ خاور نخوت سے سر جھٹک کر کہتا باہر کی طرف بڑھا تھا اور سول جہاں تھی وہی کی وہی رہ گئی۔۔۔

چچ بڑے افسوس کی بات ہے نہیں؟" یعنی کچھ سال قبل کسی نے مجھ سے کہا تھا کہ میں ایک بے سہارا اور یتیم لڑکی ہوں جس سے ہر کوئی ہمدردی تو کر سکتا ہے مگر پیار؟ پیار ہر گز نہیں کر سکتا کوئی" کیونکہ ایسے لوگ پیار کے لائق نہیں ہوا کرتے مگر آئے واز تھننگ کہ تم نہ تو بے سہارا ہو اور نہ یتیم نہ مسکین پھر تمہیں کیوں پیار کی بھیک مانگنے کی ضرورت پیش آگئی؟" چلو میرے پاس تو بس میرے نانا تھے پر تمہارے پاس تو سب کچھ ہے تم تو رشتوں سے مالا مال ہو" پھر بھی یہ سب کچھ؟" آئے مین یہ رول تو مجھے پلے کرنا چاہیے تھا نہیں؟ تارا جو ابھی اپنے کمرے سے باہر آئی تھی اُس نے جب اُن دونوں کو باتیں کرتا دیکھا تو اپنے قدم اُن کی طرف بڑھائے تھے" اور جہاں پہلے وہ تینوں اُس کی عزت نفس کو مجروح کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا کرتے تھے ویسے اُس نے بھی ہاتھ آئے موقع کا فائدہ بہت اچھے طریقے سے اٹھایا تھا

یہ کہنے والی تھی تمہیں حیات تھی بہتر ہو گا یہ طعنہ بھی تم اُس کو جا کر مارو۔۔۔۔۔ سول
جو پہلے ہی بھری پڑی تھی "تارا کے الفاظوں نے جیسے جلے پر نمک کا کام کیا تھا۔۔۔
تم بھی ساتھ تھی نہ۔۔۔۔۔ تارا نے پر سوچ لہجے میں کہا تو سول آگ اُگلتی نظروں
سے اُس کو دیکھتی جانے میں ہی عافیت سمجھی "جبکہ تارا خود ڈرامینگ روم میں آئی تھی
جہاں ہر کوئی آپس میں مسکرا مسکرا باتیں کرنے میں لگا ہوا تھا یہ دیکھ کر تارا کے
چہرے کے ایک سایہ آکر لہرایا تھا۔۔۔۔۔

لوگوں کی زندگیوں کو برباد کر کے یہ لوگ کیسے پر سکون زندگی گزار رہے ہیں نہ تو"
ان سے دُنیاوی سکون چھینا گیا ہے اور نہ ان کو آخرت کا کوئی خوف ہے شاید یہ وہ
لوگ ہیں جن کے سینوں میں مہر لگائی جاتی ہے۔۔۔۔۔ تارا نفرت سے ہر کوئی دیکھتی
سوچنے لگی اُس کو سمجھ نہیں آتا تھا کہ لوگوں کی زندگیوں کو اُجاڑنے والے اتنے
مطمئن کیسے رہا کرتے تھے؟

آپ کے لیے کچھ لاؤں۔۔۔۔؟ تارا جو اپنی سوچو میں تھی "ماجدہ کی آواز پر اُس کو" دیکھنے لگی مگر اُس کے ہاتھ میں دودھ کا گلاس دیکھ کر اُس کی سمیل پر تارا کو اپنا جی متلاتا محسوس ہوا جبھی اُس کو اشارے سے جانے کا کہتی خود وہ منہ پر ہاتھ رکھے اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔۔۔۔

اللہ کرے یہ تارا مر جائے۔۔۔۔ سول کسی طوفان کی طرح اپنے اور مول کے مشترکہ کمرے میں آتی دانت پیس کر بولی

خیریت۔۔۔۔۔ مول نے ایک نظر اُس پر ڈالی

تمہیں نہیں پتا آج اُس نے مجھے کتنی باتیں سنائی ہے اور تمہیں پتا ہو گا بھی کیسے تم تو اپنی محبت کا سوگ منانے میں مصروف ہو۔۔۔۔۔ سول اُس کو دیکھ کر طنز ہوئی

بکو نہیں یار میں واقعی میں اپسیٹ ہوں سلطان میرا ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا۔۔۔۔۔ مول حسرت بھرے لہجے میں بولی

وہ تمہارا نہیں تھا اب اس لیے اُس کو چھوڑ کر تم میری مدد کرو۔۔۔ سول اُس کے پاس بیٹھ کر بولی

کیسی مدد؟ سول نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

تم کسی بھی طرح سے چچی منیبہ کے کانوں میں خاور کی شادی کی بات ڈالو اور اشاروں کناروں میں میرا نام بھی ایڈ کرو۔۔۔ سول نے بڑے رازدارانہ انداز میں کہا

سو موڈونٹ بی اسٹوپڈ یہ کام میرا نہیں امی کا ہے اس لیے یہ کام تم اُن کو سونپو۔۔۔ سول نے اپنا دامن چھڑوایا

امی کو تو کوئی فکر نہیں کہ گھر میں دو جوان بیٹیاں موجود ہیں اُن کی شادی کا سوچا جائے اب بھی اُن کو از لان کا خیال آیا ہے۔۔۔ سول سر جھٹک کر بولی

کیونکہ وہ ہمارا بڑا بھائی ہے۔۔۔ سول نے یاد کروایا

تارا؟

وہ کونسا ہم سے بڑی ہیں اور تم دیکھنا از لان کی لائیف میں زیادہ اُس کو ٹکٹے نہیں دوں گی میں "بس میری خاور سے شادی ہو جائے پھر دیکھنا تم کیسے سب کو سیدھا کرتی ہوں۔۔۔۔۔ سول کی سوچ کافی دور تک تھی۔۔۔



تار آنے قے کرنے کے بعد نڈھال حالت میں واش بیسن پہ جھکا اپنا سر اٹھائے آئینے میں خود کو دیکھا تو وہ خود کو پہچان نہ پائی "پیلی رنگت آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے دیکھ کر اُس نے اپنا چہرہ اچھے سے واش کیا پھر کمرے میں واپس آتی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آتی اپنی آنکھوں کے نیچے موجود سیاہ حلقوں پر میک اپ کا ٹچ دینے لگی تاکہ ان نشانات کو چھپا پائے۔۔ "اپنی کاروائی سے فارغ ہوتی اُس نے اب مطمئن نظر خود پر ڈالی جی بھی اُسی وقت اُس کے کمرے کا دروازہ نوک ہوا

آجاؤ۔۔۔۔۔ اپنے بالوں کو ایک طرف کرتی تار آنے اجازت دی

میرا بچہ ناراض ہے کیا؟ اُسما عیل صاحب کی آواز پر تار جھٹکے سے پلٹی تھی۔"

نانا آپ؟

آپ کو کیا ضرورت ہے دروازہ نوک کرنے کی۔۔۔۔۔ تارا اُن کے پاس آتی بولی

میرے سوال کا جواب نہیں یہ؟ اُسما عیل صاحب نے محبت سے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا

آپ سے ناراض کیوں ہوگی میں؟ تارا نے اُلٹا اُن سے سوال کیا

کل میں نے تمہاری رائے کے بغیر اتنا بڑا فیصلہ جو کر لیا۔۔۔ اُسما عیل صاحب بیڈ پر بیٹھ کر بولے

میں آپ سے خفا نہیں پر نانا جان کل کا دن میرے لیے بہت شاکنگ تھا۔۔۔ تارا نے گہری سانس بھر کر بتایا

از لان بہت اچھا ہے تارا اور میں اپنی زندگی میں تمہیں خوشیاں سمیٹتا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ اُسما عیل صاحب نے کہا تو وہ یک طرفہ مسکرائی

[illegible]

وہ میری بات پر کبھی اعتراض نہیں اٹھائے گا۔۔۔ اُسما عیٰل صاحب کے لہجے میں یقین تھا۔۔۔

جی یہ بات تو آپ کی دُرست ہے مگر ضروری تو نہیں نہ جوہر ایک کی سُنے اُس کی کوئی
بھی نہ سُنے۔۔۔ تار انے کہا

کہنا کیا چاہتی ہو تم؟ اُسما عیمل صاحب نے اِس بار سنجیدگی سے پوچھا

نانا جان وہ مجھے بچپن سے اپنی چھوٹی بہن کا درجہ دیتے ہیں۔۔۔ تارا نے اُن کو سمجھانا

چاہا

اس میں کیا ہے کزنز آپس میں پہلے ایسے ہوتے ہی بہن بھائی ہوتے ہیں
پہلے۔۔۔ اُسماعیل صاحب اُس کی بات پر ایسے مسکرائے جیسے کوئی بڑا بچہ کی بات
سن کر مسکراتا ہے

مگر

تم از لان کی چھوڑو اپنا بتاؤ "کیا تم خوش ہو؟ تارا کچھ کہنے والی تھی جب اُسما عیل صاحب اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر بولے تو تارا کی زبان کو تالا لگ گیا۔

تارا میں کچھ پوچھ رہا ہوں؟ اُسما عیل صاحب نے اُس کو کچھ بولتا نہ دیکھا تو کہا

اف۔۔۔ افکورس نانا میں خوش ہوں۔۔۔۔ تارا نے اٹک کر بامشکل اپنی بات مکمل کی

بس پھر میں مطمئن ہوں اپنے فیصلے پر ویسے بھی از لان کو تو خوش ہونا چاہیے کہ میں

اپنی لاڈلی اُس کو سوئپ رہا ہوں۔۔۔۔ اُسما عیل صاحب پر سکون لہجے میں بولے تو تارا

نے کچھ کہے بنا اپنا سر اُن کے سینے پر ٹکایا تھا



چچی میں امی کی طرف جارہی ہوں۔۔۔۔۔ حیات سیڑھیاں اُترتی ہال میں بیٹھی بنیش

بیگم سے بولی

احناف شام میں آئے گا اُس کے ساتھ چلی جاتی تو اچھا تھا شادی کے بعد پہلی بار اپنے میکے جا رہی ہو تو اکیلے سہی نہیں لگتا۔۔۔۔۔ بینش بیگم نے اُس کو دیکھ کر مسکرا کر کہا شام میں وہ جب آئے گا تو اپنی تھکاوٹ کا بہانہ بنا کر یا تو سو جائے گا یا پھر فائلز کا انبار لیکر اسٹڈی روم میں بیٹھ جائے گا اور کہے گا کہ وہ مصروف ہے اس سے اچھا ہے میں خود چلی جاؤں اور اُس سے کہوں زیادہ نہیں تو بس واپسی پر مجھے پک کر لے۔۔۔۔۔ بینش بیگم کی بات سن کر حیات سانس لیے بنا بولی تو بینش بیگم بس اُس کی چلتی زبان دیکھتی رہ گئی "آج سے پہلے اُنہوں نے کبھی حیات کو ایسے بات کرتا نہیں دیکھا تھا

حیات بیٹا کیا ہو گیا ہے اتنا روڈ کیوں ہو تم؟ بینش بیگم نے پوچھ لیا"

چچی جان آپ نے احناف سے کہا نہیں کہ اُس کو آج آفس نہیں جانا چاہیے تھا مطلب بس ایک دن ہوا ہے ہماری شادی کو اور آفس جا کر بیٹھ گیا ہے یعنی ایسے کون کرتا ہے جیسا اُس نے کیا ہے۔۔۔۔۔ حیات اُن کے پاس بیٹھ کر شکایتی انداز میں بولی

میں نے منع کیا تھا مگر آفس میں ضروری کام تھا اُس کو تبھی گیا ہے ورنہ نہیں جاتا وہ
آج۔۔۔ بینش بیگم نے مسکرا کر کہا

وہ عجیب ہو گیا ہے مطلب شادی کو ابھی اتنا عرصہ نہیں ہوا جتنا وہ بدل گیا
ہے۔۔۔۔۔ حیات جھنجھلاہٹ سے بولی

حیات بیٹا ایسا ہوتا رہتا ہے تم اتنا ری ایکٹ کیوں کر رہی ہو؟ "احناف کی بھی تو کوئی
مجبوری ہے نہ وہ خوشی خوشی تو نہیں گیا نہ آفس۔۔۔ بینش بیگم نے اُس کو سمجھانا چاہا
مجھے احناف کا رویہ برداشت نہیں ہوتا ایسا رویہ تو اُن کا بھی نہیں ہوتا جن کی اربنچ
میرتج ہوتی ہے۔۔۔" میری فرینڈز نے ہمیں دعوت دی تھی جو میں نے قبول نہیں کی
کیونکہ احناف کو جانا پسند نہیں تھا مطلب حد ہے۔۔۔ حیات سر جھٹک کر بولی

احناف آئے تو میں اُس سے بات کرتی ہوں "تم پریشان نہ ہو اور ہنسی خوشی اپنے میکے
جاؤ تا کہ تمہیں خوش دیکھ کر وہ بھی خوش ہو جائے۔۔۔ بینش بیگم نرمی سے بولی
جی میں جاتی ہوں۔۔۔۔۔ حیات اُٹھ کر بولی "اور اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے

ابھی سے یہ حال ہے تو اللہ جانے آگے کیا ہو گا۔۔۔ حیات کو جاتا دیکھ کر بینش بیگم سر جھٹک کر بڑبڑائی۔۔



!ماضی

یہ لو پڑھو۔۔۔ جواب میں تارا نے ایک ڈائری احناف کو تھمائی جو احناف نے اُس کو دیکھ کر اپنے ہاتھ میں لی جبکہ خود وہ بیڈ پر بیٹھ گئی اور اُن لمحوں کو یاد کرنے لگی جب اُس نے خود ڈائری کو پڑھا تھا۔۔۔



لاچ

ایسا لفظ ہے یہ "لاچ" کہ زندگی کو تباہ کر دیتا ہے۔۔۔ خاور کو مجھ سے پیار نہیں تھا اُس کو ہماری وہ جائیداد چاہیے تھی جو ہم دو بہنوں کے نام تھی۔۔۔ "خاور کو لگتا ہے میں یہ بات نہیں جانتی مگر میں سب کچھ جان گئی ہوں" اُس دن جب میں نے اپنے ٹوٹے دل

سے کال ملائی تھی تو اُس کو لگا تھا جیسے وہ میری کال کاٹ گیا تھا مگر نہیں ایسا نہیں ہوا تھا کال چل رہی تھی اور وہ میں اُس کی اور مامی جان کی ساری باتیں سُن چکی تھی اووو میرے خُدا یا مجھے یقین نہیں ہوتا کہ پُتسو کی حوس میں انسانوں کا خون سفید ہو جاتا ہے جو اُن کو کچھ اور دیکھائی نہیں دیتا میرے ماں باپ کا کار ایکسیڈنٹ نہیں ہوا تھا وہ ایک ایکسیڈنٹ نہیں تھا بلکہ ایک سوچی سمجھی چال تھی اُن دنوں جب وہ لاہور جانے والے تھے۔۔

نانا اسماعیل نے امی اور ابو کو اپنے پاس آنے کا کہا تھا کیونکہ وہ امی کو اُن کے حصے کی جائداد کے کاغذات دینا چاہتے ہیں وہ حق جو شرعی طور پر میری امی کا اُن کی طرف آتا تھا۔۔۔

مگر میرے والدین؟

وہ تو لاہور پہنچ ہی نہیں پائے کیونکہ اُن کا راستے میں ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا جس سے اللہ نے اُن کو اگلا سانس لینے کی مہلت نہیں دی تھی۔۔۔ ہم نے صبر کر لیا تھا

پر جب پتا چلا اُن کے ساتھ ایسے کرنے والے اُن کے سگے دو بھائی تھے تو مجھے یقین نہیں آیا مطلب چند رپیو کی خاطر اُنہوں نے دو انسانوں کی زندگی ختم کر ڈالی یہ تک نہیں سوچا کہ اُن دونوں کے بعد اُن کے بچوں کا کیا ہو گا؟ اور اُنہوں نے یہی بس نہیں کی پھر میرے معصوم دل کا بھی اُن لوگوں نے استعمال کیا خاور کی بدولت سولہ سالہ تارا جیسے جیسے پڑھتی جا رہی تھی اُس کا پورا چہرہ پسینے سے شرابور ہوتا جا رہا تھا اُس کو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ یہ سب کیا ہے؟ "یعنی وہ جن کے گھر رہ رہی تھی وہ اُس کے والدین کے قاتل تھے وہ اپنے ماں باپ کے قاتلوں کے ساتھ رہ رہی تھی" ڈائری تارا کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گری تھی۔

نانا

مجھے۔۔۔ نانا کو بتانا چاہیے سب۔۔۔ تارا عجیب لہجے میں خود سے کہتی باہر کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

تارا اندھا دھند سیرٹھیاں اتر رہی تھی جب نظر ہال میں موجود گھر کے ہر افراد پر گئی
مگر جب اُس نے اُسما عیل صاحب کا جُملا سُننا تو بے بس ہوئی
تم سب لوگ میری اولاد ہو میرے لیے ہر ایک کا الگ مقام ہے اگر تم میں سے کسی
ایک کو بھی تکلیف پہنچی تو دل میرا بھی دُکھے گا۔۔۔
کیسے بتاؤں نانا جان اگر سچ جاننے کے بعد اُن کو کچھ ہو گیا تو؟۔۔۔

نہیں

نہیں

نانا جان کو کچھ نہیں ہو سکتا ان کے علاوہ میرا ہے کون؟ اگر نانا جان کا ہاتھ میرے سر
پر نہیں ہو گا تو یہ لوگ تو مجھے کچا کھا جائیں گے۔۔۔ پلر کے سامنے کھڑی ہوتی تارا
خود سے سوال جواب کرنے لگی اُس کی ہمت جواب دے گئی تھی وہ اس عمر میں
اُسما عیل صاحب کو کوئی صدمہ نہیں دینا چاہتی تھی۔

نہیں تم یہاں کیوں کھڑی ہو؟ وہ جو سب کو ہنستا مسکراتا دیکھ رہی تھی احناف کی آواز پر خالی خالی نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

میری مرضی۔۔۔۔تارا محض یہ بولی

نیلے پری کیا ہوا اُداس بُلبُل کیوں بنی ہوئی ہو؟ احناف کو فکر مندی ہوئی
کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔۔ تار نے بیزاری سے جواب دیا اور واپس اپنے کمرے کی طرف
جانے لگی۔۔۔۔۔



یہ جھوٹ ہے۔۔۔۔ احناف کو یقین نہیں آیا جس پر وہ چونک کر اُس کو دیکھنے لگی جس کے چہرے کی ہوائیاں اُڑی ہوئیں تھیں۔۔۔۔

یہ سچ ہے جس کو تم نے قبول کرنا ہے احناف اور میرا ساتھ دینا ہے۔۔۔۔۔ تارا اس
بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی تو احناف کتنے ہی مل بس اُس کا چہرہ دیکھنے

لگا۔۔ "جہاں اُمید کے جگنوں تھے اسراحناف اُن جگنوں کو بُجھانا نہیں چاہتا
تھا۔۔۔۔۔"

میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔۔۔ احناف نے اُس کو دیکھ کر کہا تو تارامد ہم انداز میں
مسکرائی تھی۔



!حال

آپ کی رپورٹس آچکی ہیں۔۔۔۔۔ لیڈی ڈاکٹر مسکرا کر اپنی جگہ پر بیٹھتی تاراکو دیکھ کر
بتانے لگی جو کچھ دنوں سے اپنی بگڑتی طبیعت سے پریشان ہوتی اپنے چیک اپ کے
لیے ہسپتال آئی تھی جہاں کی ایک ڈاکٹر سے اُس کی اچھی دعا سلام تھی اور تھوڑی
بہت بے تکلفی بھی۔۔۔۔۔

اچھا کیا آیا ہے رپورٹس میں؟ تارامد نے سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھ کر پوچھا
آپ گیس کرے؟ وہ مسکرا کر اُس کو دیکھنے لگی

میرا دماغ تو خالی ہے آپ خود بتادے تو اچھا ہو گا۔۔۔ تارا شانے اچکا کر بولی

Congratulations dear, Tara you are pregnant.

ڈاکٹر نے مسکرا کر بتایا تو تارا ہونک بنی اُن کا چہرہ تکتے لگی۔۔۔

Sorry?

تارا کو لگا شاید سُننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے جبھی سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھنے لگی۔۔۔ "جبکہ دل تو آج الگ انداز میں دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا اُس کا رواں رواں اس وقت کان بن گیا تھا۔۔۔
تم پریگنٹ ہو تارا۔۔۔ اُنہوں نے دوبارہ مسکرا کر بتایا
میں؟

پریگنٹ ہوں؟ تارا شش و پنج مبتلا ہوئی وہ سمجھ نہیں پائی کہ کیا بولے

ہاں کیوں کیا ہوا؟ ڈاکٹر کو سمجھ نہیں آیا

آریو شیور؟ مطلب یہ غلط فہمی بھی تو ہو سکتی ہے نہیں؟ تارا کو ابھی بھی شک تھا
رپورٹس سامنے ہیں تمہارے خود دیکھ لو۔۔۔ انہوں نے گہری سانس بھر کر کہا تو تارا
نے ایک ہی جست میں رپورٹ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور اُس کو دیکھنے لگی۔

ایک بار

دو بار

تین بار

بار بار

پر اُس کا جی تھا جو بھر ہی نہیں رہا تھا وہ بس پاگلوں کی طرح رپورٹس کو پڑھنے لگی۔
میں ماں بننے والی ہوں۔۔۔۔۔ بلاخر رپورٹس کو خود سے دور کرتی تارا ہنس کر بولی
ہاں تم ماں بننے والی ہو۔۔۔ ڈاکٹر کو تارا اٹھیک نہیں لگی

Unbelievable.

تارا پاگلوں کی طرح ہنستی آخر میں رو پڑی

تارا

تارا کیا ہوا ہے؟

کیا تم خوش نہیں؟

یہ تو بہت خوشی کی بات ہے پھر رونا کس بات کا؟ ڈاکٹر اپنی جگہ سے اٹھتی اُس کے پاس آئی تو تارا نے بے ساختہ اپنا سر نفی میں ہلایا

مجھے۔۔۔ پہلی۔۔۔ بار۔۔۔ کوئی۔۔۔ خوشی۔۔۔ ملی ہے۔۔۔ تو سمجھ نہیں آرہا کیسے ری ایکٹ کروں؟ "ہنسو ویا روؤں مطلب آئے ریٹلی ڈونٹ نو۔۔۔۔۔ تارا اپنی آنکھیں صاف کرتی نم لہجے میں بولی تو ڈاکٹر بے ساختہ مسکرا کر اُس کو اپنے ساتھ لگایا

میرا بچہ ہو گا جو مجھے ماما بولے گا۔۔۔ "میرے اپنے وجود کا حصہ ہو گا۔۔۔ جو بس میرا ہو گا جس پر بس میرا حق ہو گا۔۔۔ مجھے یقین نہیں آرہا شائد مجھے یقین نہیں

ہو رہا۔۔۔ اُس کے ساتھ لگے تارا پھوٹ پھوٹ کر روتی ہوئی بتانے لگی وہ آج عجیب کیفیت سے دوچار ہوئی تھی جس کا سامنا اُس نے آج سے پہلے کبھی نہیں کیا تھا اُس کو سوچ سوچ کر اتنی خوشی ہو رہی تھی اگر وہ بچہ سچ میں اُس کے ہاتھ آئے گا وہ تو پھر خوشی سے پاگل ہو جائے گی۔۔۔

ہاں میری جان وہ بس تمہارا ہو گا۔۔۔ شُما کد اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی جو ابابولی تھی۔



احناف؟

مجھے احناف کو بتانا چاہیے وہ بہت خوش ہو گا۔۔۔ "میں اُس کو بتاؤں گی پھر ہماری ایک الگ فیملی ہو گی کوئی ہمیں جُدا کرنے والا نہیں ہو گا۔۔۔ ہو سپٹل کے پار کنگ ایریا میں آتی تارا یہاں سے وہاں چکر لگاتی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر سوچنے لگی "اِس وقت اُس کو اپنا غصہ اپنا بدلا "اپنی فرسٹر لیشن اپنی نفرت یہ سب یاد نہیں تھا اگر کچھ یاد

تھا تو یہ کہ اُس کے پیٹ میں ایک معصوم جان تھی وہ اس قدر خوش تھی کہ احناف کا فریب تک بھول چکی تھی اُس کے دماغ میں کچھ بھی نہیں تھا نہ حیات نہ کوئی اور اگر کچھ تھا تو اپنا بچہ اور احناف جس کے ری ایکشن کا سوچ سوچ کر وہ پاگل ہونے کے در پر تھی۔

احناف کو بچے بہت پسند ہیں کتنی بار مجھے وہ بتا چکا ہے میں پہلے اُس کے آفس " نہیں نہیں میں پہلے بینکری جاؤں گی وہاں سے کیک لوں گی اُس کے بعد احناف کو کال پر وہاں آنے کا کہوں گی جہاں ہم اکثر ملا کرتے تھے وہ تو بھاگتا ہوا آئے گا پھر میں اُس کو بتاؤں گی۔۔۔ گاڑی میں بیٹھنے کے بعد تارا کبھی خود کی نفی کرتی تو کبھی خود سے تانے بانے جوڑنے لگ جاتی اور پھر وہ اپنی گاڑی کو اسٹارٹ کرتی گاڑی کو بینکری کے راستے پہ کیا۔۔۔

اپنی مطلوبہ جگہ پہنچ کر تارے اپنے چہرے پر ماسک لگایا اور گاڑی کو لاک کرتی باہر " آئی اُس کے قدم تیز تیز بینکری کی طرف بڑھ رہے تھے وہاں پہنچ کر اُس نے احناف

parents to" کافیورٹ کیک لیا پھر خود کیک کے اُپر خوبصورت انداز میں
لکھا پھر مسکراتی نظر اُس کیک پر ڈالی۔۔۔۔be"

تارا کا ارادہ اب گاڑی میں بیٹھ کر احناف کو کال کرنے کا تھا مگر ہٹ اُتار کر وہ جیسے "
گاڑی کے پاس پہنچی تو اچانک اُس کی نظر سامنے آسکریم پار لرپر پڑی تو اُس کی خوشی
کو جیسے نظر لگ گئی تھی اُس کی آنکھوں میں جہاں جگنوؤں روشن تھے وہ اب بُجھ گئے
تھے ہونٹوں پر سچی مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی چہرے کی چمک یکدم غائب ہو گئی تھی
جیسے تھی ہی نہیں" اور کیک ہاتھ سے نیچے گر پڑا تھا۔۔۔۔ کیونکہ سامنے احناف
آسکریم کھاتی حیات کے ہونٹوں پر لگی شاید آسکریم کو رومال سے صاف کر رہا تھا یہ
منظر دیکھ کر تارا کو لمحے بھر میں جانے کیا سے کیا یاد آ گیا تو حیات کے مسکراتے
چہرے نے اُس کے اندر جیسے آگ کے شعلے بھڑکا دیئے تھے۔۔ "اُس کی آنکھ سے
ایک باغی آنسو بہہ کر گال پر پھسلا تھا جس کو اُس کے بے دردی سے صاف کیا اور

لات مار کر اُس کو کیک کو خود سے دور کیا جس کو اُس نے بڑی چاہ اور محبت سے خریدا تھا۔۔

احناف یو آر چیئر۔۔۔۔۔ تارا کے ہونٹ پھڑپھڑائے تھے اور بے ساختہ اُس کا ہاتھ اپنے پیٹ پر گیا تھا مگر غصہ "نفرتِ اس وقت اُس پر اتنا حاوی تھا کہ اُس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں جیسے مفلوج ہو چکی تھیں وہ اب پہلے جیسی خوشی کو چاہ کر بھی محسوس نہیں کر پارہی تھی جبھی اپنا چہرہ ہر احساسِ پاک کیے وہ گاڑی میں بیٹھی تھی اور اب اُس کا ارادہ دوبارہ ہو سپٹل جانے کا تھا۔۔۔۔۔



حیات تین آئسکریمز تم آلریڈی کھا چکی ہو بچوں کے انداز میں اور اب میری بس
ہو گئی ہے تو پلیز اب تم اُٹھنے کی تیاری کرو۔۔۔ احناف نے بیزار لہجے میں حیات سے
کہا

احناف شادی کے بعد ہم پہلی بار باہر آئے ہیں "تو تمہاری مہربانی ہو گی جو ان مومنٹس کو اسپونل نہ کرو۔۔۔ حیات نے ملتی نظروں سے اُس کو دیکھا تو احناف نے گہری سانس خارج کی

یہ لو رومال اب اچھے طریقے سے اپنی آنسکریم کھانا۔۔ احناف نے کہا تو حیات نے مسکراہٹ دبائی جبکہ احناف کو جانے کیوں عجیب گھبراہٹ نے آگھیرا تھا اُس کو کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا اُس پر سے حیات کا بار بار ضد کرنا اُس کو جھنجھلاہٹ میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔



!کچھ دن بعد

احناف نے سرخ نظروں سے اپنے ہاتھ میں موجود رپورٹس کو دیکھا تھا جن کو دیکھ کر اُس کی آنکھوں میں نمی اُترنے لگی تھی جن کو نظر انداز کیے وہ گاڑی سے باہر نکلا تھا وہ اُسما عیل صاحب کے گھر کے اندر آیا تو ہر طرف خاموشی کا راج تھا اور وہ جانتا تھا کہ

گھر کے سب افراد کسی شادی میں گئے ہوئے تھے سوائے ایک ہستی کے جس سے آج وہ ملنے آیا تھا۔۔۔" اور اُس کے کمرے کے پاس پہنچ کر احناف نے غصے سے

دروازے کو کھولا تھا جس پر تارا جو کوئی کتاب پڑھنے میں مصروف تھی چونک کر سامنے دیکھا جہاں احناف آگ اُگلتی نظروں سے اُس کو گھور رہا تھا "احناف کو دیکھ کر تارا نے ناگواری سے اُس کو دیکھا پھر کتاب کو سائیڈ پر رکھا۔

کسی لڑکی کے کمرے میں آنے کا یہ کیا طریقہ ہے؟ تارا کے لہجے میں کاٹ تھی جبکہ " احناف تو اُس کی بات پر مزید غصے میں آگیا تھا

کیا ہے یہ؟ اُس نے اپنے ہاتھ میں موجود رپورٹس تارا کی طرف پھینکی جو اُس کے پاؤں کے پاس گری

تم لائے ہو تو چیک نہیں کیا تھا کیا؟ بنارپورٹس پر ایک نظر ڈالے تارا طنز لہجے میں اُس سے گویا ہوئی تو احناف اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو زور سے آپس میں بند کیے یہاں سے

وہاں ٹلھتا اپنا غصہ کم کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگا پر جب کچھ ہاتھ نہ آیا تو ایک ہی جست میں اُس تک پہنچ کر بازو سے پکڑ کر اپنے روبرو کیا تھا

چھوڑو مجھے تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہے مجھے چھونے کی۔۔ تارا خونخوار نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

شٹ اپ بیوی ہو تم میری اور مجھے تم بتاؤ تمہاری ہمت کیسے ہوئی جو تم نے میرے بچے کی جان لی؟ کس کی اجازت سے تم نے اپنا ابارشن کروایا۔۔ احناف بولا نہیں بلکہ دھاڑا تھا جس پہ تارا کی روح فنا ہوئی تھی وہ فق ہوتی رنگت سمیت احناف کا جلالی روپ دیکھنے لگی جس کی آنکھیں آگ اُگلنے کے قریب تھی پہلے جہاں ہر وقت اُس کی محبت کے دیپ جلا کرتے تھے وہاں عجیب اجنبیت تھی "وہ تو اُس کے نام کی تسبیح پڑھا کرتا تھا پھر کیسے اچانک سے اتنا بدل گیا تھا وہ؟ تارا کی آنکھیں نم ہونے لگی تھی

ڈونٹ کرائے۔ "آج میں تمہاری آنکھوں میں آنسو دیکھ کر پگھلنے والا نہیں مجھے میرے سوال کا جواب چاہیے تو بس چاہیے تمہیں اندازہ نہیں اپنی اس حرکت کی وجہ

سے تم نے مجھے خود سے خود دور کیا ہے۔۔۔ احناف کسی اچھوتے کی طرح اُس کو دور کرتا بولا تو بس تارا اُس کو دیکھتی رہ گئی پھر جلدی خود کو کمپوز کرتی احساس سے عاری لہجے میں بولی

تم میرے شوہر نہیں ہو اور نہ میں تمہاری بیوی جلدی تمہیں خلع کے کاغذات مل جائے گا پھر ہمارا یہ کاغذی رشتہ ختم ہو جائے گا، اس لحاظ سے تمہارا کوئی حق نہیں بنتا کہ تم کوئی مجھ سے سوال جواب طلب کرو۔۔۔

میں تمہاری جان لے لوں گا۔۔۔ اُس کی بات پہ احناف اپنے تڑپتے دل کی پکار کو رد کرتا گلا دبوچ کر سچ مچ میں اُس کی جان لینے کے درپہ تھا

جان تو کب کالے چکے ہو تم۔۔۔ تارا اُس کو خود دور کرتی زخمی مسکراہٹ سے بولی تو کچھ پل کے لیے احناف بول نہیں پایا

نہیں وہ ہمارا بچہ تھا ہمارے پیار کی نشانی جس کو تم نے اپنی نفرت میں اس دُنیا میں آنے سے پہلے ختم کر دیا۔۔۔ احناف اپنے ہاتھ آئی چیز کو توڑتا ٹوٹے ہوئے لہجے میں اُس سے بولا تو تارا بس اُس کا پاگل پن دیکھنے لگی۔

اُس کا اس دُنیا میں نہ آنا ہی بہتر تھا میں نہیں چاہتی تھی کہ کوئی دوسری نین تارا پیدا ہو جس کی زندگی میں محض محرمیوں کو سوا اور کچھ نہ ہو۔۔۔ تارا بے لچک انداز میں بولی تو احناف نے اپنے جبرے سختی سے بھینچے اور پلٹ کر اُس ظالم حسینہ کو دیکھا جس کے چہرے پر نہ تو کوئی پچھتاوا تھا اور نہ ندامت کا کوئی عنصر

نین میں نے حیات سے نکاح کیا مانتا ہوں میں نے یہ غلط کیا "مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا مجھے تمہارے اُپر سوتن کو نہیں لانا چاہیے تھا تمہیں تکلیف پہنچی ہے اور ٹرسٹ می میرا مقصد تمہیں ہرٹ کرنا نہیں ہوتا پر میں نے حیات سے نکاح اس لیے نہیں کیا کہ مجھے اُس سے محبت ہے میں نے اس وجہ سے اُس کے ساتھ نکاح کیا کیونکہ اگر نہ کرتا تو اُس کی رسوائی ہوتی سو ہوتی مگر دادا جان بھی یہ بات برداشت نہیں کر پاتے

میں اُن کا پوتا ہوں وہ مجھ سے سارے رشتے ختم کر لیتے مگر نین اس کے بعد وہ ہمیں کبھی ایک ہونے نہیں دیتے تمہیں حیات پسند نہیں جانتا ہوں تم چاہتی ہو میں اُس کو طلاق دوں تو ٹھیک ہے میں اُس سے علیحدہ ہو جاؤں گا پر نین جو تم نے کیا ہے نہ وہ معافی کے قابل نہیں اللہ تمہیں معاف کر بھی لے تو میں کبھی تمہیں معاف نہیں کروں گا تم نے غلطی نہیں گناہ کیا ہے "میرے بچے کو تم نے ختم کیا یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں ہمارا بچہ چاہتا تھا اور نین میں نے اپنی زندگی میں صرف اور صرف تمہیں چاہا تھا تم صبر کرتی میں وقت دیکھ کر حیات کو چھوڑ دیتا یا وہ خود مجھ سے علیحدگی اختیار کر لیتی پر یار تم نے کیوں کیا ایسا؟ کیوں نین؟

کیوں؟

احناف اُس کو دونوں بازوؤں سے تھامتا جواب طلب ہوا تو اُس کا انداز دیکھ کر تارا "سانس روکے اُس کو دیکھنے لگی جس کی اندرونی کیفیت اُس کے چہرے سے ظاہر تھی

ا۔۔ حناف

بس نین۔۔۔۔۔ تارا اُس سے کچھ کہنے والی تھی جب احناف نے اشارے سے اُس کو
کچھ بھی کہنے سے باز رکھا

مجھے لگتا تھا میری محبت میں شدت ہے جو تمہیں بھی مجھ سے محبت کرنے پر مجبور کر دے گی پر مجھے لگ رہا ہے جیسے میں غلط تھا تم میرے لیے نین ایک سیراب ہو جہاں تک میں پہنچنا تو چاہوں گا مگر راستہ کبھی ختم نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ احناف کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر اُس کی ڈراہی میں جذب ہوا تھا جس کو دیکھ کر تارا سا کن ہوئی تھی "وہ ایسا تو کبھی نہیں چاہتی تھی وہ اپنی زندگی میں موجودہ دو ہستیوں پر ایک حرف تک برداشت نہیں کر سکتی تھی کجا کہ اُس کی آنکھوں میں آنسوؤں میری بات سُنو تم۔۔۔۔۔ تارا اُس کے پاس آئی مگر احناف نے اُس کو خود سے دور کیا تو وہ بے بس سی اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

نہیں نین بس بہت ہو گیا تمہیں مجھ سے آزادی چاہیے میرے نام سے آزادی
چاہیے "میرے وجود سے آزادی چاہیے تو ٹھیک ہے میں تمہیں آزاد کردوں گا مگر

صرف اور صرف اپنے وجود اپنے سائے سے "پر طلاق میں پھر بھی تمہیں مرتے دم تک نہیں دوں گا۔۔۔" تم نے ان لوگوں سے بدلا لینے کے چکر میں میری محبت کو ہمیشہ ٹھکرایا مجھے ہمیشہ نظر انداز کیا اور تمہاری بے خبری کا عالم یہ ہے کہ تم نے بتائے بن میرے بچے کو مار دیا کتنی سنگدل ہونہ تم "ظاہری طور پر جتنی نازک لگتی ہو اندر سے اتنی سخت اور پتھر کی بنی ہوئی ہو جس کے اندر کوئی جذبات نامی چیز نہیں۔۔۔۔۔ احناف اُس کو بازوؤں سے پکڑ کر بولا تو تار نے اپنا سر نفی میں ہلایا اُس کو سمجھ نہیں آیا وہ کیسے احناف کو پہلے جیسا کر دے۔۔۔

احناف میں

احناف میں کیا نین؟ یہی نہ کہ تمہیں گھن آئے ہو گی پر ایک حساب سے ٹھیک کیا تم نے کیونکہ اب دھوکہ صرف میں نے تمہیں دیا مجھے اس بات کا گلٹ نہیں رہے گا کیونکہ اصل تماشا تو میرا تم نے لگایا ہے۔۔۔ احناف زخمی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کرخت آواز میں بولا تو تارا کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو گیا وہ جو سوچے ہوئے تھی اب

اپنے اندر کبھی احناف کے لیے کوئی احساس نہیں رکھے گے آج اُس کو یوں تکلیف سے تڑپتا ہوا دیکھ کر وہ خود تڑپ اُٹھی تھی۔

مُبارک ہونین تارا بٹ آج تم کامیاب ہو گئی مجھے میرے کیئے کی سزا تم نے اچھے سے دی ہے اب میری باری ہے کہ تمہیں تکلیف دینے کی سزا بھی خود کو دوں۔۔۔۔۔ احناف بے تاثر لہجے میں کہتا اُس کے کمرے سے باہر جانے والا تھا جب تارا اُس کے راستے میں حائل ہوئی

تمہیں تھوڑی تکلیف دی تو تم تڑپ اُٹھے ہو پر کبھی تم نے یہ سوچا ہے کہ راتوں کو میں کس ازیت سے سوتی ہوں؟" یہ بستر مجھے کاٹتا ہے میرے دماغ میں عجیب و سو سے آتے ہیں تمہیں کسی اور کے نزدیک جانے کا سوچتی ہوں تو سانس رکنے لگتا ہے" پر شاید تمہیں اندازہ نہیں اور تمہیں کیوں ہو گا؟" اگر میری پرواہ تمہیں ہوتی تو آج کوئی اور لڑکی تمہارے نکاح میں نہ ہوتی۔۔۔۔۔ تارا اُس کو دیکھ کر رنجیدگی سے بولی

تمہیں تکلیف ہوتی ہے تو دل میرا بھی دُکھتا ہے پر پتا ہے کیا نین؟ "ہم ہر وقت اپنے دل کی سنا نہیں کرتے کیونکہ کبھی کبھار ہمیں اپنوں کے بارے میں بھی سوچنا ہوتا ہے تم نے کہا میں حیات سے ایسا اس لیے کروں تاکہ خاور بھائی کو مکافات عمل کا احساس ہو تو کیا یہ مکافات عمل میرے پاس لوٹ کر نہ آتا نین؟ میں اگر بھری محفل میں حیات کو ٹھکراتا تو کیا میں سکون میں رہتا؟ میرے سکون کی بات نہ کی جائے تو میری بہن انابیہ اگر اُس کے ساتھ کچھ غلط ہوتا تو کیا میں برداشت کر پاتا؟ یا اگر ہماری بیٹی کو یہ دیکھنا پڑ جاتا تو؟ احناف نے اُس کو آئینے کا جو رخ دکھایا تھا اُس کا تار انے کبھی گمان تک نہیں کیا تھا اُس نے تو یہ سوچا بھی نہیں تھا کہ احناف اس بات کی وجہ سے بھی اُس کی بات سے مکر سکتا ہے۔

میں اگر تمہارا شوہر ہوں تو اُس سے پہلے ایک بہن کا بھائی ہوں میں حیات اور اپنی بات آگے بڑھانا چاہتا ہی نہیں تھا کیونکہ مجھے پتا تھا میں آخری لمحے میں کمزور پڑ جاؤں گا اور ایسا کچھ کر جاؤں کہ لوگ بزدل سمجھنے لگے گے اور تم نے کہا تھا کہ مرد کبھی

مجبور نہیں ہوتے تو نین یہ غلط کہا تھا کیونکہ مرد بھی مجبور ہو سکتے ہیں وہ بھی انسان ہوتے ہیں اُن کے پاس بھی دل ہوتا ہے۔۔۔۔۔ مجبوریاں اُن کی زندگی میں بھی آتی ہے۔۔۔۔۔ احناف نے مزید کہا تو تارا میں بولنے کی کچھ ہمت نہیں بچی تھی۔۔۔ وہ بس خاموشی سے احناف کو دیکھنے لگی جو ہمیشہ اُس کے چہرے پر مسکراہٹ لانے کی کوشش کرتا تھا اور آج جواب میں اُس نے کیا تھا؟ اُس شخص کے چہرے سے ہر رنگ چھین لیا تھا۔۔۔۔۔

میں ان کو ہر چیز حاصل کرتا ہوا نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔۔ تارا بہت آہستگی سے بولی تھی۔۔۔

حیات نے مجھے حاصل کب کیا نین؟ "کیا تم بھول گئی ہو کہ میں نے بس کم عمری سے دیوانوں کی طرح بس تمہیں چاہا ہے جس دن نکاح ہوا تھا اُس دن سے صرف بے سکون تم نہیں ہو چین "آرام مجھ سے بھی روٹھ گیا ہے ایک طرف تمہارا رویہ مجھے توڑتا ہے تو دوسری طرف یہ خیال مجھے بے چین کرتا ہے کہ میں نے نکاح کر کے

حیات کے ساتھ زیادتی کی ہے اُس کے حقوق کو پورا نہ کر کے میں اُس سے زیادتی کر رہا ہوں اور میں ساری زندگی اُس کو اس بے نام رشتے سے باندھ کر رکھنے والا نہیں تھا میں چُپ ہوں تو اچھے وقت کا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔ اس بار احناف اپنی بات کہہ جانے کے بعد وہاں رُکا نہیں تھا بلکہ چلا گیا تھا اور پیچھے تارا میں اتنی ہمت نہیں بچی تھی کہ وہ اُس کو روکتی یا کچھ بتا پاتی وہ تو بس نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔۔ "اور گزشتہ دنوں پہلے جو ہوا اُس کو یاد کرنے لگی۔



کچھ دن پہلے

تارا تم یہاں دوبارہ خیریت؟ ڈاکٹر شائلہ نے تارا کو اپنے کیبن میں دیکھا تو تعجب سے

پوچھا

مجھے رپورٹس بنوانی ہیں۔۔۔۔ تارا چیئر پر بیٹھ کر بولی

رپورٹس تو میں تمہیں دے چکی اور یہ تمہاری آنکھیں اتنی لال کیوں ہوئی پڑی ہیں
سب خیریت ہے نہ؟ شُمالہ نے فکر مندی سے اُس کو دیکھا

مجھے فیک رپورٹس بنوانی ہیں۔۔۔ تارا نے اُس کی ساری باتوں پر جواب میں بس یہ کہا

فیک رپورٹس؟ شُما کدھ نے اُلجھن زدہ نظروں سے اُس کو دیکھا تو تار نے اُس کو اپنی ساری بات سمجھائی جس کو سن کر شُما کدھ کافی پریشان ہوئی تار میں یہ نہیں کر سکتی۔۔۔ اُس نے جلدی سے انکار کیا

کیوں میں کو نسا سچ میں ابارشن کروانے کی بات کر رہی ہوں میں نے بس ایک رپورٹس کا ہے۔۔۔ تارا کو اُس کا انکار پسند نہیں آیا

دیکھو تارا تمہیں نہیں لگتا یہ احناف کے ساتھ نا انصافی ہوگی؟ یہ غلط ہے اس میں ہمارے ہو سپٹل کی ساکھ بھی خراب ہو سکتی ہے یار پلیرز سمجھو۔۔۔ شُمالہ نے نرمی سے اُس کو دیکھ کر سمجھانا چاہا پر اس وقت تارا کچھ بھی سمجھنے کی کوشش میں نہیں تھی

بات یہ ہے کہ تمہاری زندگی میں بہت ہیں جن سے تمہیں محبت ہے جن کے بارے میں سوچنا تم اپنا فرض سمجھتے ہو مگر مختصر یہ میری زندگی میں تمہارے اور نانا کے علاوہ کوئی نہیں۔۔۔ کہنے کے ساتھ ہی تارا نے اُن رپورٹس کو ٹکڑوں میں تقسیم کیا تھا۔۔۔

میں بس تمہیں یہ بتانا چاہتی تھی کہ جب آپ کسی کی سب سے زیادہ چاہ کرو اور اگر " وہ چیز چھن جائے تو کیسا محسوس ہوتا ہے مگر تم نے کچھ اور ری ایکٹ کر لیا ہے ایسا لگا جیسے مجھ سے زیادہ تمہیں اُس بچے سے محبت ہو گئی تھی جو میرے پیٹ میں موجود ہے۔۔۔ اس بار اُس کے لہجے میں اپنے ہی بچے کے لیے تھوڑی جیلیسی کاشبہ ہوا تھا



!"ماضی

کیسا محسوس ہو رہا ہے؟ کورٹ کے باہر کھڑے احناف نے اپنے برابر کھڑی تارا سے

پوچھا

کچھ خاص نہیں۔۔۔۔۔ تارا نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا

سچ بولنا اچھی بات ہے مگر بندے کو اتنا بھی سچا نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ احناف اُس کی بات پر بے ساختہ ہنس پڑا

میں نکاح سے پہلے آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔۔۔ تارا اُس کے روبرو کھڑی ہوتی بولی

آئے لو یو کہنا ہے تو تمہیں نہیں لگتا پہلے "قبول ہے" کہنا بیسٹ رہے گا۔۔۔ احناف پر سوچ لہجے میں اُس سے بولا تو تارا نے اُس کو گھورا

میں سیریس ہوں۔۔۔ "تارا نے سر جھٹک کر کہا

میں کو نسا نان سیریس ہوں۔۔۔ احناف جواباً جلدی سے بولا

میں اپنی زندگی میں کچھ کرنا چاہتی ہوں۔ "مطلب اپنے بل بوتے پر کچھ کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ تارا نے اُس کی بات اگنور کی

یہ تو بہت اچھی بات ہے ہر لڑکی کو خود مختار ہونا چاہیے۔۔۔ احناف اُس کی بات سن کر مسکرا کر بولا

میں ماڈلنگ کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ تارا نے کہا تو احناف کے مسکراتے لب پل بھر میں
سکڑ گئے اور وہ آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو گھورنے لگا

ایسا مشورہ تمہیں کس نے دیا؟ احناف نے سنجیدگی سے پوچھا

مجھے آفر ہوئی ہے۔۔۔ جانے کیوں تارا اُس کے سامنے ہچکچائی

آفر کرنے والے لازمی اسجد وغیرہ ہو گئے۔۔۔ احناف جل کر بولا

آپ کو اگر مسئلہ ہے تو آپ کی مرضی یہ نکاح نہ کرے کیونکہ میں نے ماڈلنگ کرنے
کا سوچ لیا ہے اور نانا جان سے بھی میری بات ہو گئی ہے اس مطلق اُن کو کوئی مسئلہ
نہیں۔۔۔۔ تارا نے سنجیدگی سے کہا

ریٹلی اُن کو کوئی مسئلہ نہیں؟ احناف بے یقین ہوا

جی اوجھے اچھا لگے گا جو اگر آپ بھی اعتراض نہیں اٹھائے گے میں شاید آپ کے
اعتراض کی وجہ جانتی ہوں پر آپ فکر نہ کرے میں ماڈلنگ کے لیے نازیبا کپڑوں کا
انتخاب نہیں کروں گی اور اپنے کسی بھی پراجیکٹ کو سائن کرنے سے پہلے آپ سے

بات کروں گی۔۔۔۔۔ تارا نے کہا تو احناف تھوڑا نارمل ہوا اگر ماڈلنگ کرنے سے وہ خوش تھی تو احناف کو اُس کی خوشی عزیز تھی۔۔۔

ٹھیک ہے مگر اپنی بات پر قائم رہنا۔۔۔ احناف ناچاہتے ہوئے بھی مان گیا اور اُس کے لیکر کورٹ کے اندر داخل ہوا جہاں کچھ ہی کاروائی کے بعد اُن دونوں کا نکاح ہو گیا تھا جس سے احناف کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا

فائنلی ہمارا نکاح ہو گیا اور میں بہت خوش ہوں۔۔۔ کورٹ کے باہر آکر احناف تارا " کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیکر بولا

اِس خوشی میں تم وہ سب کچھ بھول نہ جانا جو ہمارے درمیان طے پایا گیا ہے۔۔۔۔۔ تارا نے اُس کو دیکھ کر کہا

تم؟ ساؤنڈ از ویری کول۔۔۔۔۔ احناف شوخ ہوا جبکہ تارا یہاں وہاں دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

تم پریشان نہیں ہو میں کچھ نہیں بھولوں گا بس اب میں جب چاہے تمہیں کال کر سکتا ہوں "تم سے ملنے کی خواہش کر سکتا ہوں۔۔۔ تم انکار نہیں کرو گی۔۔۔ احناف اُس کو دیکھ کر بولا

میں نہیں کروں گی انکار مگر جواب میں تمہیں مجھے سپورٹ کرنا ہے تم کبھی بلا وجہ مجھ پر روک ٹوک نہیں کرو گے اور نہ میری پروائیو سی ڈسٹرب کرو گے۔۔۔ تارا نے اُس کو دیکھ کر کہا تو احناف نے گہری سانس خارج کی

تمہیں سپورٹ کرنا میرا فرض ہے چاہے تم جو کرنا چاہتی ہو وہ سب مجھے پسند نہیں مگر تمہاری خوشی کے لیے میں تمہارا ساتھ ہر پل دوں گا۔۔۔ "اور آڈیشن دینے جب تم جاؤں گی تو بھی میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔۔۔ احناف نے مسکرا کر کہا تو تارا بھی مسکرائی

اور آپ کو یاد پے نہ آج سے ہمیں کیا کرنا ہے؟ کسی خیال کے تحت اچانک تارا نے اُس سے کہا

اگنور کرنا ہے سب کو یہی بتانا ہے کہ مجھے تم بلکل پسند نہیں وہ الگ بات ہے کہ تمہارے علاوہ مجھے کوئی اور پسند نہیں۔۔۔ احناف ٹھنڈی آہیں بھر کر بولا

جی اگنور کے ساتھ ساتھ بات بھی نہیں کرنی اور نہ دیکھنا ہے۔۔۔۔۔ تارا نے مزید نہ کہا

جی جی بلکل کیونکہ پھر نظریں ہٹانا مشکل ہو جاتا ہے میرے لیے۔۔۔۔۔ احناف نے باتوں کا اپنا رنگ دیا تو تارا بس اُس کو دیکھتی رہ گئی



حال!

تارا ڈاکٹر کی دی ہوئی دوائیاں کھا رہی تھی جب اُس کو گھر میں عجیب شور کی آواز سنائی دی تو وہ دوائیں چھپاتی باہر کی طرف آئی تھی جہاں ہر ایک کے چہرے کی ہوائیاں اُڑی ہوئیں تھی یہ دیکھ کر تارا کو کچھ غلط ہونے کا احساس شدت سے ہوا تھا۔۔۔

اختر مجھے بتاؤ شادی میں وہ شخص کون تھا جو تم سے سالوں پُرانے کسی کام کے پئے
بٹورنے چاہ رہا تھا۔۔ اُسما عیمل صاحب کی کرخت آواز پورے گھر میں گونج رہی تھی
جبکہ اُن کے الفاظ سن کر تارا کا سر خود بخود نفی میں ہلاتھا "وہ نہیں چاہتی تھی کہ
اُسما عیمل صاحب کو سچ کا پتا چلے

بہتان لگا رہا تھا وہ اور کچھ نہیں۔۔۔ اختر صاحب نے اپنے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا
جبکہ باقی سب پریشانی سے کھڑے تھے۔۔۔

کوئی کسی پر اتنا بڑا بہتان نہیں لگاتا اور وہ تھا کون جس نے کہا کہ تم نے رافعہ کا قتل اُس
سے کروایا تھا۔۔ میں سچ سننا چاہتا ہوں اختر اس لیے لفظوں کا چناؤ سچائی سے کرو
ورنہ میرے پاس اور بھی بہت سارے طریقے ہیں سچائی اُگلوانے کے "ورنہ وہ شخص
میری بیٹی کا نام کیسے جانتا تھا؟ اور اُس کو کیسے پتا چلا کہ وہ مرچکی ہے۔۔ اُسما عیمل
صاحب کا لہجہ کانپ رہا تھا اور وہ سخت نظروں سے اُن کو دیکھ تو رہے تھے مگر دل ایک

ہی دعا مانگ رہا تھا کہ کاش یہ سب جھوٹ ہو ورنہ قیامت کے دن اپنی بیٹی کو کیا منہ دکھاتے

ابو جان غیروں کی بات پر آپ اپنے بیٹے پر شک کر رہے ہیں۔۔۔ منیبہ بیگم نے ہمیشہ کی طرح درمیان میں مداخلت کی

اپنے میاں کی گناہ میں پردہ پوشی نہ کرو تو اچھا ہے ورنہ میں سمجھوں گا کہ تم برابر کی ملوث ہو۔۔۔۔ اُسما عیل صاحب نے کہا تو وہ اپنی جگہ پہلو بدلتی رہ گئیں تھی نانا آپ کمرے میں چلے آپ کو آرام کرنا چاہیے۔۔۔۔۔ تارا خود کو کمپوز کرتی بنا کسی اور کو دیکھے ڈائریکٹ اُسما عیل صاحب سے مخاطب ہوئی

رُکو بیٹا پہلے مجھے ان سے بات کرنے دو۔۔۔ میں یہ غیروں کی باتوں کی وجہ سے تمہارے سامنے سوال نہ اٹھاتا اگر جو تم نے میری بچی کو اپنی بھانجی سمجھ کر اُس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا ہوتا۔۔۔۔ اُسما عیل صاحب گہری سنجیدگی تارا کو جواب

دینے کے بعد اختر صاحب سے بولے مگر پھر ایک لمحے کو چونک کر تارا کو دیکھنے لگے
جو ہولے ہولے کانپ رہی تھی

تمہاری ایشن اتنا ٹھنڈا کیوں ہے تارا؟ "یہاں جو بات ہو رہی ہے وہ کسی غیر کی
نہیں بلکہ تمہارے والدین کے ہو رہی ہے پھر تمہاری آنکھوں میں "حیرانگی" بے
یقینی نفرت حقارت جیسے جذبات کیوں نہیں ہے؟ تمہاری آنکھیں بنجر کیوں ہے
تارا؟ اُسما عیل صاحب نے اس بار اُس سے سوال جواب کیا تو اختر صاحب نے بے
ساختہ اصغر صاحب کو دیکھا تھا جو خود پریشان سے تھے اور بار بار اپنے چہرے پر آیا
پسینہ صاف کرنے میں لگے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

باتیں ہوتیں رہے گی نانا ابھی چھوڑے یہ سب۔۔۔۔۔ تارا نے بس اتنا کہا
کیا چھپا رہی ہو تم؟ اُسما عیل صاحب نے جانچتی نظروں سے اُس کو دیکھا تھا
گڈنائٹ ابو جان۔۔۔۔۔ اختر صاحب موقع غنیمت جان کر وہاں سے جانے لگے

ایک منٹ میری بات مکمل نہیں ہوئی ہے اختر۔۔۔ اُسما عیل صاحب نے کڑے
چتونوں نے اُس کو گھورا

آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے نانا۔۔۔۔۔ تارا کی حالت غیر ہونے لگی
ابو جان آپ کو لگتا ہے ہم اپنی بہن کا قتل کریں گے؟ "کیا ہمارا خون اتنا سفید ہو گیا
ہے۔۔۔۔۔ اصغر صاحب نے کوشش تو بات سنبھالنے کی تھی مگر اپنی بات پر وہ خود ہی
بُری طرح سے پھس چکے تھے۔۔۔۔۔

میں نے تمہیں تو کچھ نہیں کہا؟ تو مطلب
اُسما عیل صاحب کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھی اُن سے بولا نہیں گیا جبکہ تارا کی
آنکھوں سے آنسوؤں دواں دواں ہو گئے تھے ایک بار پھر اُس کے زخم تازہ ہوئے تھے
ک۔۔۔۔۔ یا سچ ہے۔۔۔۔۔ میں بتاتا۔۔۔۔۔ ہوں۔۔۔۔۔ از لان کے سہارے نشے میں دھت
خاور نے جب سنا تو وہ اٹک اٹک کر بولا

تم نے ڈرنک کی ہے۔۔۔۔۔ اختر صاحب نے دانت پیس کر خاور کو دیکھا جو ہوش میں
بلکل بھی نہیں تھا۔
ہششششش

ڈیڈ مجھے۔۔۔۔۔ بتانے دے۔۔۔۔۔ سچائی۔۔۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔ ہے دادا جان کافی اُتاؤ لے ہیں
سچائی جاننے کے لیے۔۔۔۔۔ خاور لڑکھڑا کر اُسما عیل صاحب کی طرف آیا جنہوں نے
اپنا رخ دوسری طرف کر لیا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ تارا نفرت بھری نظروں سے اُس کو دیکھنے
لگی تھی۔۔۔۔۔

تو ڈیر دادا جان۔۔۔۔۔ خاور پوری طرح سے اُسما عیل صاحب کے سہارے کھڑا ہوا
یہ سچ۔۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔

امی۔۔۔۔۔ ڈیڈ چچا اصغر۔۔۔۔۔ انہوں نے پری پلیننگ سے پھوپھو اور اُن کے شوہر کا
مڈر کروایا تھا۔۔۔۔۔ خاور نے بتایا تو سب کے پاؤں کے نیچے جیسے زمین کھسک گئی تھی
سومل اور مومل پھٹی پھٹی نظروں سے اپنے باپ کو دیکھنے لگیں تھی "انعم بیگم کا الگ

سے حال بُرا تھا وہ خود ششدر سی اپنے شوہر کو دیکھ رہی تھی جن کو اپنا چہرہ چھپانے کی جگہ تک نہیں ملی تھی۔۔۔۔ "ایک از لان تھا جس کا چہرہ ہر احساس سے عاری تھا جھجھجھ جھوٹ۔۔۔۔ ہے نننشتے میں ہے یہ" جی بھی بکواس کر رہا ہے۔۔۔۔ اختر صاحب بوکھلاہٹ زدہ آواز میں بولے جبکہ اُسما عیل صاحب لڑکھڑانے لگے تھے مگر تار انے جلدی سے اُن کو سنبھال لیا تھا۔۔۔۔

نانا جان خود کو سنبھالیں۔۔۔۔ اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹ کر تار انے نم نظروں سے اُن کو دیکھ کر کہا جن کا چہرہ لٹھے مانند سفید ہو گیا تھا اور اُن کو ایسے دیکھ کر تارا کو گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔۔۔

بے غیرت اولاد ماں پر الزام لگاتا ہے۔۔۔۔ منیبہ بیگم نے ایک زناٹے دار تھپڑ خاور کے چہرے پر مارا تھا جس سے وہ جو پہلے ہی اپنے ہوش میں نہیں تھا اب بے سُدھ نیچے گر پڑا تھا

کیا۔۔۔ کمی۔۔۔ رہ گئی تھی۔۔۔ میری تربیت میں؟ "جو اپنی سگی۔۔۔ بہن کے خون کے پیاسے۔۔۔ بن گئے؟ اُسما عیل صاحب رنجیدگی سے اُن سے پوچھنے لگے

ابو

مجھے کچھ اور نہیں سُننا۔۔۔ "اختر صاحب کچھ کہنے لگے جب اُسما عیل صاحب نے اُن کی بات کو درمیان میں ٹوک دیا

آپ نے ہر بار اُس کو ترجیح دی تھی ہمیں برداشت نہیں ہوتا تھا۔۔۔ "باپ تو بیٹوں کو آگے کرتا ہے مگر آپ نے ہمیشہ اُس کو آگے کیا۔۔۔۔۔" پر اپرٹی کا بھی زیادہ حصہ آپ اُس کے نام کرنے والے تھے پھر ہم دو بھائی اور ہمارے بچے کہاں جاتے؟ ہم کیا اپنا پیٹ کاٹ کر اُن کو کھلاتے؟ جبھی ہم نے سوچا کیوں نہ اُس کا مار دیا جائے کیونکہ اُس کی شادی کے بعد بھی ہمیں اُس سے جھٹکارا حاصل نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔ اس بار اصغر صاحب نے منہ سے سچائی اُگلی تھی

پنسو۔۔۔ کی حوس میں میری۔۔۔ بچی۔۔۔ کو مار دیا۔۔۔ میری نواسیوں
کو۔۔۔ یتیم اور۔۔۔ بے سہارہ چھوڑ دیا؟ "ایک۔۔۔ بار دونوں میں سے
کوئی۔۔۔ میرے پاس آتا تو سہی ساری جائیداد اُن کے کام کر دیتا۔۔۔ یہ پُسے
میری رافعہ کی جان سے۔۔۔ زیادہ نہیں تھے۔۔۔ اُسما عیل صاحب کا لہجہ ٹوٹ
پھوٹ کا شکار ہوا تھا اُن کی آنکھوں سے آنسو کسی برسات کی مانند بہہ رہے تھے جو وہ
سُن رہے تھے یا وہ جان گئے تھے اُن پر یقین کرنا اُن کے لیے از حد مشکل تھا اُن کو اپنا
سینہ تکلیف سے بھرتا محسوس ہوا مگر وہ بس اُن کا چہرہ تکتے لگے

اب کیا ہو سکت

نانا

نانا جان

کیا ہوا آپ کو۔۔۔

اختر صاحب کچھ کہنے والے تھے جب اُسما عیل صاحب اپنے سینے پر ہاتھ رکھے نیچے بیٹھتے چلے گئے تھے اور یہ دیکھ کر تارا کی دلخراش چیخی نکلی تھی اور جلدی سے نیچے بیٹھ کر اُسما عیل صاحب کا سر اپنی گود میں رکھا تھا۔ "باقی سب بھی جلدی میں اُن کی طرف جھکے تھے

می۔۔۔ری۔۔۔تارا

اُسما عیل صاحب نے ایک ہچکی بندھی تھی اور آنکھیں خود بخود بند ہو گئی تھیں۔۔۔
نہیں نہیں۔۔۔۔نانا جان۔۔۔آنکھیں کھولے پلیر زرنہ آنکھیں کھولے میرا آپ کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔۔۔ایسا نہ کرے آپ۔۔۔تارا کا وجود ہچکولے کھانے لگا اور بار بار اُن کے گال تھتھپا کر اُن کو ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگی مگر سب بے سود
ابو

خبردار جو اپنے ناپاک ہاتھوں سے میرے نانا کو چھوا بھی تو۔۔۔اللہ کرے۔۔۔تم
سب پر اللہ کا قہر نازل ہو موت کی بھیگ مانگو مگر موت حاصل نہ ہو یہ دُنیا تم سب کے

لیے۔۔۔ جہنم بن جائے۔۔۔ اختر صاحب اُسماعیل صاحب کی طرف آنے لگے تو
تارا ہندیاتی انداز میں چلائی تھی جبکہ از لان آگے بھر کر ارسلان کی مدد سے اُسماعیل
صاحب کا وجود اُپر کو اُٹھایا تھا تا کہ اُن کو ہو سہیل لے جایا سکے۔۔۔

حیات

احناف کمرے میں آتا سنجیدگی سے حیات سے مخاطب ہوا جو سونے کی تیاری میں
تھی۔۔۔

ہاں بولوں؟ حیات نے نظریں اُٹھا کر اُس کو دیکھا

بات کرنی ہے تم سے۔۔۔ احناف نے کہا

زہ نصیب

زہ نصیب آج یہ چمکتا کیسے ہوا کہ احناف صاحب کو مجھ ناچیز سے بات کرنے کا

وقت مل گیا۔۔۔ حیات ڈرامائی انداز میں بولی

میں سیریس ہوں۔۔۔ احناف کو اُس کا انداز پسند نہیں آیا

اچھا سوری آؤ بیٹھو اور بتاؤ کیا بات کرنی ہے تم نے؟ حیات نے مسکرا کر اُس کا ہاتھ تھام کر کہا تو احناف نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا

میں بیوی ہوں تمہاری اور تمہارا اتنا گریز شادی سے پہلے بھی نہیں تھا جتنا اب ہو گیا ہے "ایسا کیوں ہے احناف" کیا تم مجھ سے کسی بات پر خفا ہو؟ اگر ایسا کچھ ہے تو مجھے بتاؤ کیونکہ تمہارا رویہ میری تو سمجھ سے بالاتر ہے میں جتنا تمہارے پاس آنا چاہتی ہوں تم اتنا مجھ کو خود سے دور کرتے ہو "مجھے وہ دن یاد نہیں جب شادی کے بعد تم نے دو لفظ تعریفی مجھے دیکھ کر بولے ہو تم تو جانے گم سم کہاں غائب ہوتے ہو؟" حیات کو احناف کا ایسے اپنا ہاتھ کھینچنا پسند نہیں آیا تبھی اپنی ساری بھڑاس ایک ہی بار میں اُس پر اتاری

بیٹھ کر بات کریں؟ جواب میں احناف نے محض یہ کہا

ہمم۔۔۔ حیات اتنا کہتی بیڈ پر بیٹھ گئی اور اپنی نظریں اُس کے چہرے پر لٹکائی

حیات میں جو تمہارے ساتھ کر رہا ہوں ویسا میں نہیں کرنا چاہتا کیونکہ میں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوں اور

ایک منٹ

احناف نے جو حیات کو ساری سچائی بتانے کی ٹھان لی تھی اور وہ آج اُس کو ساری حقیقت سے آشنا کر کے اُس پر سب کچھ چھوڑنا چاہتا تھا کہ وہ خود کے لیے کوئی اچھا فیصلہ لے سکے "کیونکہ اُس کا دامن خالی تھا وہ حیات کو کچھ نہیں دے سکتا تھا" وہ تو بالکل بھی نہیں جو حیات اُس سے چاہتی تھی مگر خُدا کو شاید اور منظور تھا جو عین ٹائم حیات کے فون میں آتی کال کی وجہ سے اُس نے احناف کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور اپنی کال رسیو کی۔۔

ہیلو سول خیریت؟ "رات کے اِس پہر تم نے کال کی ہے۔۔۔ حیات کال اٹھائے

دوسری طرف سول سے بولی

کیا؟؟؟ کب کیسے؟

او کے او کے ہم آتے ہیں۔۔۔ سول نے جانے کیا کہا کہ حیات شک میں بس یہی
بولی

کیا ہوا؟ احناف اٹھتا اُس سے پوچھنے لگا

احناف گاڑی نکالو داداجان کو ہارٹ اٹیک آیا ہے ہمیں جلدی ہو اسپتال جانا
ہو گا۔۔۔ حیات نے عجلت میں بتایا تو احناف اپنی جگہ بُت بن کھڑا ہو گیا تھا۔
نہیں؟ اُس کے ہونٹوں پر محض ایک نام آیا تھا۔"

احناف کیا ہو گیا ہے جلدی آؤ۔۔۔ حیات نے اُس کو ہلتا جلتا نہ دیکھا تو اس بار اُونچی
آواز میں کہا

داداجان کو کچھ نہیں ہو گا اور میں آتا ہوں۔۔۔ احناف اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتا
حیات سے زیادہ خود کو تسلی دینے لگا "تارا کے بارے میں سوچ سوچ کر اُس کی جان فنا
ہونے کے درپہ تھی اُس کا بس نہیں رہا تھا ورنہ وہ اڑ کر تارا کے پاس پہنچ جاتا



ہو سپٹل کے کوریڈرو میں اس وقت موت جیسا سناٹا تھا ہر ایک کے لبوں میں اسماعیل صاحب کی صحتیابی کی دعائیں تھی جبکہ اختر صاحب اور اصغر صاحب اُن دونوں میں سے کسی کی بھی اتنی ہمت نہیں ہوئی تھی کہ وہ سر اٹھانے کے قابل رہتے "ازلان ارسلان اُن دونوں نے تو اپنے باپ سے پوری طرح بائیکاٹ کیا ہوا تھا" سول اور مول کا بھی یہی حال تھا باقی انعم بیگم پر تو جیسے سکتہ طاری ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

امی کیا ہوا ہے دادا جان کو؟ حیات احناف کے ساتھ ہو سپٹل آئی تو سیدھا منیبہ بیگم کے پاس آئی تو اُن سے کچھ بولا نہیں گیا جبکہ احناف کی متلاشی نظریں تارا کو تلاش کر رہی تھیں جو اُس کو کہی بھی نظر نہیں آئی

نین کہاں ہے؟ احناف ازلان کے پاس آتا اُس سے پوچھنے لگا

پرے روم۔۔۔۔۔ ازلان نے مختصر جواب دیا تو احناف وقت ضائع کیے بنا پرے روم کی طرف بڑھا تھا جہاں تارا اُس کو جائے نماز پر بیٹھی نظر آئی اُس کو ایسے دیکھ کر

احناف گہری سانس خارج کرتا آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا خاموشی سے اُس کے پاس بیٹھ گیا

میری وحشت کا نظارہ نہیں ہوتا مجھ سے

اپنا ہونا بھی گوارہ نہیں ہوتا مجھ سے

گھیر رکھا ہے مجھے چاروں طرف سے اس نے

اس تعلق سے کنارہ نہیں ہوتا مجھ سے

کام جتنے بھی کیے سارے ادھورے ہی رہے

اور یہ عشق بھی سارا نہیں ہوتا مجھ سے

کیا کہا عشق کروں وہ بھی نئے جذبے سے

جی نہیں اب یہ دوبارہ نہیں ہوتا مجھ سے

[illegible]

یہ کیسے ہوا؟ احناف نے اُس کا چہرہ اپنی طرف کیا

پتا نہیں احناف۔۔۔۔۔ تارا نے عجیب لاعلمی کا اظہار کیا تو احناف نے ٹھنڈی سانس
بھر کر اُس کو دیکھا

دادا جان ٹھیک ہو جائے گے۔۔۔۔۔ احناف نے اُس کو تسلی کروائی تو اُس کے چہرے پر اُداس مسکراہٹ نے بسیرا کیا

وہ ٹوٹ گئے تھے احناف تم نے لٹھے مانند سفید ہوتا اُن کا چہرہ نہیں دیکھا پر میں نے
دیکھا "تم نے اُن کی آنکھوں میں وہ درد وہ تکلیف نہیں دیکھی جو میں نے
دیکھی۔۔۔۔۔ تار آنے رنجیدگی سے کہا اب تو اُس کی آنکھوں سے آنسو بہنا بھی بند
ہو گئے تھے شاید خشک ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

ہمت سے کام لو نین۔۔۔ احناف سے اُس کی ایسی حالت دیکھی نہیں جارہی تھی۔۔۔

احناف میرے ساتھ ایسے کیوں ہوتا ہے؟ "کیا میرا خوشیوں پر کوئی حق نہیں؟" کیا میں اپنی باقی کی زندگی بھی ایسے گزاروں گی ترستے ہوئے؟ "میں پہلے سنبھل گئی تھی احناف پہلے سنبھل گئی تھی" پر اگر نانا جان کو کچھ ہوا نہ تو میں سنبھل نہیں پاؤں گی "سالوں سے میں نے یہ سارے راز اپنے سینے میں دفن کیے تھے کس لیے؟ صرف اور صرف اپنے نانا کے لیے تاکہ اُن کو کوئی تکلیف نہیں ہو پر وہ اب جس عمر کے حصے میں ہے ایسے میں اُن کو جو دھچکا ملا ہے وہ کافی بڑا ہے وہ یہ سب کیسے برداشت کریں گے؟ تارا اُس کے کندھے پر اپنا سر ٹکاتی غمزہ لہجے میں بولی

وہ سروائیو کر لینگے تم پریشان نہ ہو بس خود کو مضبوط رکھو ہر حالات کے لیے۔۔۔۔۔ احناف نے اُس کے گرد اپنا حصار بنایا

اُن کو کچھ ہونا چاہیے بھی نہیں وہ تو مجھے خوش ہوتا دیکھنا چاہتے تھے ایسے میں اگر وہ یوں مجھے تنہا کر جائے گے تو پھر۔۔؟ تارا کا خوف سے بُرا حال ہو گیا

نین

نین

میں نے کہا نہ دادا کو کچھ نہیں ہو گا تو بس تم خود کو سنبھالو اور اُن کے لیے بہت ساری دعائیں کرو۔۔۔۔۔ احناف نے نرمی سے کہا

میری ہر سانس اُن کے لیے دعائیں مانگ رہی ہیں۔۔۔۔۔ تارا ٹوٹے دل کے ساتھ بولی تو احناف نے اُس کے بالوں میں بوسہ دیا

حادثات یہ نہ سمجھیں ابھی کہ پست ہوں میں

شکستہ ہو کر بھی ناقابل شکست ہوں میں



ڈاکٹر کیسی کنڈیشن ہے میرے دادا کی؟ ڈاکٹر باہر آیا تو ازلان اُن کے پاس آیا

اُن کو ہارٹ اٹیک آیا ہے جس سے ابھی ہمارا کچھ بھی کہنا ٹھیک نہیں آپ بس دعا کرے۔۔۔ ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں کہہ کر اُس کے برابر سے گزر گئے۔۔۔

اچانک ہوا کیسے؟ "آج سے پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا اور نہ دادا جان کو کبھی دل کا مسئلہ ہوا پھر یہ اچانک؟ حیات اُلجھن زدہ لہجے میں اُن کو دیکھ کر بولی جس کا جواب دینے کو اِس وقت کوئی تیار نہیں تھا

آپ لوگ پئسو کی حوس میں اتنے اندھے اور گونگے ہو چکے تھے کہ ساری بات "جانے بنا آپ لوگ اپنی سگی بہن کے قاتل بن گئے" کیا کم دیا دادا نے آپ کو یا آپ لوگوں کے ساتھ کب دادا جان نے نا انصافی والا سلوک کیا؟ کب پھوپھو کو آپ دونوں سے زیادہ اہمیت دی؟ اور اگر بات کی جائے جائیداد پئسا "اور زمینوں کی تو دادا

جان نے آپ تینوں بھائی اور بہن چاروں کا ایک جتنا حصہ تقسیم کیا تھا پھوپھو اپنے شوہر کے ساتھ آرہی تھیں کیونکہ اُن کے شوہر پر قرضہ چڑھ گیا تھا جن کو چکانا تھا اور پھوپھو پریشان بھی تھیں دادا جان سے اُن کی پریشانی برداشت نہیں ہوئی جیسی دادا جان نے اپنی زمین کو سیل کیا تھا تاکہ کیش دے کر وہ کچھ اُن کی مدد کر پائے پھوپھا جان نے پُسے لینے کی حامی بس ایک شرط پر دی تھی کہ وقت آنے پر وقت وہ اُن کو ساری رقم واپس لوٹا دیں گے پر آپ دونوں نے اُن کو مہلت ہی نہ دی اور حسد میں آکر خونی بن گئے۔۔۔۔۔ "ایک بار تصدیق نہ کی پھوپھو کو گھر نہ آنے دیا اور نہ ایک بار دادا سے کوئی بات کی بس خود ہی سارے فیصلے کر لیے۔۔۔۔۔ از لان چلتا ہوا اصغر صاحب اور اختر صاحب کے مقابل کھڑا ہوا اور اُن کو حقیقت کا وہ آئینہ دکھایا جو وہ دونوں شاید کبھی نہ دیکھتے

تمہیں یہ سب

منیبہ بیگم حیرانگی سے از لان کو دیکھنے لگی جس کے چہرے پہ جانے کیسے کیسے تاثرات تھے کتنا دکھ اور تکلیف تھی اُس کے لہجے میں "کتنا افسوس اور بے یقینی کا عالم تھا اُس کے لیے کہ وہ جس کا بیٹا ہے وہ دولت کا پُجاری ہے اُس کے نزدیک خونی رشتوں اور اپنی بہن کی کوئی وقعت نہیں کیا اُن کی نظر میں انسان کی جان اتنی سستی تھی۔۔۔۔۔

میں کیا۔؟ کیسے جانتا ہوں ان کو تو آپ رہنے دے۔۔۔۔۔ از لان استہزائیہ انداز میں بولا

یہ سب کیا باتیں ہو رہی ہیں؟ "کوئی مجھے بتائے گا؟ حیات سوالیہ نظروں سے ہر ایک کا چہرہ دیکھنے لگی۔

پُھو پُھو۔۔۔ رافعہ کی موت۔۔۔ میں ڈیڈ۔۔۔ اور چچا ملوث تھے۔۔۔ سول نے اٹک کر بتایا تو صدمے کے مارے حیات کی آنکھیں پوری کھلی کی کھلی رہ گئی وہ بے یقین نظروں سے اپنے باپ کو دیکھنے لگی جن کا سر اور نظریں جھکی ہوئی تھیں۔۔۔

واٹ؟؟؟

کیا بکواس ہے یہ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ حیات نے نفی میں اپنا سر ہلایا

تم بھی ان کی بیٹی ہو حیات اور خون میں ان کا ہوتی بھی محبت کے بجائے تم نے پُٹسو کا
چُناؤ کیا تھا۔۔۔ از لان اُس کو دیکھ زخمی لہجے میں بولا تو حیات کی زبان جیسے تالو سے
چپک گئی تھی کوئی اور از لان کی بات سمجھا ہویا نہ ہو مگر مُنیبہ بیگم اور حیات نے بخوبی
اُس کی بات کا مطلب سمجھ لیا تھا۔۔۔



!ماضی

حیات کہاں جانے کی تیاری ہے؟ از لان فُبال ہاتھ میں لیتا حیات سے بولا جو اپنا پرس
چپک کرتی باہر جانے لگی تھی

بیش چچی کی طرف "کیوں تمہیں کوئی کام تھا کیا؟ حیات نے جواب دینے کے بعد
اُس سے پوچھا تھا

ہاں مجھے جواب چاہیے تھا۔۔۔ از لان کان کی لو کھجا کر اُس سے بولا

کیسا جواب؟ حیات انجان بنی

تم جانتی ہو میں کس جواب کی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ از لان نے جتنی نظروں سے
اُس کو دیکھ کر کہا

اوو اچھا وہ جو تم نے پرپوز کیا تھا مجھے جس کا جواب میں نے کہا تھا کہ سوچ کر دوں
گی۔۔۔۔۔ حیات نے یاد کرنے ڈرامہ کیے اُس سے کہا

یاد آگیا تمہیں تو پوائنٹ پر آؤ۔۔۔۔۔ از لان نے بے چینی سے کہا تو حیات نے گہری
سانس بھر کر اُس کو دیکھا جس کی آنکھیں اُس کے جواب کی منتظر تھیں

دیکھو از لان پلیز مائینڈ مت کرنا مگر ابھی صرف میں اپنی پڑھائی پر فوکس کرنا چاہتی
ہوں اور اگر شادی کرنے کا پلان بنا بھی تو میں احناف سے شادی کرنا چاہوں

گی۔۔۔۔۔ حیات نے سنجیدگی سے کہا تو از لان کے چہرے پر ایک سایہ آکر لہرایا

احن۔۔۔۔۔ اف۔۔۔۔۔ سے؟ از لان کی زبان لڑکھڑائی

اچھا تو تمہارے آئیڈیل شخص میں کیا خوبی ہونی چاہیے مجھے بتاؤ تاکہ جان پاؤں کہ

احناف میں ایسا کیا ہے جو مجھ میں نہیں۔۔۔۔۔ از لان نے بڑی مشکل سے خود کو

سنجھالو! ہوا تھا ورنہ ٹھکرانے جانے کا درد کیا ہوتا ہے کوئی اُس سے پوچھتا

احناف کے پاس ہر چیز ہے "خوبصورتی کے ساتھ ذہانت اور الطاف چچا کی کی جائیداد کا

وارث وہ ہو گا اور میں جیسی لائیف گزارنا چاہتی ہوں وہ مجھے احناف دے سکتا

ہے "چچا الطاف کا گھر کتنا بڑا ہے جہاں بس میں راج کروں گی۔۔۔ حیات نے کہا تو

از لان کے چہرے پر یکطرفہ مسکراہٹ آئی

اور محبت؟

کیا احناف تمہیں محبت دے سکتا ہے؟ ویسی محبت جیسی محبت میں کرتا ہوں تم سے کیا

کرتا ہے احناف تم سے؟" اور کیا کبھی احناف نے تمہاری ویسی کیئر کی ہے جیسی میں

کرتا ہوں نہیں نہ؟" کیونکہ کوئی اندھا بھی بتا سکتا ہے کہ احناف کی ساری سوچو کا محور

تمہارا اشارہ شاید تارا ہے تو میں بتادوں ایسا کچھ نہیں احناف ایک نرم دل کا مالک ہے اور تارا سے اُس کو ہمدردی ہے۔۔۔۔۔ حیات نے ناگواری سے اُس کو دیکھ کر کہا مجھے اپنے ٹھکرائے جانے کا غم نہیں حیات کیونکہ ہر انسان اپنے جواب کا حق رکھتا ہے مگر جس وجہ سے تم میری محبت کو انگور کر کے احناف کے خواب دیکھ رہی ہو اس بات کا افسوس مجھے تا عمر رہے گا۔۔۔" اور ہاں میں ایک بات بتادوں احناف کو تارا سے پیار ہے یا ہمدردی "جو بھی ہے بس اُس کے لیے ہے اور وہ جو محسوسات تارا کے لیے کرتا ہے وہ کبھی تمہارے لیے نہیں کرے گا۔" شاید تم نے وہ چمک نہیں دیکھی احناف کی آنکھوں میں جو بس تارا کو دیکھ کر آتی ہے اور احناف کا تارا کو دیکھنے کا انداز تک الگ ہوتا ہے وہ دُنیا کے لیے تارا ہے مگر احناف نے اُس نے اپنے لیے تارا کو بس "نین" بنایا ہے۔۔۔۔۔ ازلان نے جیسے اُس کو باز رکھنے کی کوشش کی تھی۔ "مگر جو

کچھ اُس نے بیان کیا تھا وہ سب حیات کے لیے ماننے مشکل تھا اور یہ وہ کبھی ماننے والی تھی بھی نہیں

مجھے احناف کی ہمدردی بٹورنے کا کوئی شوق نہیں از لان کیونکہ میں جانتی ہوں احناف مجھ سے پیار کرے گا وہ میرے علاوہ کسی اور کو سوچے گا بھی نہیں تم دیکھنا ایک نہ دن میری اور احناف کی شادی ہوگی اور ہم دونوں ایک آئیڈیل کیل والی لائف گزارینگے "ویسے بھی جیسا تمہیں لگتا ہے ایسا کچھ نہیں۔ حیات پُر یقین لہجے میں بولی اللہ تمہاری دعا قبول کریں اور تمہارا دامن خوشیوں سے بھر دے۔۔۔۔۔ جواب میں از لان نے اُس کو دعادی تھی۔

آمین۔۔۔۔۔ حیات نے مسکرا کر کہا اور اُس کو دیکھ کر از لان نے اپنی نظروں کا زاویہ بدل دیا تھا۔



آپ کے پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے مگر اُن کی حالت ابھی ٹھیک نہیں ہے وہ بار بار کسی احناف کو پکار رہے ہیں تو پلیرز جلدی سے احناف نامی شخص کو بلائے۔۔۔ ڈاکٹر کی آواز پر حیات ماضی کے خیالوں سے باہر آئی تھی۔۔۔ "اور یہاں وہاں نظریں گھماتی احناف کو دیکھنے لگی جو اُس کو نظر نہیں آیا

یہ احناف کہاں چلا گیا؟ مول نے بھی احناف کو نہیں دیکھا تو کہا میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔۔ از لان جانتا تھا کہ احناف کہاں ہے جی اُن سے کہتا اپنا روم پرے روم کی طرف کیا جہاں وہ تارا کو تسلی دینے میں لگا ہوا تھا۔ احناف دادا کو ہوش آیا ہے اور تم سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ از لان نے کہا تو تارا اُس کا حصار توڑ کر جلدی سے اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

نانا کو ہوش آگیا؟ "وہ مجھ سے ملنا چاہتے ہو گے میں ابھی جاتی ہوں اُن کے پاس۔۔۔۔۔ تارا اپنی حالت سنواری کہہ کر باہر جانے لگی جب از لان نے اُس کو روک لیا

تارا ابھی دادا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہوئی پوری طرح سے اور وہ بس احناف سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔۔ ازلا ان نے کہا تو تارا اس کو غصے سے دیکھنے لگی

احناف میں تمہارے ساتھ آؤں گی "مجھے نانا سے باتیں کرنی ہیں بھلا وہ کیسے مجھے خود سے ملنے کے لیے روک سکتے ہیں مجھے تو وہ اپنی جان کہتے ہیں میں تو اُن کا بچہ

ہوں۔۔۔۔۔ نہ۔۔۔۔۔ تارا از لان کو نظر انداز کرتی احناف کے روبرو کھڑی ہوتی بولی

ایک بار پھر اُس کی آنکھوں سے آنسوؤں نے اپنا رستہ بنایا تو احناف نے اُس کا چہرہ اپنے ہاتھ کے پیالوں میں بھرتا اُس کے آنسو اپنے پوروں سے صاف کرنے لگا

نہیں رلیکس خود کو سنبھالو میں ابھی جاتا ہوں کیا پتا اُن کو کوئی ضروری بات کرنی ہو جو بس مجھے بتانا چاہ رہے ہو۔۔۔۔۔ احناف اُس کو اپنے ساتھ لگاتا سمجھانے والے انداز

میں بولا

نہیں نہیں احناف۔۔۔ تار انے اپنا سر زور شور سے نفی میں ہلایا

نہیں میری بات مان جاؤ۔۔۔۔۔ احناف نے ایک بار پھر اُس سے کہا جس کے آنسو اُس کی شرٹ بھگور رہے تھے

تارا ہر بات میں ضد کرنا اچھا نہیں ہوتا احناف کو جانے دو دادا جان کے پاس وقت کم ہے۔۔۔۔۔ از لان نے یہ بات کس دل سے کہی تھی یہ بس وہ خود جانتا تھا مگر اُس کے الفاظوں نے تارا کو تو جیسے پتھر کا بنا دیا تھا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا تم یہاں بیٹھو۔۔۔۔۔ احناف ایک نظر از لان پر ڈالتا اُس کو جائے نماز پر واپس بیٹھایا

تم دعا کرو اللہ سب ٹھیک کر دے گا اوکے۔۔۔۔۔ احناف نے کہا تو تارا بس خالی خالی نظروں سے اُس کا چہرہ دیکھنے لگی جبکہ احناف اُٹھ کر اُسما عیل صاحب کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔۔۔

تارا خود کو مضبوط بناؤ۔۔۔۔۔ از لان اُس کے پاس بیٹھ کر بولا مگر تارا چپ رہی "

تارا؟ از لان نے اُس کو جھنجھوڑا

تم نے ایسا کیوں کہا کہ اُن کے پاس وقت کم ہے؟ تارا احساس سے عاری لہجے میں اُس کو دیکھ کر بولی

دعا کرو میرے الفاظ غلط ثابت ہو۔۔۔۔۔ از لان محض یہ بولا جس پر تارا نے مزید کچھ
اور نہیں کہا پھر کچھ سوچ کر بولی

مجھے گھر جانا ہے۔۔۔۔۔

گھر کیوں؟ از لان چونک کر اُس کو دیکھنے لگا۔

کچھ حساب کتاب ہیں جو میں اپنے طریقے سے چکانا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ تارا اپنے گال صاف کرتی بولی تو اُس کا بدلتا انداز دیکھ کر از لان بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا

♥♥♥

آپ کو سب پتا تھا؟ حیاتِ مُنیبہ بیگم کو دیکھ کر پوچھنے لگی جن کی حالت ساری رات جاگنے کی وجہ سے خراب تھی۔

یہ وقت ان باتوں کا نہیں۔۔۔ منیبہ بیگم نے اُس کو ٹالا

مجھے بتائے امی کیا آپ جانتی تھی یہ سچائی؟ حیات نے اپنی بات پر زور دیا
جانتی نہیں بلکہ برابر کی شریک دار ہیں۔۔۔ "نشے میں بھائی نے ان کا سارا سچ بیان کر دیا
تھا۔ فضا نے طنز انداز میں بتایا تو حیات نے اپنا سر پکڑ لیا
چُپ رہو تم۔۔۔ مُنیبہ بیگم نے اُس کو جھڑکا
آپ کا ضمیر سُوجھا ہے مگر ہمارا نہیں" اور میں نشے میں بھی نہیں ہوں جو آپ کے
ایک تھپڑ سے چُپ ہو جاؤں۔۔۔۔ فضا باز نہ آئی
ہم نے جو بھی کیا تھا تم سب کے لیے کیا تھا۔۔۔ مُنیبہ بیگم کو اپنے عمل پر کوئی پچھتاوا
نہیں تھا

ساری زندگی ہم نے حرام کھایا اور طعنہ دیا تا راکو ہمیں تو پتا ہی نہیں تھا ہمارے
والدین کے ہاتھ خون میں رنگے ہوئے ہیں اور ہم کسی اور کا حق کھا رہے
ہیں۔۔۔۔ فضا اتنا کہتی وہاں سے اُٹھ گئی جس پر مُنیبہ بیگم اس بار کچھ بول نہیں پائی

تھی۔۔۔" چُپ تو حیات کو بھی لگ گئی تھی وہ سمجھ نہیں پار ہی تھی یہ کیسے انکشافات
آج کے دن ایک ساتھ ہو رہے تھے۔۔۔



اگلے دن خاور کی آنکھ کھلی تو اُس کا اپنا سر بھاری ہوتا محسوس ہوا اُس نے کل کے
بارے میں سوچنا چاہا مگر کچھ یاد نہیں آیا جیسا کہ اپنے دُکھتے سر پر ہاتھ رکھتا وہ اُٹھا تو
"چونک اُٹھا کیونکہ اُس کا سارا کمرہ کاغذوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔"

مگر جب اُس نے کمرے کی دیواروں پر چاندنی کی تصاویر دیکھیں تو اُس کا حلق تک
خُشک ہو گیا تھا ایک تصویر دیکھنے سے اُس کو کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا۔۔۔ اُس کا وجود پورا
خوف سے کانپ رہا تھا۔۔۔

میں زیادہ کچھ نہیں کہوں گی تمہیں خاور کیونکہ غلطی تمہاری نہیں بلکہ میری ہے جو "
میں نے بنا تمہیں جانے تمہیں اپنا دل دیا جس کو تم نے توڑ کر رکھ دیا اور اب میں بس
یہ چاہوں گی کہ جس طرح تم نے میرے اندر اپنی محبت کا زہر انڈیلا ہے ٹھیک ویسے

تمہارے اندر بھی کوئی محبت کا زہر بھرے تاکہ میں مانوں "مکافات عمل ہوتا ہے
"اِس دُنیا میں

اُس کو اپنے بچہ پاس چاندنی کی آواز سنائی دی تو وہ ایک جھٹکے سے بیڈ سے اُٹھ کھڑا ہوا
تو اپنے پاؤں میں کچھ گیلیاں محسوس ہوا "اُس نے نظریں نیچے کی تو گہرے سرخ رنگ
کا پانی دیکھ کر اُس کو آس پاس خون کی بو محسوس ہوئی جس پر وہ سہم گیا تھا اور جلدی
سے اپنے پاؤں اُپر اٹھالے

خون نہیں ہے صرف پانی میں لال رنگ ملا یا ہے آپ خوفزدہ نہ ہو۔۔۔۔۔ دروازے
کے پاس تار کی آواز سن کر خاور نے جھٹکے سے اپنا سر اٹھائے دروازے کی طرف
دیکھا جہاں وہ حقارت سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ "اُس کی آنکھوں میں
موجود "حقارت اور نفرت جیسے جذبات دیکھ کر ڈر کے مارے اُس کے گلے کی ہڈی
اُبھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔



احناف شکستہ خور قدموں سے باہر آیا تھا جہاں ہر کوئی اُس کی آمد کا منتظر تھا۔۔۔

کیا کہا دادا جان نے؟ وہ اب کیسے ہیں؟ حیات فورن اُس کی طرف لپکی

وہ اب ہمارے درمیان نہیں رہے۔۔۔۔۔ احناف نے کہہ کر بے بسی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا جبکہ اُس کے الفاظوں نے ہر ایک کے پاؤں کے نیچے زمین کھسکا دی تھی۔۔۔

ایسسا۔۔۔ نہیں ہو سکتا ابو جان۔ اختر صاحب لڑکھڑاتی زبان کے ساتھ بڑبڑاتے اندر جانے والے تھے جب احناف اُن کے راستے میں آیا

جاتے ہوئے دادا جان نے اپنی وصیعت چھوڑی ہے جس میں یہ کہا ہے آپ دونوں اُن کا مراہو امنہ نہیں دیکھے گے اور نہ اُن کے جنازے کو کندھا دیں گے۔۔۔۔۔ احناف نے سنجیدگی سے کہا تو سب کا ہاتھ بے ساختہ اپنے منہ پر پڑا تھا جبکہ اصغر صاحب اور اختر صاحب بے یقین نظروں سے احناف کو دیکھنے لگے۔۔۔

یہ جھوٹ ہے ابو جان ایسا نہیں بول سکتے۔۔۔۔۔ اصغر صاحب نے اپنا سر نفی میں ہلایا

اُن کے لبوں پر بس یہی تھا کہ آپ دونوں میں سے کوئی بھی اُن کا چہرہ دیکھ نہ پائے۔ "اور نہ اُن کے جنازے کے کوکند ہادے پائے اُنہوں اپنی وصیت مجھے تھمائی ہے تو میں ویسا کروں گا جیسا دادا جان نے مجھے کرنے کا بولا ہے۔۔۔ احناف نے سنجیدگی سے کہا

تم دو بیٹوں سے اپنے والد کو آخری بار دیکھنے کا حق چھینوں گے؟ حیات کو جیسے یقین نہیں آیا

سوری مگر یہ حق اُنہوں نے خود گنوا یا ہے۔۔۔ احناف نے حیات کو دیکھ کر طنز کہا مجھے ابو جان کو دیکھنا ہے تم سائیڈ پر ہو جاؤ۔۔۔۔۔ اختر صاحب نے سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر کہا

دادا جان کی رسومات ہمارے گھر میں ہو گئیں آپ کے گھر پر نہیں "دادا جان کی میت ہمارے گھر سے اُٹھے گی وہ نہیں چاہتے تھے کہ ایک روپیہ بھی اُن پر آپ میں سے کسی کا خرچ ہو۔۔۔ احناف نے ایک اور بم اُن کے سروں پر گرایا تھا۔۔۔۔۔" اُنہوں

نے سمجھا تھا کہ جو وہ لوگ کر چکے ہیں اُن کی کوئی سزا نہیں ہوگی اور نہ پکڑوہ تو گناہ کر کے بھول چکے تھے مگر اللہ کے یہاں دیر ضرور ہوتی ہے مگر اندھیر نہیں جاتے ہوئے اُسما عیل صاحب نے جو اُن کے لیے سزا تجویز کی تھی اُس کا غم "اُس کا پچھتاوا تا عمر اُن کے ساتھ رہنا تھا بھلا ایک بیٹے کے لیے اس سے زیادہ بڑی دلسوز بات کیا ہوگی جو وہ آخری بار اپنے باپ کا دیدار نہیں کرے گا اور نہ اُن کی میت کو کندھا دے پائے گا

ابو جان ناراض تھے مگر تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔۔۔ اختر صاحب نے سنجیدگی سے کہا تھا اُن کا لہجہ ہلکا سا کانپ رہا تھا۔۔۔ "باقی سب اپنے آنسوؤ کو روکنے کی کوشش کرنے میں تھے

دادا جان واقعی میں ناراض تھے اور جاتے ہوئے بھی اپنی بیٹی کا خون معاف نہیں کیا۔۔۔ وہ کہہ رہے تھے اللہ کی عدالت میں انصاف ہوتا ہے اور قیامت کے دن آپ دونوں کا گریبان اُن کے ہاتھوں میں ہو گا۔۔۔ احناف بہت ضبط سے اُن کو

دیکھ کر اُسما عیل صاحب کی ہر بات بتا رہا تھا ورنہ اُس کے اپنے دل کی حالت کیا تھی یہ بس وہ جانتا تھا کیسے اُس کے دادا جان کی آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی صورت میں بہہ رہے تھے یہ منظر احناف کی آنکھوں میں جیسے چُجھ گیا تھا جس سے چاہ کر وہ بھی اپنا سر جھٹک نہیں پارہا تھا۔۔۔۔



!کچھ دیر قبل

دادا جان۔۔۔۔ احناف نے مشینوں میں جکڑے اُسما عیل صاحب کو دیکھا تو وہ تڑپ کر اُن کی طرف بڑھا

۱۱۔ حنا۔۔۔۔ ف۔۔۔۔ اُسما عیل صاحب نے مشکل سے اُس کا نام لیا

جی دادا میں یہی ہوں نین بھی یہی ہے رورو کر اُس نے اپنا حال بُرا کر دیا ہے میں اُس کو لاتا ہوں ساتھ۔۔۔۔ احناف اُن کو دیکھ کر کہتا اُٹھ کر جانے لگا جب اُسما عیل صاحب نے کہا

ن۔۔۔ نہیں

کیوں دادا جان؟ احناف نے اُن کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

مجھے۔۔۔۔ ای۔۔۔۔ سے۔۔۔۔ دیکھے۔۔۔۔ گی۔۔۔۔ تو۔۔۔۔ مزید ٹوٹ۔۔۔۔ پھوٹ کا شکار ہو گی
میں تو اُس سے نظریں ملانے کے قابل بھی نہ رہا۔۔۔۔ اُسما عیل صاحب کے لہجے میں
سوائے رنجیدگی ملال کے کچھ نہ تھا۔۔۔۔

آپ کیوں نظریں ملانے سے گھبرار ہے ہیں دادا جان؟" آپ نے تو ساری عمر اُس کو
پیار دیا ہے وہ بھی بے تحاشا اور آپ اتنے کمزور تو کبھی نہیں تھے جیسا اب بنالیا ہے
خود کو۔۔۔۔ احناف نے آخر میں ماحول کو ہلکا بھلکا کرنے کے غرض سے کہا

جوان اولاد۔۔۔۔ کی۔۔۔۔ موت۔۔۔۔ کو سہہ گیا۔۔۔۔ تھا۔۔۔۔ معصوم۔۔۔۔ م کلی
اپنی۔۔۔۔ نو اسی۔۔۔۔ کا غم بھی خاموشی۔۔۔۔ سے کھا۔۔۔۔ گیا تھا۔۔۔۔ مگر جواب پتا چلا
ہے۔۔۔۔ نہ وہ قیامت خیز خبر۔۔۔۔ ہے جو میں بوڑھا شخص برداشت۔۔۔۔ نہیں کر سکتا
میں اپنے رب کو کیا کہوں گا؟"۔۔۔۔ کہ۔۔۔۔ مجھ سے میری تربیت میں کیا کھوٹ آگئی

تھی۔۔۔۔ اپنی بیٹی کو کیا منہ دیکھاؤں گا جو۔۔۔ بے قصور تھی؟ اور۔۔۔ میری تارا
احناف۔۔۔۔ تارا میری معصوم۔۔۔۔ بچی کو تو وہ۔۔۔ میرے بعد۔۔۔ کاٹ
کھا مینگے۔۔۔ اُسما عیل صاحب کو بولنے میں بہت دقت پیش آئی مگر وہ اپنا دل کھول کر
احناف کے سامنے رکھنا چاہتے تھے مگر زندگی کے اس لمحے میں بھی اُن کو تارا کی فکر
تھی کہ اُن کے بعد تارا کا کیا ہو گا۔۔۔

جب تک میں نین کے ساتھ ہوں کوئی تارا کو آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا آپ اُس
کی ٹینشن نہ لے۔۔۔ بس جلدی سے صحتیاب ہو جائے تاکہ مجرموں کو اُن کے کیئے کی
سزا مل سکے۔۔۔ احناف اُن کا ہاتھ عقیدت سے چومتا بولا تو اُسما عیل صاحب کی آنکھ
سے آنسو پھسل کر تکیے میں جذب ہوا تھا

میں نے۔۔۔ سزا۔۔۔ تجویز کی ہے احناف۔۔۔ اور میرے پاس۔۔۔ زیادہ وقت نہیں
ہے۔۔۔ بس تمہیں اتنا کہوں گا۔۔۔ میری تارا کا بہت سارا خیال رکھنا اگر از لان
اُس کو خوشیاں نہ دے پائے تو ت

داداجان میں نے کہا نہ آپ تارا کی ٹینشن نہ لے اور آپ کو کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔ آپ جلدی پہلے جیسے ہو جائے گے ان شاء اللہ۔۔۔۔ اُسما عیمل صاحب جو اپنی بات کہنے کے ساتھ اُس کے آگے بڑی مشکل سے ہاتھ جوڑنے والے تھے "احناف نے جلدی سے اُن کے ہاتھوں کو نیچے کیے کہا تو وہ گہرے گہرے سانس بھرنے لگے۔۔۔

داداجان میں کچھ آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔۔۔۔ کچھ سوچ کر احناف نے کہا تو اُسما عیمل صاحب تلخ مسکرائے

بیٹا۔۔۔۔ وقت نہیں۔۔۔۔ اس لیے بس تم میری سُنو۔۔۔۔ اُسما عیمل صاحب نے کہا تو احناف کا دل کٹ کے رہ گیا تھا۔۔۔

پلیز داداجان ایسی باتیں نہ کرے۔۔۔۔ احناف نے لہجے میں منت تھی۔۔۔

میں جاتے ہوئے ایک وصیت کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ اُسما عیمل صاحب نے اُس کی بات نظر انداز کیے کہا تو احناف نے چونک کر اُن کو دیکھا

وصیت؟ احناف نے کہا تو اُسما عیل صاحب نے اپنی آنکھوں کو جنٹنش دی اور پھر جو اُنہوں نے کہا اُس کے بعد احناف کتنے ہی وقت سناٹوں کی زد میں رہا تھا۔۔۔۔۔



تا۔۔۔۔۔ راہ سب کیا ہے؟ خاور حیرانگی سے اُس کو دیکھنے لگا

آپ بھول گئے ہیں کیا؟ تارا چلتی ہوئی اُس کے پاس آئی

کیا بول رہی ہو تم؟ خاور کو کچھ غلط ہونے کا احساس شدت سے ہوا تھا

میری آپنی کا قصور کیا تھا؟ مجھے بتائے آپ ایسا بھی ہم نے کیا بگاڑا تھا میری آپنی تو اپنی زندگی میں مگن ہوا کرتیں تھیں پھر کیوں نے اُن کی ہنستی مسکراتی پر سکون زندگی کو برباد کیا؟ "کیوں میری بہن کو اتنا ہراس کیا کہ وہ موت تک کو گلے لگائی کیوں کیا آپ نے ایسا کیوں؟؟؟؟ خاور کا گریبان پکڑے تارا اگر ج اُٹھی تھی

تنتنم۔۔ تمہیں غلط طط۔۔۔ فہمی ہوئی ہے۔۔۔ خاور کی زبان لڑکھڑائی

جھوٹ

جھوٹ

اور کتنا جھوٹ بولینگے آپ کیا آپ کے اندر پچھتاوا اندامت نامی کوئی چیز موجود نہیں؟ تارا نے حقارت سے اُس کو دیکھا تھا

میری بات سُنو تم تارا۔۔۔ خاور نے اُس سے کچھ کہنا چاہا

ہاں میں سُن رہی ہوں مجھے بتائے میری بہن کا قصور۔۔۔ تارا طنز ہوئی

میں واقعی میں اُس سے پیار نہیں کرتا تھا

میری بہن کو بلیک میل کیوں کیا؟ خاور ابھی کچھ مزید کہتا اُس سے پہلے تارا نے اُس کی بات کو درمیان میں کاٹ لیا تھا

تارا وہ

خاور سے کچھ بولا نہیں گیا

وہ کیا خاور جتوئی؟ "وہ کیا؟ تارا کرخت آواز میں بولی

پر اپرٹی کے کاغذات اُس نے دینے سے انکار کر دیا تھا پھر۔۔۔ خاور اتنا کہتا چپ ہو گیا تھا جانے کیوں وہ ساری سچائی تارا کو بتانے پر آمادہ ہو چکا تھا شاید رات کا پینگو ورا بھی تک اُترا نہیں تھا دوسری طرف دروازے کے پاس موجود از لان نے خاور کا جھلا سنا تو اُس کو افسوس ہونے لگا "کیسا خاندان تھا اُن کا جن کے لیے صرف پتسا ہی سب کچھ تھا اور کچھ بھی نہیں تھا اگر کسی کی اہمیت تھی بھی تو محض پتسو کی بھلا اُن کو پتسو کا کرنا کیا تھا یہ پتے قبر میں تو انسان نہیں لے جاتا جو ہر کوئی پتسوں کے پیچھے بھاگ کر اپنی آخرت کو خراب کر رہا تھا۔۔۔"

تو آپ نے اُن کی فوٹوز کو ایڈٹ کر کے بلیک میل کرنا شروع کیا یہ تک نہیں سوچا کہ "جس کی عزت کو اچھالنے کے آپ چکروں میں وہ آپ کے خاندان کی عزت ہے آپ کی کزن تھی کوئی غیر نہیں تھی اور نہ الگ خاندان سے تھی۔۔۔ تارا نے ملامت کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا تو خاور کے لیے نظریں اٹھانا محال ہو گیا

مجھے میرے کیئے کی سزا مل چکی ہے تارا" جس سے میں نے پیار کیا وہ کسی اور سے شادی کرنے جا رہی ہے۔۔۔۔ خاور کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے مگر تارا کو اُس پر رحم نہیں کیا وہ تو اُس کا دردناک انجام چاہتی تھی۔۔۔۔

آپ کی طرح آپ کو دھوکہ تو نہیں دیا ہو گا؟ تارا نخوت سے اُس کو دیکھ کر بولی مجھے پیار میں دھوکہ دیا ہے اُس نے۔۔۔۔۔ خاور نے اپنے بال مٹھیوں میں جکڑے تھے جبکہ اُس کا ری ایکشن دیکھ کر تارا کو گونا سکون میسر ہوا تھا وہ سرد نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی جو زار و قطار رونے میں مصروف ہو گیا تھا اور کبھی کبھی رونے کے درمیان اپنے گال تھپڑوں سے لال کر دیتا۔۔۔۔۔

تڑپوں "اور تڑپوں تڑپ تڑپ کر تم پاگل ہو جاؤ موت کی بھیک مانگو اللہ سے پر اللہ تمہیں موت نہ دے تمہارے سینے میں ایسا اندھیرا بھر دے جہاں پھر کبھی کوئی اُجالا نہ ہو۔۔۔۔" میری بہن جینا چاہتی تھی اپنی زندگی میں بہت کچھ کرنا چاہتی تھی مگر تم

خبردار خاور جتوئی۔۔۔ "خبردار جو تم نے اپنے منہ سے معافی کا لفظ نکالا بھی تو۔۔۔۔۔ خاور اُس کے آگے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے لگا تو تار انے کاٹ کھاتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر ٹوکا تھا جبکہ بات کو مزید بگڑتا دیکھ کر از لان کمرے میں آیا اور ڈائریکٹ تارا سے مخاطب ہوا

تارا تمہارا کام ہو گیا ہو تو چلے یہاں سے؟

جی۔۔۔اپنے آنسوؤ پونچھ کر تار انے ایک اچٹنی نظر خاور پر ڈال کر از لان کو جواب دیا پھر اُس کے کمرے میں موجود چاندنی کی تصاویر کو ایک ایک کر کے دیوار سے اُتاری جو اُس نے محض خاور کی یادداشت واپس لوٹانے کے لیے کی تھی جس میں وہ

محض چاندنی کو بھلا چکا تھا اور تارا اُس کو تڑپتا ہوا دیکھنا چاہتی تھی پر جو منظر ابھی اُس نے دیکھا تھا وہ ابھی کافی نہیں تھا وہ اُن سب کا زوال چاہتی تھی۔۔۔

نانا جان کو ہوش آگیا ہے تو اب وہ لازمی مجھ سے ملنا چاہ رہے ہو گے احناف نے کال کر کے تمہیں کچھ بتایا نہیں کیا؟ کمرے سے باہر آ کر وہ پورچ میں داخل ہوئے تو گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے تارا اپنے لہجے کو ہشاش بشاش بنائے از لان سے بولی جس سے وہ اپنی جگہ پہلو بدلتا رہ گیا تھا۔

تارا ہم ہو اسپتال نہیں جانے والے۔۔۔۔۔ از لان نے آہستگی سے بتایا

ہو اسپتال کیوں نہیں جانے والے کو نسا نانا کو اتنی جلدی ڈسچارج کیسے مل سکتا ہے؟ تارا نا سمجھی سے از لان کو دیکھ کر بولی تو از لان نے ترحم بھری نظروں سے اُس کو دیکھا بولو از لان ہم ہو اسپتال کیوں نہیں جانے والے؟ تارا کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا

دادا جان اب اس دُنیا میں نہیں رہے۔۔۔۔۔ "ہی از نو مور۔۔ از لان اُس سے نظریں
چرا کر بولا تو تارا ساکت ہوئی تھی وہ اپنی پلکیں چپھکائیں بنا از لان کو ایسے دیکھنے لگی
جیسے وہ ابھی بول دے گا کہ میں مذاق کر رہا تھا۔۔۔

کک کیا؟ تارا کی زبان میں لرزش ہونے لگی اُس نے بڑی مشکل سے خود کو گرنے سے
بچایا ہوا تھا

تارا دادا ہمیں چھوڑ کر جا چکے ہیں۔۔۔۔۔ از لان کی آنکھیں نم ہوئیں تھی اس بار مگر
تارا؟

تارا کی تو پوری دُنیا اُجڑ چکی تھی ایک واحد مخلص رشتہ۔۔۔۔۔ بس ایک واحد مخلص
رشتہ نانا کی صورت میں اُس کے پاس تھا اور آج اُس نے وہ بھی گنوا دیا تھا۔۔۔ "تارا کو
"لگا جیسے آج وہ دوبارہ یتیم ہو چکی ہو۔۔۔۔۔"

از لان جج جھوٹ مم مت بولو۔۔۔۔۔ تارا نے اپنی چیخوں کا گلا گھونٹ کر آس بھری
نظروں سے از لان کو دیکھا

کاش تارا میں ایسا بول سکتا۔۔۔ از لان نے جیسے اُس کی اُمید کو توڑ دیا تھا اور وہ ایک بار پھر سے ٹوٹ چکی تھی۔۔۔ "بے ساختہ تارا نے نظریں اُٹھائے آسمان کی جانب دیکھا تھا اپنی آنکھوں میں لاکھ سوالات "لاکھ شکوہ شکایات لائے وہ یک ٹک اُپر کی جانب دیکھنے لگی اُس کی زبان سے تو کچھ نہیں نکل رہا تھا پر آنکھیں؟" آنکھیں بہت کچھ کہہ رہی تھیں لبوں کو اُس نے سی لیا تھا جیسے "مگر اپنے دل و دماغ کا کیا کرتی جس کو اپنی محرومیوں کی وجہ جانتی تھی۔۔۔

کیوں ہوتا ہے میرے ساتھ؟" کیا قصور ہے میرا؟ تارا اپنا سر ہاتھوں میں گراے نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی اور ازلاں بے بسی سے بس اُس کو دیکھے گیا وہ کچھ اور کر بھی تو نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

تارا اُٹھو ہمت سے کام لو ہمیں الطاف مینشن چلنا ہے۔۔۔ از لان نے سنجیدگی سے
اُس کو دیکھ کر کہا تو تارا نے اپنی سو جھی آنکھیں اُٹھائے سوالیہ نظروں سے اُس کو
دیکھا

دادا جان کی وصیت تھی کہ ڈیڈ اور چچا اختر اُن کا چہرہ مرنے کے بعد آخری بار نہ دیکھے
اور نہ اُن کی میت کو کندھا دے اُنہوں نے احناف سے یہ تک کہا کہ جنازے میں وہ
ساتھ نہ آئے۔۔۔۔۔ از لان جیسے جیسے بتاتا گیا ویسے تارا کا دل غم کی شدت سے پھٹنے
کے قریب ہوا۔۔۔ "میت" جنازہ کندھا۔۔۔ ایسے الفاظ اپنے نانا کے لیے سُننا اُس کی
برداشت سے باہر تھا۔۔۔ "مگر کیا ہو سکتا تھا اب



الطاف صاحب کے گھر عجیب سو گواریت ماحول بن گیا تھا۔ "بیش بیگم نے جب اپنے گھر اُسماعیل صاحب کی میت کو دیکھا تو کتنے ہی پل اُن کو یقین کرنے میں لگا تھا۔۔۔" جبکہ الطاف صاحب تو ابھی تک بے یقین سے تھے۔

انعم بیگم تو بس خاموشی سے آنسو بہا رہی تھیں مگر منیبہ بیگم نے رورو کر پورا گھر سر پر اٹھالیا تھا جیسے اسماعیل صاحب کی وفات کا غم بس اُن کے سوا کسی کو نہیں تھا۔۔۔۔۔

دوسری طرف جب گھر کے باہر گاڑی رُکی تو تارا نے سہم کر گیٹ کے پاس مردوں کو دیکھا تھا جو سفید لباس میں ملبوس تھے۔۔۔ "اُس کو رکتا دیکھ کر از لان نے آگے چلنے کا اشارہ دیا تو تارا خود کو کمپوز کرتی گیٹ کر اس کر گئی تھی وہاں بھی اتنے سارے لوگوں کو دیکھ کر اُس کی ہمت جواب دے گئی تھی۔۔۔" سامنے ہی احناف جو ایک آدمی کو اُسما عیل صاحب کے بارے میں بتا رہا تھا اُس کی نظر جب تارا پر گئی تو وہ فوراً سے اُس کی طرف آیا تھا۔۔۔

احناف یہ سب؟ احناف کو دیکھ کر تارا اُس کی طرف بھاگ کر آئی تھی۔۔۔۔۔ "نہیں میری جان صبر سے کام لو۔۔۔۔۔ احناف اُس کو دیکھ کر آہستگی سے بولا تھا احناف۔۔۔ میرے نانا۔۔۔ تارا کا تو صبر جواب دے گیا تھا۔۔۔۔۔

تم یہاں آؤ۔۔۔ احناف لوگوں کا خیال کیے اُس کو گھر کی طرف لیجانے لگا تو تارا خاموشی سے اُس کے ساتھ چلتی گئی۔۔۔

تارا تمہیں مضبوط بننا ہو گا۔۔۔ میں تمہارے ساتھ ہوں خود کو اکیلا محسوس نہ کرو تم تو
بریو گرل ہو نہ۔۔۔ احناف اُس کے گال پہ ہاتھ رکھتا نرم لہجے میں بولا تو تارا سسکی

احناف۔۔۔ بریو ہونے کا مطلب یہ تو نہیں ہوتا نہ کہ ہر بار ٹوٹ جانا پڑے۔۔۔۔۔ تارا
نم نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

نین اُٹھنے سے پہلے گرنا پڑتا ہے اور سویرا اندھیرے کے بعد ہی آتا ہے۔۔۔۔۔ دادا
جان کو بس تمہاری فکر تھی اور اگر تم روؤں گی یا تم تکلیف میں ہو گی تو بے چین اُن کی
روح ہو گی۔۔۔۔۔ احناف نے سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر کہا جس پر تارا نے جلدی سے
اپنا چہرہ صاف کیا اور کہا

ہیں کہاں وہ؟

اندر جاؤ گی تو سامنے وہی ملیں گے۔۔۔۔۔ احناف کے جواب پر تارا نے بہت مشکل سے
بہادی کا مظاہرہ کیا تھا اور چلتی ہوئی گھر کے ہال میں آئی تھی کچھ عورتیں قرآن پاک

پڑھنے میں مصروف تھیں تو کچھ اُسما عیل صاحب کی میت کے پاس بیٹھی ہوئیں تھی یہ دیکھ کر تارا کو اب اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔

دادا جان آپ ہمیں چھوڑ کر کیوں چلے گئے؟ "ایک بار ہم پر ہمارے سروں پر اپنا شفقت بھرا ہاتھ تو رکھتے۔۔۔۔۔ سول کی آواز اُس کے کانوں پر پڑی تو وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اُسما عیل صاحب کی میت کے پاس آئی اور گرنے والے انداز میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ تو انعم بیگم نے ہمدرد بھری نظروں سے اُس کو دیکھا جس کے چہرے کی رنگت پیلی زد ہوئی پڑی تھی۔۔۔۔۔

نن نانا۔۔۔۔۔ اُن کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر تارا نے اُن کو دیکھ کر پکارا مگر جو ہمیشہ کے لیے اُبدی نیند سوچکے تھے

نانا اُٹھے نہ آپ "آپ تو میری ایک پکار پر میری طرف متوجہ ہوا کرتے ہو تو آج کیا ہوا؟ "آج آپ کی تارا آپ کو رو کر پکار کر رہی ہیں۔۔۔" اور آپ کو کوئی فرق تک

نہیں پڑ رہا۔۔۔ تارا نے شکوہ کرتی نظروں سے اُن کو دیکھ کر کہا مگر اس بار بھی اُس کو کوئی جواب نہیں ملا

ہائے ابو جان۔۔۔ منیبہ کا بین کرنا پھر سے شروع ہوا تو تارا نے نفرت سے اُن کو دیکھا

آپ رونا بند کرے بند کریں یہ ڈرامہ "سب کچھ آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔ تارا" اُن کو دیکھ کر کرخت آواز میں بولی تو سب عورتیں اُن دونوں کو دیکھنے لگیں تارا بیٹا خود کو سنبھالو۔۔۔ انعم بیگم نے اُس کو ہوش دلانا چاہا

نہیں میں کیوں سنبھالوں خود کو؟ انہیں اُٹھائے یہاں سے ورنہ میں لحاظ نہیں کروں گی۔۔۔ تارا پاگل ہونے کے در پر تھی

تارا کیا تماشا لگایا ہوا ہے۔۔۔ بینش بیگم کو اُس کا انداز ایک آنکھ نہیں بھایا تھا دوسرا وہ ساری حقیقت سے نا آشنا تھی

از لان بھائی

احناف میری کوئی تو سُنو۔۔۔۔۔

تار نے جیسے ہی اُن کو اُسما عیل صاحب کی میت کو اٹھاتا دیکھا تو اپنا سر نفی میں ہلاتی
میت کے آگے کھڑی ہوئی تو احناف نے بے بسی سے اُس کو دیکھا تھا جو اس وقت کوئی
پاگل لگ رہی تھی۔۔

تار اسائیڈ پر ہو جاؤ۔۔۔۔۔ الطاف صاحب نے دھیمی آواز میں اُس سے کہا
آپ کے بابا ہیں یہ کیسے ان کو۔۔۔۔۔ لے جا رہے ہیں؟ "کیا آپ کو ان کی یاد نہیں آئے
گی؟ تار کی چیخیں وہاں موجود ہر ایک کا دل چیر رہی تھیں۔۔۔

چچی پلینز نین کو سنبھالیں۔۔۔۔۔ احناف نے خشک پڑتے گلے سمیت انعم بیگم سے کہا تو
وہ تار کی طرف آئیں

تار بچے عقل سے کام لو یوں میت کو روکا نہیں جاتا۔۔۔۔۔ انعم بیگم نے نرمی سے اُس کو
سمجھانا چاہا

میرے۔۔۔ نانا چچی

نانا انا۔۔۔۔۔ تارا کی دلخراش چیخے پورے گھر میں گونجنے لگیں تھی جبکہ انعم بیگم کو سمجھ نہیں آیا وہ کیسے تارا کو سمجھائے کہ یوں رویا نہیں کرتے۔۔۔

تارا۔۔۔۔۔ انعم بیگم اُس کو سامنے سے ہٹاتی اپنے ساتھ لگایا تو وہ دھاڑے مار مار کر رونے لگی

احنا اف۔۔۔۔۔ نہ نہیں۔۔۔ میرے نانا۔۔۔ کو دور نہ کرو مجھ سے۔۔۔۔۔ یہ آخری الفاظ تھے جو اُس کے منہ سے نکلے تھے اُس کے بعد وہ پوری طرح سے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی تھی جس پر انعم بیگم کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔۔۔۔۔ انابیہ جلدی سے ڈاکٹر کو کال کرو۔۔۔۔۔ انعم بیگم نے فکر مندی سے انابیہ سے کہا تو اُس نے جلدی سے اپنا سر اثبات میں ہلایا تھا اور ڈاکٹر کو کال کرنے چلی گئی باقی سب ہمدرد بھری نظروں سے بیہوش تارا کو دیکھنے لگے تھے۔۔۔

دادا جان کی موت کا افسوس تو ہمیں بھی ہے اور تارا سے زیادہ ہے پر ہم تو نہیں ہوئے
بیہوش۔۔۔ مومل کوفت میں مبتلا ہوتی بولی

ڈرامے بازیاں ہیں تاکہ ہر کوئی اُس پر توجہ دے۔۔۔ سول سر جھٹک کر بولی

آپ لوگوں نے اُن کا چہرہ دیکھا؟ ایک رات میں کتنی کمزور ہو گئیں ہیں وہ۔۔۔ انا بیہ

جو پارہ پڑھنے میں مصروف ہو گئی تھی جب سول اور مول کی باتیں سنی تو سنجیدگی سے

بولی

اصل لایف میں بیہوش نہیں ہوتا کوئی اور تمہیں تارا کا پتا نہیں۔۔۔ اس بار حیات نے کہا

میں اُن کو جانتی ہوں بھابھی ہم سے زیادہ دادا جان کے قریب وہ رہی ہیں اور اُن کا جو ری ایکشن ہے وہ ایک فطری ہے۔۔۔ انا بیہ جو ابابولی

تمہیں اُس کی ٹینشن کرنے کی ضرورت نہیں اپنا دھیان پارہ پڑھنے میں لگاؤ۔۔۔ سول نے اُس کو گھورا

میرا دھیان پارہ پڑھنے میں ہے آپ لوگ اونچی آواز میں اگر بات نہیں کریں گے تو میرا دھیان نہیں بھٹکے گا۔۔۔ انابیہ اتنا کہتی سر جھکا کر دجھموی سے پڑھنے لگی۔۔

ڈاکٹر آگئی ہوگی میں تارا کو دیکھ کر آتی ہوں۔۔۔۔ "پتا تو چلے اُس کی آنکھیں کیوں" باہر کو نکلی ہوئیں تھی۔۔۔ حیات اپنی جگہ سے اٹھ کر بولی

میں بھی آتی ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔ سول بھی اٹھ کھڑی ہوئی تو اُن کی دیکھا دیکھی میں سول نے بھی یہی کیا جبکہ اُن تینوں کو اٹھتا دیکھ کر انابیہ نے گہری سانس ہوا کے سُپرد کی تھی۔۔۔



خاور تمہارے دادا جان کی اچانک موت کیسے ہوئی؟ مایا اسجد کے ساتھ اُن کے گھر آتی خاور سے پوچھنے لگی۔۔۔

ہاں میں نے جب سنا تو کافی شاک ہوا تھا خیر یہاں تو گہری خاموشی کا راج ہے ایسا کیوں؟ اسجد بھی آس پاس نظریں گھماتا اُس کو دیکھ کر بولا

ہم تو تعزیت کرنے آئے تھے پر ایسا لگ رہا ہے جیسے غلط جگہ پر آئے ہو۔۔۔ مایا

گہری سانس بھر کر بولی اس درمیان خاور بس خاموش سا اُس کو دیکھ رہا تھا

مجھے تو اپنی دوست تارا کی ٹینشن ہو رہی تھی کہاں ہے وہ؟ اسجد نے اس بار اُس کا بازو

ہلایا تو وہ جیسے ہوش میں آیا

مایا آج تو تمہاری منگنی تھی نہ؟ جواب میں خاور نے جو کہا اُس پر مایا اور اسجد نے تاسف سے اُس کو دیکھا

سیریلی مسٹر خاور آپ کے دماغ میں اس وقت یہ سب چل رہا ہے؟ اسجد کو جیسے یقین نہیں آیا

سوری آپ دونوں اندر آؤ کیونکہ یہاں تعزیت کے لیے کوئی نہیں آرہا سب لوگ الطاف چچا کی طرف اپنا رخ کر رہے ہیں۔۔۔ خاور تھوڑا شر مندہ ہوتا ہوا بولا

اوو ہمیں پتا نہیں تھا خیر پھر ہم اُن کی طرف جاتے ہیں خُدا حافظ۔۔۔ مایا اُس کی بات سن کر بولی

اندر تو آؤ نہ تھوڑی ہی دیر کے لیے۔۔ خاور اُس کو اُمید بھری نظروں سے دیکھ کر
بولا تو یہ سب مایا کو عجیب لگا۔۔

خاور میرے خیال سے اپنے دادا جان کی موت کا تم نے گہرا اثر لیا ہے جیسی حالت
میں بھی تم بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو۔۔ مایا نے کہا تو خاور کے چہرے پر ازیت ناک
مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا

تمہارے بریک اپ کرنے سے میرا دماغ پر گہرا اثر ہوا ہے۔۔۔ خاور نے کہا تو مایا
نے اس بار کچھ نہیں کہا

آ آ مایا چلو۔۔ اسجد ایک نظر خاور پہ ڈال کر مایا سے بولا

ہاں چلو۔۔۔ مایا نے بھی جلدی سے اپنا سر اثبات میں ہلایا اور واپسی کے راستے چل
دیئے جبکہ پیچھے خاور کی نظروں نے دور تک اُن کا پیچھا کیا تھا تب تک جب تک اُن کی
گاڑی آنکھوں سے او جھل نہیں ہوئی تھی



احناف اُٹھو چلو۔۔۔ اُسما عیل صاحب کو منو متی تلے دفنایا گیا تو دعاما نگنے کے بعد
جب ہر کوئی قبرستان سے نکل گیا تو جب از لان نے احناف کو اُن کی قبر کے پاس بیٹھا
پایا تو کہا

میں کچھ وقت دادا جان کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔ احناف اُن کی قبر کی مٹی پر
آہستگی سے ہاتھ پھیر کر اُس سے بولا

تارا کو تمہاری ضرورت ہے اور مجھے لگتا ہے تمہیں اپنا اور اُس کا رشتہ ڈیکلیئر کرنا
چاہیے۔۔۔۔ از لان اُس کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولا

میں اب مزید وقت ضائع نہیں کروں گا میں خوفیہ نکاح نہیں چاہتا تھا میں سب کو بتانا
چاہتا تھا پر نین ایسا نہیں چاہتی تھی اور اب میں میں نین کو خود سے دور نہیں کروں گا
اپنے پاس رکھوں گا اُس کو ہر وہ خوشی دوں گا جس کی وہ حقدار ہے۔۔۔۔ از لان کی
بات سن کر احناف پختگی سے گویا ہوا

ہو پ سوا اور ابھی چلور ات ہونے والی ہے۔۔۔" تارانے بھی رور و کر آسمان سر پر اٹھالیا ہو گا۔۔۔ از لان نے ایک بار پھر کہا تو احناف اپنے ہاتھ جھاڑ کر اٹھ کھڑا ہوا



کیا ہوا ہے اس کو؟ ڈاکٹر ابھی تارا کا معائنہ کر رہی تھی جب مُنیبہ بیگم نے بیزاری سے

یو چھا

تارا کو ابھی تک ہوش کیوں نہیں آیا ڈاکٹر؟ "کوئی پریشانی والی بات تو نہیں؟ انعم بیگم نے پریشانی سے ڈاکٹر کا چہرہ دیکھا

آپ ان کے شوہر کو بلوائے جو بھی بات ہے میں اُن سے کروں گی یا پھر یہ بتائے کہ
آپ میں سے یہ کس کی بہو؟ ڈاکٹر نے سنجیدگی سے کہا تو ہر کوئی ہونک بنا ایک
دوسرے کا چہرہ دیکھنے لگا

شوہر "ساس اس کا یہاں کوئی نہیں آپ یہ بس یہ بتائے کہ اس کو ہوش کب آئے گا؟ منیبہ بیگم سر جھٹک کر بولیں

دیکھے پریگنسی کے شرعائی مہینوں میں بہت کیئر کی ضرورت ہوتی ہے "ہر لڑکی کو ایسی کنڈیشن میں خوش رہنا چاہیے اور پریشانی والی باتوں سے دور۔۔" مگر ان کی حالت تو بہت بُری ہے کافی لا پرواہی کی ہے ہر ایک نے۔ ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں کہا

وہ سب تو ٹھیک مگر یہاں پریگنٹ کون ہے؟ حیات نا سمجھی سے اُن کو دیکھ کر بولی کیا مطلب کون پریگنٹ ہے؟ کیا آپ میں سے کسی کو ابھی تک پتا نہیں چلا کہ ایک ایکسپیٹ کر رہی ہیں۔۔۔ ڈاکٹر حیرانگی سے اُن کو دیکھ کر بولی تو اُن کے الفاظ سب پر کسی بم کی طرح گرے تھے اور وہ شاک کی کیفیت میں ہوش و حواس سے بیگانہ تارا کو دیکھ رہے تھے

آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے یہ پریگنٹ نہیں ہو سکتی۔۔۔ بینش بیگم نے ہمت کیے کہا

یہ پریگنٹ ہیں مگر ساتھ میں بہت ویک بھی اس لیے آپ لوگوں سے جتنا ہو سکے
اُتنی توجہ اور محبت دے ورنہ بچے کو نقصان ہو سکتا ہے خیر میں کچھ دوائیاں لکھ کر
دے رہی ہوں جو آپ کو ان کو وقت پر دینی ہیں۔۔۔ ڈاکٹر بینش بیگم کے ہاتھ میں
ایک کاغذ تھمائے باہر نکل گئیں تھی باقی سب تو ایسے کھڑے تھے جیسے سانپ سونگھ
گیا ہو۔۔

تارا۔۔۔ انعم بیگم بے یقین نظروں سے تارا کو دیکھنے لگی۔۔

اچھا ہوا جو دادا جان اس دُنیا سے چلے گئے کیونکہ اگر اپنی لاڈلی کے کر تو توں کا اُن کو پتا
تو چلتا تو جیتے جی ویسے بھی اُن کو مر جانا تھا۔۔ سول حقارت سے تارا کو دیکھ کر بولی
مجھے تو پہلے سے ہی اس کے چال چلن ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔۔۔ حیات کہاں
چُپ رہنے والی تھی۔۔۔

ابھی یہ وقت ایسی باتوں کا نہیں باہر عورتیں جمع ہیں اگر کسی کو پتا چل گیا تو بدنامی ہمارے خاندان کی ہوگی۔۔۔۔۔ بینش بیگم حیات کو ٹوک کر بولی تو اُس نے نخوت سے سر جھٹکا

لگتا ہے تو لگ جائے پتا مگر میں اس کا لک کو مزید برداشت نہیں کروں گی۔۔۔ "منیبہ بیگم کاٹ دار لہجے میں کہتی تارا کے اُپر سے بلیںکٹ کھینچ کر اُتار تھا

منیبہ ہوش کے ناخن لو۔۔۔۔۔ بینش بیگم نے اُس کو روکنا چاہا

نہیں بینش آپ آج تو اس کا مکروہ چہرہ دُنیا کے سامنے آ جانا چاہیے بہت برداشت کر لیا

ہم نے اس کو اب مزید اور نہیں۔۔۔۔۔ منیبہ بیگم کو جیسے موقع مل گیا تھا تارا سے

حساب بے باک کرنے کا

آپا تھوڑا خیال کرے لوگوں کا نہیں تو اس کی کنڈیشن کا۔۔۔۔۔ اس بار انعم بیگم نے

ملتجی لہجے میں کہا

میں نے کہا نہ اس کو سبق آج مل کر رہے گا غضب خدا کا اتنی بے حیائی ابو جان زندہ ہوتے تو کیا گزرتی اُن پر۔۔۔ منیبہ بیگم نے واویلا مچانا شروع کیا اور تارا کو بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکا دیا تھا تو تارا کی آنکھوں میں ہلکی سی جنبش ہوئی تھی اور وہ اپنے دُکھتے سر کو سنبھالتی با مشکل آنکھیں کھولے سب کو دیکھنے لگی جو قطار سے کھڑے اُس کو دیکھ رہے تھے مگر اس وقت وہ جس حالت میں تھی ایسے میں کچھ بھی سمجھنا اُس کے بس میں نہیں تھا

بتایہ کس کا گند ہے جو تیرے پیٹ میں پل رہا ہے؟ شرم حیا سے کبھی پالا پڑا ہے تیرا کہ نہیں۔۔۔ منیبہ بیگم اُس کو بالوں سے دبوج کر پھنکاری تو تارا کے چہرے پر تکلیف دہ تاثرات نمایاں ہوئے اُس نے منیبہ بیگم کا ہاتھ اپنے بالوں سے ہٹانا چاہا مگر ناکام رہی کیونکہ کمزوری اتنی تھی کہ اُس کے ہلنا جُلنا محال تھا۔

آپا چھوڑے بچی کو یہ پہلے سے تکلیف میں ہے۔۔۔ انعم بیگم آگے بڑھ کر بولی مگر منیبہ بیگم کسی کی سُننے کے موڈ میں نہیں تھی جبھی تارا کو بے دردی سے اُٹھاتی کمرے کا

دروازہ کھول کر باہر کی طرف دھکا دیا تھا جس سے وہ لہراتی گرنے والی تھی جب کسی نے آگے آکر جلدی سے اُس کو اپنے بازوؤں کے حصار میں تھام لیا تھا۔۔۔۔

نین تم ٹھیک ہو؟ احناف کا چہرہ فق ہوا تھا تارا کو ایسے نڈھال حال میں دیکھ کر جبکہ وہ "اپنے سوکھے لبوں پر زبان پھیر کر بس اُس کو دیکھے جا رہی تھی۔۔

اس گند کی پوٹلی کو نکال باہر کرو احناف۔۔۔۔۔ منیبہ بیگم کو تاؤ آیا تھا باقی سب بھی کمرے سے باہر نکل آئے تھے۔۔۔

کیا کیا آپ لوگوں نے نین کے ساتھ؟ جواب میں احناف نے سخت نظروں سے اُن کو دیکھا تھا

تارا کی وجہ سے ہمیں آنکھیں مت دیکھاؤ اصل چاند تو اس نین " " نے چڑھایا ہے۔۔۔ حیات نے "نین" لفظ پر خاص زور دے کر کہا تارا کو اُس کے حصار میں دیکھ کر اُس کے اندر آگ کے شعلے بھڑک اُٹھے تھے

ا۔۔۔ حناف "

تار نے اپنا سر اُس کے سینے میں ٹکائے کمزور آواز میں اُس کو آواز دی تھی۔۔۔
ہاں کہو میں سُن رہا ہوں۔۔۔۔۔ سب کو نظر انداز کیے احناف اُس کی طرف متوجہ ہوا
تھا

احناف جس سے تم اتنی ہمدردی کر رہے ہو اندازہ ہے کچھ اس نے کیا کیا ہے؟ حیات
کابس نہیں چل رہا تھا تارا کو کھینچ کر احناف سے دور کرتی
کیا کیا ہے؟ تارا کے چہرے سے بال ہٹاتا احناف نے سنجیدگی سے پوچھا نظریں جبکہ
تارا کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔۔۔
بد بخت پیٹ سے ہے اللہ جانے کس کا بچہ ہے اس کی پیٹ میں پل رہا ہے۔۔۔۔۔ منیبہ
بیگم نفرت سے تارا کو دیکھ کر بتانے لگی۔

اچھ

احناف جو جانے چُھڑوانے والے انداز میں جواب دینے لگا تھا بات سہی سے سمجھنے
کے بعد وہ چونک کر کبھی منیبہ بیگم کو دیکھتا تو کبھی اپنے ساتھ لگی تارا کو جو خود بھی اُس

کو دیکھ رہی تھی اور احناف کو دیکھ کر پلکیں جھپکائیں جیسے مُنیبہ بیگم کی بات کی تائید کی تھی جس پر احناف خوشگوار حیرت سے اُس کو دیکھنے لگا یلخت اُس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔۔۔ "تار نے ابارشن نہیں کروایا تھا یہ خیال ہی احناف کے لیے خوبصورت تھا اُس کو تار پر بید پیار آیا تھا اور خود پر غصہ بھی کے کیسے وہ زندگی میں پہلی بار اُس سے سخت ہوا تھا وہ بھی اُس بات پر جس میں کوئی صداقت کا نہ تھی

تم مسکرا رہے ہو؟ حیات کو یقین نہیں آیا جیسی احناف کی نیچر تھی وہ سمجھی تھی وہ خود تار کو دھکا دے کر گھر سے باہر نکالے گا مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔

حیات کے پوچھنے پر احناف نے کوئی جواب نہیں دیا تھا بس تار کو احتیاط سے بانہوں میں بھرے اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا باقی سب پیچھے حق دق اُس کا عمل دیکھنے لگا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔۔۔ منیبہ بیگم نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا جبکہ حیات کا پورا چہرہ غصے سے لال ہوا تھا وہ دندناتی احناف کے پیچھے جانے والی تھی جب سول نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر روکا تھا۔۔۔

بینش آپا اپنے بیٹے کو لگام دے اُس کو بتائے وہ شادی شدہ ہے یہ حرکتیں اب اُس کو زیب نہیں دیتی۔۔۔ منیبہ بیگم ناگواری سے بینش بیگم سے بولیں تھیں جن کی پر سوچ نظریں وہاں تھیں جہاں احناف تارا کو لیئے گیا تھا۔۔۔

آرام سے لیٹو تم یہاں۔۔۔۔۔ کمرے میں آکر احناف نے آرام سے تارا کو بیڈ پر لیٹایا " اور اُس پر بلیںکٹ ڈالا

ا۔۔۔۔۔ احناف پانی۔۔۔۔۔ تارا گہرے سانس بھرتی بہت مدھم آواز میں بولی تو احناف جھٹ سے جگ اٹھائے گلاس میں پانی انڈیلتا تارا کے پاس آیا

تو کیا وہ رپورٹس فیک تھیں؟ تارا پانی پینے لگی تو احناف گہری نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھنے لگا

ہمممممم۔۔۔۔۔ تارا اپنی کاگلاس تھامتی ہُنکارا بھر کر بولی

ایسا کیوں کیا تھا اندازہ ہے میری کیا حالت ہوئی تھی۔۔۔ احناف نے جیسے شکوہ کیا

تمہیں اندازہ ہے جب تم نے اپنا آپ میرے سامنے حیات کے سُپرد کیا تھا تو میری

حالت کیا ہوئی تھی؟ جواب میں تار نے جو کہا اُس پر احناف لا جواب ہوا تھا

تم نے جان کر مجھے تڑپایا کیونکہ تمہیں پتا تھا میری بچوں کے ساتھ انٹینشن کتنی

اسٹرونگ ہے۔۔۔ احناف نے اُس کا سراپہ کندھے پر رکھ کر کہا

میں بس تمہیں اتنا بتانا چاہتی تھی کہ تمہیں اندازہ ہو جس سے پیار کیا جاتا ہے اگر وہ

ہم سے چھٹن جائے تو کیسا محسوس ہوتا ہے۔۔۔ تارا آہستگی سے بولی

میں بہت خوش ہوں نین" اور تمہارا بہت شکریہ جو تم نے ایسا کچھ نہیں کیا تم نے

ہمارے بچے کو محفوظ رکھا۔۔۔ احناف اپنا رخ اُس کی طرف کیے اُس کے ہاتھ چوم

کرپولا

تم واقعی میں بہت خوش ہو؟ تارا نے جانچتی نظروں سے اُس کو دیکھا

اپنی خوشی میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا "اب بس تم میرے ساتھ رہو گی میں مزید تمہیں خود سے دور نہیں رکھ سکتا۔۔۔ کہنے کے ساتھ ہی احناف نے اُس کو خود میں بھینچا تھا۔۔

میں تمہارے پاس لوٹ کر نہیں آؤں گی احناف۔۔۔ تار نے اُس کو خود سے دور کیے کہا تو احناف کا دل دھڑک اٹھا تھا

اجازت ہو تو کہہ دوں قصۂ اُلفت سرِ محفل

_____ مجھے کچھ تو فسانہ یاد ہے کچھ تم سنا دینا

میں مجرم ہوں مجھے اقرار ہے جرمِ محبت کا

_____ مگر پہلے خطا پر غور کر لو پھر سزا دینا

نہیں؟ احناف سے کچھ بولا نہیں گیا

کے ماتھے پر بوسہ دیتا کمرے سے باہر چلا گیا "بیچھے تارا کا دھیان جو پہلے کسی اور باتوں میں لگا تھا اب ایک بار پھر اُس کو اُسما عیل صاحب کی یاد کاٹنے لگی تھی۔۔

میں کیسے رہوں گی نانا آپ کے بغیر؟ گھٹنوں کے بل اپنے بازو کا حصار بنائے تارا

آہستگی سے بڑبڑائی تھی

احناف نکالو اُس منحوس کو میرے کمرے سے۔۔۔۔۔ احناف کمرہ لاک کیے جیسے ہی " پلٹا حیات کسی ناگن کی طرح اُس کو دیکھ کر بولی

نمین تارا نام ہے اُس کا۔۔۔۔۔ احناف نے باور کروانے والے انداز میں کہا

پورے گھر میں تمہیں یہی کمرہ ملا تھا جو اُس کو وہاں لیٹایا۔۔۔ منیبہ بیگم کو بھی احناف کی حرکت پر غصہ آیا تھا پر پرواہ کس کو تھی۔۔۔۔

احناف تم نے یہ کیا کر دیا ہے؟ "تمہارا تارا کے ساتھ اتنا نزدیک ہونا میری سمجھ سے تو باہر ہے۔۔۔۔۔ بینش بیگم کے لہجے میں الجھن تھی

شاطر ہے وہ پھسایا ہو گا احناف کو

چچی میں نین کے خلاف کوئی غلط بات برداشت نہیں کروں گا۔۔۔ منیبہ بیگم کچھ کہنے والی تھیں جب احناف نے بیچ میں اُن کو ٹوک دیا تھا

کیوں نہ بولے میری امی؟ "ہاں بتاؤ کیا رشتہ ہے تمہارا اُس کے ساتھ کہاں گئی تمہاری غیرت احناف؟ وہ تارا کی بچی جانے کہاں اپنا منہ کال

میرا بچہ پل رہا ہے اُس کے پیٹ میں میری بیوی ہے وہ "میرے نکاح میں ہے اور میں اُس کے خلاف ایک لفظ برداشت نہیں کروں گا آپ سُن لے سب کے

سب۔۔۔ احناف حیات کی بات بھی درمیان میں کاٹا دانت پیس کر بولا تھا جس پر سب کو لگا جیسے گھر کی پوری چھت اُن کے اُپر گرا لی گئی ہو وہ حیرت اور بے یقین

نظروں سے احناف کو دیکھنے لگے جس کے تاثرات تنے ہوئے تھے جبکہ حیات کو

سانس روکے احناف کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ "جس نے اتنی بڑی بات آسانی سے بول دی تھی۔۔۔"

کیا بکو اس ہے یہ ہوش ہے تمہیں کچھ؟ کیوں اُس بد بخت کی پردہ پوشی کر رہے " ہو؟؟ منیبہ بیگم بہت وقت بعد بولی

جس کو آپ نئے القابات سے نواز رہی ہیں وہ میری بیوی ہے اور میں بار بار یہ کہنا پسند نہیں کروں گا کہ کوئی اُس کو کچھ غلط نہ بولے آپ سب ایک ہی بار میں سمجھ جائے تو اچھا ہو گا۔۔۔۔۔ احناف نے طنز نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولا

احناف۔۔۔۔۔ میری طرف دیکھو۔۔۔۔۔ تمہیں نہ جھوٹ بولنے کی۔۔۔۔۔ ضرورت " نہیں۔۔۔۔۔ سچ بتاؤ کیا بتایا تار نے تمہیں؟ حیات اُس کا رُخ اپنی طرف کیے بولی وہ سمجھی تھی جیسے احناف نے جھوٹ کہا تھا۔۔۔۔۔

میں جھوٹ نہیں بول رہا نین میری بیوی ہے۔۔۔۔۔ احناف اُس کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولا تو حیات کے قدم لڑکھڑائے

احناف یہ کیا تماشا ہے تمہاری بیوی حیات ہے تارا نہیں۔۔۔۔۔ بینش بیگم نے اُس کو جھڑکا

میری بیوی نین ہے امی۔۔۔۔۔ احناف نے محض اتنا کہا

پھر میں کون ہوں؟ "بتاؤ نہ میں کون ہو؟ حیات اچانک جوش میں آتی اُس کے سینے پر ہاتھ مار کر بولی

حیات اپنی حد میں رہو۔۔۔۔۔ احناف کو اُس کا انداز پسند نہیں آیا

میں حد میں رہو سیریلی احناف؟ "تم ابھی بھی یہ مجھے کہو گے میرے سر پر سوتن تھوپ کر تم مجھے حد میں رہنے کا بول رہے ہو۔۔۔۔۔ اپنے بارے میں کیا کہو گے تم نے تو اپنی ساری حدود کو اس کر لی ہے نہ۔۔۔۔۔ حیات کڑے چتونوں نے اُس کو گھور کر بولی

سوتن تمہارے اُپر نہیں اُس کے اُپر تھوپتی ہے نین تارا میرے نکاح میں آج سے نہیں بلکہ تین سال پہلے سے ہے۔۔۔۔۔ احناف نے ایک اور نیا انکشاف کیا تو حیات کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی۔۔۔۔۔

احناف کو تارا سے پیار ہے یا ہمدردی "جو بھی ہے بس اُس کے لیے ہے اور وہ جو" "محسوسات تارا کے لیے کرتا ہے وہ کبھی تمہارے لیے نہیں کرے گا۔" شاید تم نے وہ چمک نہیں دیکھی احناف کی آنکھوں میں جو بس تارا کو دیکھ کر آتی ہے اور احناف کا تارا کو دیکھنے کا انداز تک الگ ہوتا ہے وہ دُنیا کے لیے تارا ہے مگر احناف نے اُس نے "اپنے لیے تارا کو بس "نہیں" بنایا ہے۔۔

حیات کو جانے کیوں اچانک سے از لان کے جُملے یاد آئے تھے اور وہ بُت بنی احناف کو دیکھے گی جس کا چہرہ ہر احساس سے پاک تھا۔۔۔

اگر وہ تمہاری بیوی تھی تو میری بچی کی زندگی تم کیوں برباد کی؟ مُنیبہ چیخی تھی مگر حیات کا دماغ مفلوج ہو چکا تھا۔۔۔

کیونکہ آپ لوگوں نے بھی آج سے کچھ سال قبل کسی لڑکی کی زندگی برباد کرنے کے ساتھ ساتھ ختم کی تھی جس کا احساس آپ لوگوں کو کبھی نہیں ہوا اور اُس بات کا احساس دلانے کے لیے آپ کی خود کی بیٹی کا برباد ہونا ضروری تھا۔۔۔۔۔ احناف نے

جواباً کہا تو انعم بیگم کا ہاتھ اپنے منہ پر گیا تھا جبکہ مول اور سول ایک دوسرے کا چہرہ
تکئے لگیں۔۔۔

کیا مطلب تمہارا؟ بینش بیگم نے جانچتی نظروں سے اُس کو دیکھا
چاندنی کو خود کشتی کرنے میں خاور اور چچی نے مجبور کر لیا تھا۔۔۔ پہلے چچی نے خاور کو
چاندنی کے پیچھے لگایا پھر جب کچھ ہاتھ نہ آیا تو اُس کو بلیک میل کرنا شروع کیا جس سے
تنگ ہوتی وہ موت تک پہنچ گئی تھی۔۔۔ احناف سانس لیے بناسب کچھ بتاتا
گیا۔۔۔

جھجھوٹ جھوٹ ہے۔۔۔ تارا جان کر ہمارے۔۔۔ درمیان۔۔۔ لڑائیاں کروا
رہی۔۔۔ منیبہ بیگم کے اوسان خطا ہوئے تھے جبکہ حیات چلتی ہوئی احناف کے
روبرو کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

مجھ سے نکاح کیوں کیا تھا تم نے احناف؟ حیات نے گہری سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر
پوچھا

نہیں چاہتی تھی عین نکاح کے وقت میں تمہیں چھوڑ دوں۔۔۔۔۔ احناف بنا اُس کو"
دیکھے بولا

پھر کیوں نہیں چھوڑا؟ اگلا سوال

بدنامی ہماری ہوتی۔۔۔۔۔ احناف نے کہا تو وہ یکطرفہ مسکرائی

مجھے پرپوز کرنا" میرے ساتھ ڈیٹ پر جانا میری ہر بات کو ماننا کیا یہ سب بھی اُس تارا
نے کہا تھا؟ حیات نے باری باری ہر چیز کے بارے میں اُس سے پوچھا تو احناف نے
سر ہلانے پر اکتفا کیا

کیوں؟ حیات کے لہجے میں نئی گھلنے لگی

کیونکہ نہیں کی بہن کے ساتھ ایسا کیا تھا خاور نے۔۔۔۔۔ احناف اب کی اُس کو دیکھ کر بولا
امی نے بھائی کو چاندنی کے پیچھے لگایا "ڈیڈ نے اُس کے والدین کو قتل کروایا مگر اس"
میں میرا کیا قصور؟ اپنے گال پہ بہتا آنسو و صاف کیے حیات اُس سے جواب طلب
ہوئی

میں نے کیا بگاڑا تھا تارا کا یا تمہارا کیا بگاڑا تھا میں نے جو تم نے اُس کے کہنے پر میرے ساتھ اتنا بڑا گیم کھیلا۔۔۔" جو کچھ کیا وہ تو میرے گھر والوں نے کیا نہ اُس میں میری انوالو منٹس نہیں تھیں پھر سزا تم دونوں نے مل کر میرے لیے تجویز کیوں کی؟" میرے جذبات کا مذاق کیوں بنایا؟ حیات نے ایک کے بعد ایک سوال اٹھائے میری بچی تم روؤ مت دیکھنا کیسے ان کا بچہ مرتا ہے جو اللہ جانے جائز ہے بھی یا" نہیں۔۔۔۔۔ منیبہ بیگم زہر خند لہجے میں بولی تو اُن کے الفاظوں نے احناف کا دماغ سہی معنوں میں گھمایا تھا

آپ

بچے کی بات تب آئے گی جب اُس کی ماں بچے گی" میں تارا کو زندہ نہیں چھوڑوں گی جان سے مار دوں گی۔۔۔۔۔ احناف کچھ سخت کہنے والا تھا جب حیات آپ سے باہر ہوتی پاس پڑا گلہ ان اٹھائے کسی طوفان کی طرح کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تھی مگر اُس کی بات سن کر احناف اپنے جبرے بھینچ کر اُس کے پیچھے گیا

تھا۔۔۔ باقی سب کو سمجھ نہیں آیا یہ اچانک اُن کے ہنستے بستے گھر کو کس کی نظر لگی تھی جو سب آفتیں ایک ساتھ آئیں تھیں۔۔۔۔

بد دعاؤں میں اگر اتنا اثر ہوتا تو پھر آج تمہارے گھر والوں میں سے کوئی بھی زندہ نہ رہتا۔۔۔ تار نے اُس کی بات کا زیادہ اثر نہیں لیا

تم باہر آؤ نین کو آرام کی ضرورت ہے۔۔۔ احناف اُس کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولا
میں باہر کیوں جاؤں یہ میرا کمرہ ہے باہر تو یہ نکلے گی۔۔۔۔ حیات تارا کو گھورتی
احناف سے بولی

بلکل ٹھیک کہا تم نے یہ تمہارا کمرہ ہے اور تمہیں ہی مبارک ہو مجھے یوز لیس چیزیں
پسند بھی نہیں ہوا کرتیں پتا نہیں کیسے میں یہاں اتنے منٹس بیٹھ گئی۔۔۔ تارا آہستگی
سے بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی بولی تو حیات نے اُس کو دیکھ کر سر جھٹکا تھا

نہیں بیٹھ جاؤ تمہاری طبیعت سہی نہیں ہے رحم کھاؤ خود پر اور ہمارے بچے
پر۔۔۔۔۔ احناف فورن سے اُس کی طرف بڑھا

اِس فکر کے یہ لائق نہیں۔۔۔۔۔ حیات ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچ کر بولی
کیا اب بھی تم اِس کو مجھ پر فوقیت دو گے؟ تارا اُس کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولی
تم پر میں کبھی کسی کو فوقیت نہیں دے سکتا۔۔۔۔۔ احناف کا کہنا تھا اور حیات کا یہ سُنا
تھا اور اُس کی بس ہوئی تھی جبھی دونوں کو خونخوار نظروں سے دیکھ کر کمرے سے
واٹ آؤٹ کر گئی تھی۔۔۔۔۔

یہ بیڈ کمرے سے باہر نکالو۔۔۔۔۔ تارا اُس کو دیکھ کر بولی
نکال دوں گا۔۔۔۔۔ احناف بنانا خیر کیے بولا

کمرے کی ہر چیز فی ہونی چاہیے یا ایسا کرو تم اپنا کمرہ کوئی اور بنالوں اب یہاں نہیں
رہو گے۔۔۔۔۔ تارا کمرے کے چاروں اطراف دیکھتی اُس سے بولی

جو تم کہو گی وہی ہو گا بس تم خود کو کسی بات کا اسٹریس نہ دو۔۔۔ احناف نرمی سے
اُس کو دیکھ کر بولا تو تار آنے محض سر اثبات میں ہلایا تھا



اچھا نہیں ہوا امی میرے ساتھ بالکل بھی اچھا نہیں ہوا۔۔۔ "پہلے میرے لیے یہ بات
ہضم کرنا آسان تھا جو ایک اور بم میرے سر پر گرا ڈیڈ اور چچا جان نے پھوپھو اور اُس
کے شوہر کو مروایا اور بھائی نے چاندنی کی زندگی برباد کی اللہ اللہ۔۔۔۔ حیات یہاں
سے وہاں ٹھہلتی عجیب انداز میں بولی

زندگی اور موت اللہ کے ہاتھوں میں ہوتی ہے اس میں انسانوں کا کوئی قصور نہیں ہوتا
اور نہ ہاتھ۔۔۔ منیبہ بیگم نے اپنا کردار صاف بنانا چاہا جس پر حیات نے تاسف سے
اُن کو دیکھا

اب آپ میری ماں ہیں میں کیا بولوں آپ سے ورنہ بات تو آپ نے بہت بُری ہے
بیشک زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہیں پر امی "ذریعہ" لفظ بھی کسی چڑیا کا نام ہوتا

ہے جو آپ کے شوہر اور میرے بابا کے ساتھ ساتھ از لان کے والد موصوف بھی ہیں۔۔۔" خیر میں نے ایک فیصلہ کر لیا ہے۔۔۔ حیات سر جھٹک کر اُن سے بولی

کیسا فیصلہ؟ مُنیبہ بیگم نے جیسے بس اُس کی آخری بات سنی

یہی یہ میں اب یہاں مزید نہیں رہوں گی۔۔۔ حیات مُنیبہ بیگم کو دیکھ کر اٹل لہجے میں گویا ہوئی جس پر مُنیبہ بیگم نے دانت کچکچائے

حیات عقل کے ناخن لو کوئی دوسری عورت کے لیے اپنا گھر نہیں چھوڑتا اور اگر تم نے ایسا کیا تو تارا کو تو کھلی چھوٹ مل جائے گی یہاں عیش کرنے کی۔۔۔ مُنیبہ بیگم اُس کی عقل پر ماتم کرتی بولی

میری بلا سے بھاڑ میں جائے وہ اُس نے مجھے دھوکہ دیا آپ مجھے بتائے کیا میں ایسی ہوں جو لوگ میرے سے چیٹ کرے؟ حیات اُن کے ربرو کھڑی ہوتی چلائی جھبی وہاں بینش بیگم آئی

احناف شوہر ہے تمہارا حیات تم اُس کو چھوڑ کیسے سکتی ہو؟ اس بار بینش بیگم نے کہا جو کب سے دروازے کے پاس کھڑی اُن کی باتیں سُن رہی تھیں

چچی آپ کو تو خوش ہونا چاہیے بیٹھے بیٹھائے آپ کو انوکھی بہو مل گئی ہے بونس میں ایک بچہ بھی ساتھ لائی ہے آپ نہ میری مانئیے گا اگر بچہ دُنیا میں آجائے نہ تو پہلے اُس کا ڈی این ٹیسٹ کروائیے گا تا کہ پتا تو چلے بچہ واقعی میں احناف کا ہے بھی یا بچپن کی طرح اُس کی غلطی پر پردہ اور اب گناہ پر پردہ ڈال رہا ہے۔۔۔ حیات نفرت انگیز لہجے میں بولی تو بینش بیگم نے تاسف سے اُس کو دیکھا

بہتان لگانا بہت بڑا گناہ ہے حیات اس لیے پہلے تو لو پھر بولو۔۔۔ بینش بیگم کو حیات کی باتیں بہت بُری لگیں تھیں

میں تو آپ کو مشورہ دے رہی ہوں کیونکہ میرے جذبات کا قتل بنائے انہوں نے اپنا آشیانہ بنایا ہے "خوشیاں تو اُن دونوں کو بھی میسر نہیں ہو گئیں۔۔۔۔ حیات بددعا یہ انداز میں بولی تو بینش بیگم کا ہاتھ اپنے کلیجے میں پڑا تھا

میرے بیٹے کو بددعامت دو حیات کیونکہ پُرانی کہاوت ہے باپ اور بھائی جوانی میں "اپنی بہن اور بیٹی کی قسمت لکھا کرتے ہیں۔۔۔ تم پر ایک بات آئی تو تم یوں تڑپ اُٹھی ہو اور جو تم سب لوگ مل کر تارا کے ساتھ نا انصافیاں کرتے تھے کیا وہ کسی کو یاد نہیں؟ اتنی کمزور یاداشت ہے تم سب کی۔۔۔ تمہارا دل تمہارے جذبات ہرٹ ہوئے ہیں تو تم چلا چلا کر سب کو بتانے کے درپر ہو مگر وہ تارا؟ "سالوں سے اپنے والدین کے قاتلوں کو جانے اپنے اندر گہری خاموشی کو بیٹھائے بیٹھی ہے۔" اُن کے ساتھ ایک چھت کے نیچے رہی ہے سب کہتے تھے تارا مغرور ہے تارا کسی سے بات نہیں کرتی "تو کیا کسی نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ وہ کیوں ہے ایسی؟" کس نے بنایا ہے اُس کو ایسا اگر اُس نے کسی سے گھلنے ملنے کی کوشش نہیں کی تو پَہل باقیوں نے بھی نہیں کی تھی اگر تارا کو بس نفرت کرنا آتا تو وہ کبھی از لان سے نار مل نہ رہتی وہ نار مل رہی کیونکہ از لان کا رویہ اُس کے ساتھ ہمیشہ سے پولائیٹ سا تھا تو تبھی یہی وجہ ہے تارا بھی اُس کے ساتھ اچھے رویے سے پیش آتی رہی ورنہ قاتل تو اُس کا باپ بھی ہے یہی کہا تھا نہ تم نے اپنی ماں سے انسان کو اچھا اپنا کر دار بناتی ہے اُس کے

اخلاق کا پتا اُس کی زبان سے لگتا ہے۔ "تم کہتی ہو تم نے کچھ نہیں کیا تو حیات بیٹا اِس غلط فہمی سے تم باہر آ جاؤ کیونکہ زبان سے زیادہ کوئی بڑی تلوار نہیں ہوتی جس کے زخم تو بھر جاتے ہیں مگر نشان ہمیشہ موجود رہتے ہیں۔۔۔۔۔" تمہارے الفاظ تارا کے دل پر تیر کے نشتر کی طرح لگے ہو گے جس نے کبھی اظہار نہیں کیا اور تم نے احساس نہیں کیا۔۔۔۔۔" بینش بیگم جب بولنے پر آمیں تو بولتی چلی گئی تھی اور حیات بس اُن کو دیکھتی رہ گئی جنہوں نے اگلی پچھلی ساری کثریں ایک ساتھ چھوڑی تھیں

آپ اُس دو ٹکے کی تارا کی وجہ سے ہمیں باتیں سنار ہی ہیں۔۔۔۔۔ منیبہ بیگم کو تاؤ آیا

میں کسی وجہ سے کچھ نہیں بول رہی بس جو دیکھتی آئی ہوں وہ بیان کرنے کی ایک کوشش کی تھی "اور حیات تم تارا کو مارنے چلی تھی جس کے پورے گھر والوں کو مارنے والے تمہارے والدین ہیں" جس کا اپنا قیمتی اثاثہ چھیننے والے تمہارے والدین ہیں۔۔۔۔۔ بینش بیگم خشمگین نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی تو حیات کو پہلی بار شرمندگی کا احساس ہوا تھا

جو بھی چچی جان مگر ایسے تو پھر تارا اور بھائی بھی کوئی فرق نہیں بچا بھائی نے اپنے مفاد کی خاطر چاندنی کا استعمال کیا تو تارا نے اپنے مفاد کے لیے میرا کروایا۔۔۔ حیات کچھ توقع بعد بولی

تمہیں تو سجدے میں جا کر اللہ کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اُس نے تمہارے بھائی کی "سزا کی خاطر مکافات عمل تمہارے سامنے نہیں آیا اور نہ جانے بے گناہی میں عورتوں کو اپنے مردوں کے کیئے کی سزا جھیلنی پڑتی ہے۔۔" میں تارا اور احناف کو سہی نہیں کہوں گی اور نہ غلط کہوں گی کیونکہ ایک لحاظ سے جس طرح تارا نے یہ سب احناف سے کروایا تو تارا یہ سب کسی اور سے بھی کروا سکتی تھی تمہیں بھی ٹارچر کروا سکتی تھی تمہاری تصاویر ایڈیٹس کروا کر تمہیں بھی بلیک میل کروا سکتی تھی یا سوشل میڈیا بھی ڈال سکتی تھی مگر اُس نے تمہارے ساتھ ایسا کچھ نہیں کیا اس لیے ہم اُن دونوں کو ایک ترازو بھی نہیں تول سکتے کیونکہ بدلے کی آگ تارا میں بہت تھی پر وہ بدلہ لینے

کی خاطر اندھی نہیں ہوئی اور نہ خاور کی طرح نیچے گری۔۔۔۔۔ بینش بیگم طنز لہجے میں بولی تو حیات کو چپ لگ گئی تھی۔۔۔۔۔

بڑی جلدی آپ نے اپنا پاسپلٹ دیا اور اُس بد بخت کو قبول بھی کر لیا "سوچا ہو گا" ایک بیٹا تو لڑکی لے اڑی کہی دوسرا بھی نہ لے اڑے۔۔۔۔۔ منیبہ بیگم کو ایک بار پھر بولنے کا دورہ پڑا

میں نے پہلے سے ہی بتایا ہے میں کسی کی طرف داری نہیں کر رہی بس وہ بول رہی ہوں جو میں دیکھتی آئیں ہوں اور جواب محسوس کیا ہے۔۔۔۔۔ بینش بیگم سنجیدگی سے بولی آپ کو اپنا بیٹا کیوں بُرا لگے گا؟ "آپ تو یہ تک نہیں سوچ رہی کہ اُس نے تارا کے کہنے پر کیسے میرے جذبات کا تماشا بنایا۔۔۔۔۔ حیات اُن کو دیکھ کر بولی

ایک لڑکی کے پاس اُس کی زندگی کا سرمایہ اُس کی عزت ہوتا ہے اور احناف نے تمہاری عزت پر کوئی آنچ نہیں آنے دی سوچو اگر بھری محفل میں وہ تم سے نکاح کرنے پر انکار کر دیتا تو کیا ہوتا؟ بینش بیگم نے کہا تو حیات کو نکاح کا وقت یاد آیا جب

"نکاح کے دوران احناف کافی وقت تک چُپ تھا اور پھر بناتائے اسٹیج سے اُٹھ کر چلا گیا تھا۔۔۔ اُس کو اب آہستہ آہستہ یاد آنے لگا کہ کیسے احناف اُس سے کھینچا کھینچا رہتا تھا اُس کو شادی کے بعد وہ پل یاد نہیں آیا جب اُس نے احناف کو بیڈ پر سوتا دیکھا ہو آئے دن کیسے بہانے بنایا کرتا تھا اُس سے۔۔۔ یہ خیالات آتے ہی حیات صوفے پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔۔

حیات میری بچی تم ٹھیک ہو؟ منیبہ بیگم جلدی سے اُس کی طرح آئی تو وہ انکار بھی کر دیتا۔۔۔ "احناف؟ وہ بھی اچھا نہیں ہے۔۔۔ حیات بس اتنا بولی حیات یہ دُنیا ہے اور زندگی میں نہ تو تمہیں کوئی دودھ کا دُھلا ملے گا اور نہ گناہوں میں ڈوبا ہوا شخص۔۔۔۔ بینش بیگم جو ابابولی تو حیات اُٹھ کر اپنے کمرے میں آئی جہاں احناف یا تارا کا کوئی نام و نشان تک نہیں تھا۔۔۔ "مگر حیات نے اُن کی غیر موجودگی کا خاص نوٹس نہیں لیا تھا بس ڈائریکٹ وارڈروب کی طرف آئی تو غلطی سے اپنا سیکشن کھولنے کے بجائے وہ احناف کا کھول گئی تھی۔۔۔۔ "ابھی وہ واپس بند کرنے والی تھی

جب کچھ کاغذات اُس کو نظر آئے جن کو دیکھ کر حیات نے اپنے ہاتھ میں لیا تو چند تصاویر بھی دیکھنے کو ملی جو احناف اور تارا کی تھی اُن کو دیکھ کر حیات کے تاثرات یکدم تن گئے تھے آج سے پہلے اُس کا احناف کا وارڈروب کھولنے کا کبھی اتفاق نہیں ہوا تھا اور جب ہوا تو اُس کے اندر ایک خیال آیا کہ کاش نہ ہوتا تو اچھا مگر آج شاید ہر چیز سے پردہ اٹھنا تھا جو حیات کو احناف کی ہینگ کی ہوئیں شرٹس میں سے ایک شرٹ نے اپنی طرف متوجہ کیا تھا جس کے بٹن دیکھ کر اچانک اُس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا

تو کیا اُس دن ڈریسنگ روم میں تارا کے ساتھ احناف تھا؟ "پھر یقیناً کمرے میں بھی" وہ آتا ہو گا۔۔۔ حیات گہری نظروں سے شرٹس کو دیکھتی خود سے بڑبڑائی تھی پھر تپ کر اُس شرٹ کو نیچے پھینکا تھا۔۔



!کچھ دن بعد

مجھے لگا تھا تم میری کال ریسیو نہیں کرو گے۔۔۔۔۔ حیات کال پر احناف سے
بولی "کیونکہ وہ ایک ہفتے سے اپنی ماں کے یہاں تھی نہ اُس کو واپس آنے کا احناف
نے کہا تھا اور نہ حیات خود سے وہاں گئی تھی بس آج ایک خیال کے تحت اُس نے
احناف کو کال کی تھی

تمہیں کوئی کام تھا؟ احناف نے پوچھا"

کچھ کہنا چاہتی تھی تم سے۔۔۔۔۔ حیات نے کہا

کہو میں سُن رہا ہوں۔۔۔۔۔ احناف نے کہا

تارا کے ساتھ جو ہم نے کیا سو کیا مگر احناف تمہیں نہیں لگتا اُس کے بہکاوے میں آکر

تمہیں وہ نہیں کرنا چاہیے تھا جو میرے ساتھ کیا میں کزن ہونے کے ساتھ ساتھ

تمہاری دوست تھی۔۔۔۔۔ حیات نے کہا تو احناف نے گہری سانس لی پھر کہا

حیات میں جانتا ہوں میں نے تمہارے ساتھ جو کیا وہ غلط کیا میں اپنے کیئے پر نادم

ہوں۔۔۔۔۔

نادم؟ حیات استہزائیہ انداز میں ہنسی

تم چاہوں تو مجھ سے ڈائیورس لے سکتی ہو اور اپنی زندگی اچھے طریقے سے گزار سکتی ہو خوشحال۔۔۔ احناف نے محض یہ کہا

ساری عمر مجھے تمہارے نام پر بیٹھنا ہے بھی نہیں احناف کیونکہ میں جانتی ہوں تمہارے پاس مجھے دینے کے لیے کچھ بھی نہیں ان دنوں میں نے بہت سوچ و بیچار کیا تو مجھے پتا چلا میں تمہیں بار بار قصور وار نہیں ٹھیرا سکتی کیونکہ کبھی تم نے مجھے آئے لو یو نہیں کہا" اور نہ میرے لو یو کہنے کا رسپانس دیا کبھی "ساری غلطی تو تارا کی ہے کاش وہ کبھی ہمارے درمیان میں نہ آئی ہوتی۔۔۔۔۔ حیات نے کہا تو احناف خاموش رہا شاید اُس کے پاس کچھ بولنے کے لیے بچہ نہیں تھا مگر تارا کا نام آیا تو وہ چپ نہیں رہ پایا تمہیں نین غلط لگتی ہو گی پر حیات اُس کی تمہارے ساتھ کوئی دشمنی نہیں تھی وہ " مجبور ہوئی ایسا کرنے پر کیونکہ تمہارے الفاظ اور پھر تم اپنے والدین اور بھائی کی دُکھتی رگ تھی جبھی اُس نے ایسا کیا تمہیں پتا ہے کیا جب ہم دونوں آپس میں بیٹھتے تھے تو

وہ کبھی تمہاری بُرائی نہیں کرتی تھی اُس کے پاس کرنے کو زمانے کی باتیں ہوا کرتیں تھی مگر میں جب تمہارے ساتھ پانچ منٹ بھی بیٹھتا تھا تو تم اُس کی بُرائیوں میں زمین آسمان ایک کر دیا کرتی تھی۔۔۔۔۔ احناف نے کہا تو حیات مسکرائی

میں اب تمہاری نین کی طرح اچھی تو نہیں ہو سکتی نہ۔۔۔۔۔ حیات کہتے ہوئے ہنس پڑی میں تمہیں بُرا نہیں بول رہا۔۔۔۔۔ احناف بول پڑا

ایک بات کہوں گی "تم نے دوستی کا مان نہیں رکھا احناف۔۔۔۔۔ حیات نے کہا تو احناف کے گلے کی گلی اُبھر کر معدوم ہوئی تھی اُس کو خیال آیا جیسے اُس نے تارا کے ساتھ بھی تو غلط کیا تھا

میں نے محبت کا مان بھی نہیں رکھا۔۔۔۔۔ احناف بولا تو لہجے میں زمانے بھر کی تھکاوٹ عود آئی تھی۔۔۔۔۔

میں کال رکھتی ہوں۔۔۔۔۔ حیات بولی تو احناف نے کال کاٹ دی اور سامنے دیکھا جہاں ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی تارا نیلے رنگ کی ساڑھی پہنے تیار ہونے میں

مصرف تھی آج اُن کو مایا کی شادی میں جانا تھا احناف کا کوئی انٹرسٹ نہیں تھا جانے میں مگر تارا کے کہنے پر وہ راضی ہوا تھا۔۔۔ "اور تارا الگ فلیٹ میں رہا کرتی تھی احناف نے اُس کو اپنے ساتھ آنے کا کہا تھا پر اُس کی ایک شرط تھی کہ احناف کو پورا اُس کا بن کر آنا ہو گا توں ہی وہ اُس کے پاس آئے گی

آج کوئی خوبصورت لگ رہا ہے۔۔۔ احناف اُس کے پیچھے کھڑا ہوتا مسکراہٹ " دبائے بولا

پلیز احناف یہ مت کہنا کہ یہ سب تمہارے بچے کا کمال ہے۔۔۔ تارا نے مرر میں نظر آتے اُس کے عکس کو گھور کر کہا تو جواب میں احناف کا قہقہہ گونجا تھا

اس میں غلط کیا ہے؟ پہلے تو بس تمہاری آنکھیں اڑکیٹو ہوا کرتیں تھی اصل کشش اور خوبصورتی تو میرے بچے نے تمہیں بخشی ہے۔۔۔ احناف نے فخریہ انداز میں اُس سے کہا تو تارا نے اپنا رخ اُس کی طرف کیا

مجھے مایانے بتایا جب لڑکی پریگنٹ ہوتی ہے تو اُس کے بال جھڑتے ہیں اور اُس کے گالوں میں ڈارک سرکلز آتے ہیں اور

اور اُن کا پیٹ غبارے کی طرح پھول جاتا ہے۔۔۔ 'پلیز نین بڑی ہو جاؤ اب کیونکہ یہ گھسی پٹی لائینز میں ہر روز ایک ہزار مرتبہ سنتا ہوں اب مجھے یاد ہو گئی ہیں اور تم مایا کی باتوں میں نہ آؤ تو اچھا ہے۔۔۔' تارا اُس کو دیکھ کر ایک سانس میں کچھ کہنے والی تھی جب احناف اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر چھیڑنے والے انداز میں بولا تو تارا کا منہ بن گیا۔

کتنے بد تمیز ہونہ تم خیر باہر گاڑی نکالو مایا انتظار کر رہی ہو گی میرا۔۔۔ تارا اُس کو آنکھیں دیکھا کر بولی

ظاہر ہے انتظار تو کرے گی تم نے قاری صاحب کی جگہ پر بیٹھ کر اُس کا نکاح جو پڑھوانا ہے۔۔۔ احناف کہہ کر کمرے میں رُکا نہیں تھا جبکہ اُس کی بات پہلے تارا کو سمجھ

نہیں آئی تھی اور جب آئی تو احناف کمرے میں موجود نہیں تھا جس پر وہ دل مسوس کرتی رہ گئی۔۔۔



کافی۔۔۔۔۔ حیات ٹیرس پہ کھڑی اُپر آسمان کی جانب دیکھ رہی تھی جب از لان اُس کے برابر کھڑا ہوتا کافی کا کپ اُس کی طرف بڑھانے لگا
تم مجھے کافی کی آفر کر رہے ہو؟ حیات نے چونک کر اُس کو دیکھا
اِس میں کچھ خاص بات تو کوئی نہیں۔۔۔۔۔ از لان شانے اُچکا کر بولا
تھینک یو ویسے تم تو بہت خوش ہو گے؟ کافی کا کپ اپنے ہاتھ میں پکڑے حیات نے
اُس سے کہا

خوش کس بات پر؟ از لان کو اُس کی بات سمجھ نہیں آئی
میرا گھر جو نہیں بسا میں نے تمہاری محبت کو ٹھکرایا تو جواب میں میری محبت بھی ٹھکرا
دی گئی۔۔۔۔۔ حیات نے کہا تو از لان گردن موڑ کر اُس کو دیکھنے لگا

تمہیں احناف سے محبت نہیں تھی حیات۔۔۔ از لان نے کہا

تمہیں ایسا لگتا ہے؟ "وہ میری محبت تھا از لان۔۔۔ حیات نے بھی اُس کو دیکھ کر کہا

اگر جے وہ تمہاری محبت ہوتا تو تم یہاں نہ ہوتی حیات مگر تمہیں جیسے احناف اور تارا

کے بارے میں پتا لگا تم اُس کا گھر چھوڑ کر یہاں چلی آئی کوئی بھی انسان اپنی محبت کو

ایسے نہیں چھوڑتا محبت تو وہ ہے جو تارا احناف سے کرتی ہے دور رہ کر بھی اُس کے

پاس ہوتی ہے "لاکھ نفرت اور ناراضگی کا اظہار کرنے کے باوجود احناف کے پاس

رہتی ہے اُس کو چھوڑتی نہیں ہے۔۔۔ اگر تمہیں محبت ہوتی احناف سے تو اپنی سی

کوشش ضرور کرتی تم احناف کو پانے کی یا اُس کے دل میں اپنا گھر بنانے کی وہ تو تمہارا

شوہر تھا نہ۔۔۔۔۔ از لان نے پل بھر میں اُس کو جواب کیا تھا

جو بھی پر احناف کو میرے ساتھ غلط نہیں کرنا چاہیے تھا اگر ایسا ہی کرنا تھا تو مجھ سے

نکاح نہ کرتا اگر بھری محفل میں میری عزت کا اتنا خیال تھا تو کوئی اور بہانا کرتا عین

ٹائیم پر نہ آتا یا پھر کوئی بہانا بناتا اپنے چھوٹے ایکسیڈنٹ کا بہانا بھی کر سکتا تھا بہت آپشنز تھے اُس کے پاس۔۔۔۔ حیات کو اپنا آپ قصور وار نہیں لگا۔۔۔۔

تمہاری باتیں دُرست پر اگر احناف ایسا کرتا تو بھی دُنیا والے تمہارے بارے میں غلط کہتے کہ ضرور لڑکی کے پاؤں سبز ہو گے منحوس ہو گی وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔ از لان کافی کا گھونٹ بھر کر بولا تو حیات نے ترشی نظروں سے اُس کو دیکھا ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟ از لان نے پوچھا

بہت مین ہو تم۔۔۔۔۔ حیات سر جھٹک کر بولی
میں اپنی بات پر قائم ہوں ابھی بھی۔۔۔۔ از لان کچھ توقع بعد بولا
کونسی بات؟ حیات نے پوچھا
تم سے شادی والی بات پر۔۔۔۔ از لان نے کہا

جس کی بیوی تم ہو وہ اُس وقت کے انتظار میں ہے کہ تم کب اُس سے طلاق مانگو اور وہ تمہیں اس بے نام رشتے سے فارغ کرے۔۔۔۔۔ از لان نے بھی بتایا

میں احناف کو نہیں چھوڑوں گی۔۔۔۔۔ حیات نے کہا

اچھا اور وہ کیوں؟ اب وہ تمہیں کیا دے سکتا ہے؟ چچا نے تو پوری جائیداد سے اُس کو عاق کر لیا ہے اور میں ایک بات واضح کر لوں کہ تمہیں دینے کے لیے اُس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔ از لان نے طنز کہا

بات جائیداد کی نہیں ہے۔۔۔ حیات نے کہا

بات محبت کی بھی نہیں ہے حیات کیونکہ تم مانویانہ مانو مگر سچ یہی ہے کہ تم نے احناف کی ذات میں انٹر سٹ لینا تب شروع کیا تھا جب سے تمہیں یہ پتا چلا تھا کہ اُس کا جھکاؤ تارا کی طرف ہے۔۔۔ از لان نے کہا تو حیات اپنی جگہ پہلو بدلتی رہ گئی تھی۔۔۔

فضول مت سوچو ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ از لان نے اُس کو ٹوکا

ٹھیک ہے میں تمہاری بات مان لیتی ہوں۔۔۔ کچھ وقت سوچ لینے کے بعد حیات
نے کہا

ٹھیک ہے پھر جیسے تمہاری عدت پوری ہوگی ہم نکاح کریں گے۔۔۔۔۔ از لان نے جلدی
سے سب طے کیا

عدت تب ہوتی جب ہمارے درمیان میاں بیوی والا رشتہ ہوتا میں جیسی گئی تھی ویسی
واپس لوٹی ہوں "احناف نے تو کبھی میرے ماتھے پر ایک بوسہ تک نہیں دیا اس
معاملے میں وہ اُس تارا کا بہت وفادار نکلا جانتا جو تھا اگر تارا کو پتا چلے گا تو ابھی تو اُس
کے ساتھ رہنے پر آمادگی دے چکی ہے مگر جب میرے ساتھ رشتہ بنانے کا سوچتا تو
تارا کبھی مڑ کر اُس کو نہ دیکھتی۔۔۔۔۔ حیات نے بتایا تو از لان کو چپ لگ گئی وہ اس بار
کچھ بول نہیں پایا بس خاموشی سے اُس کو دیکھتا رہا



مایا

مایا

تم یہ نکاح نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔ ہاں میں شادی کی وجہ سے گہما گہی کا سماں تھا دو لہن بنی مایا اپنے دو لہے کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی جب وہاں خاور آتا اونچی میں بولا تو سارے مہمان اُس کو دیکھنے لگے جس ہاتھ میں پستول بھی تھا۔۔۔۔۔

خاور یہ کیا تماشا لگایا ہوا ہے۔۔۔ مایا نے سختی سے اُس کو دیکھ کر کہا مہمانوں کے سامنے اُس کو عجیب شرمندگی کا احساس ہوا تھا

تماشا نہیں لگاتا میں تم آؤ میرے ساتھ۔۔۔۔۔ خاور بکھرے حلیے میں کھڑا اُس کو دیکھ کر بولا "آس پاس چہ مگوئیاں تیز ہوتی گئی تھیں۔۔۔

گارڈز کہاں مرے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ مایا خاور کو جواب دینے کے بجائے اونچی میں گارڈز کو تلاشنے لگی جبھی وہاں احناف اور تارا بھی آئے تھے۔۔۔ "خاور کو دیکھ کر تارا کے تاثرات بگڑے تھے یہی حال خاور کا تھا جب اُس نے تارا کو دیکھا

تمہارا کیا دھڑا ہے نہ یہ؟ خاور نے پستول لوڈ کیے تار پر تانی تھی جس پر احناف نے تارا کو اپنے پیچھے کھڑا کیا تھا۔۔۔

یہ پاگل ہو گیا ہے۔۔۔ مایا آہستگی سے بڑبڑائی تھی

میں جانتا ہوں تم نے میرے خلاف مایا کو ورغلا یا ہے جیسے حیات کے خلاف احناف کو ورغلا یا میں تو آج تمہارا پتہ بھی کاٹ دوں گا۔۔۔ خاور پاگل پن میں بولنے لگا

گن نیچے کرے آپ۔۔۔ احناف نے سنجیدگی سے کہا

سامنے سے ہٹو احناف ورنہ میری گولی کا پہلا شکار تم ہو گے۔۔۔۔ خاور نے پستول پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی

کوشش کر کے دیکھ لے۔۔۔ احناف نے مکمل طور پر تارا کو اپنے پیچھے چھپا لیا تھا جس پر خاور غصے میں آتا ٹریگر کو دبا دیا تھا۔۔۔

ٹھاہ

اچانک گولی کی آواز نے پورے ہال میں ہلچل مچادی تھی جبکہ احناف کی آنکھیں پھیل گئی تھیں مایا بھی اپنا لہنگا سنبھالتی فوراً سے اسٹیج سے نیچے اترنے لگی تھی۔۔

احناف حق دق زمین پر گری خاور کی لاش کو دیکھنے لگا جس نے اچانک سے پستول کا رُخ اپنی کنپٹی پر کر کے خود کو خود ہی شوٹ کر لیا تھا۔۔۔۔

میں حرام موت نہیں مرنا چاہتی پر میری قسمت میں شاید حرام موت مرنا لکھا ہے "مجھے زندگی کے ختم ہونے کا افسوس نہیں" افسوس اس بات کا ہے کہ میری بخشش شاید نہ ہو آخرت میں پر میں اپنے اللہ سے کہوں گی اُن کے بندوں نے میری زندگی کو مجھ پر حرام کر دیا ہے تبھی میں نے حرام موت کو ترجیح دی۔۔۔ "آپ میرا اُن سے حساب لے لینا دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اپنا فیصلہ آپ پر چھوڑ کر آپ کے حوالے کر کے میں اُبدی نیند سونے لگی ہوں۔۔۔۔

خاور کی لاش کو دیکھ کر تارا کو جبکہ چاندنی کی ڈائری کا پڑھا ہوا آخری پیج یاد آگیا تھا باقی سب تو خاور کی طرف بڑھے تھے مگر اُس کے پاؤں جیسے زمین میں مُنجمند ہو گئے

تھے "بے ساختہ اسی لمحے تارا کو از لان کی کہی باتیں بھی یاد آئیں تھیں جو وہ اُس سے کرتا تھا

دیکھو تارا کیا کبھی تم نے کرمالفظ سنا ہے؟ "کرم مکافات عمل کو کہا جاتا ہے جس کا "" مطلب ہوتا ہے جو جیسا کرتا ہے اُس کے ساتھ جواب میں غلط یعنی ویسا ہوتا ہے یہ دُنیا کا دستور بنایا ہے اللہ نے یار پلینز سمجھو اور انتظار کرو دیکھنا خاور کو اپنے کینے کی سزا خود ہی اللہ کی طرف سے مل جائے گی تمہیں اُس کے لیے کچھ کرنے کی ضرورت "" نہیں۔۔۔



!ماضی

احناف اور تارا کے نکاح کے بعد "احناف نے تارا کے کہنے پر اپنا نکاح ڈیکلیئر نہیں کیا تھا۔" اور اُس نے تارا کی خوشی کی خاطر وہ سب کیا جو وہ چاہتی تھی "وہ ہر وقت تارا کو اپنی محبت کا احساس دلاتا تھا نہ ہو کر بھی وہ اُس کے دماغ میں سوار رہنا چاہتا تھا جی

ہر وقت کالز اور ٹیکسٹ مسیجز سے اُس کو زچ کرتا تھا دوسری طرح پہلے پہل تو بیزار ہوتی تھی مگر پھر آہستہ آہستہ وہ احناف کی اس توجہ کی عادی بن گئی تھی اور پھر خود ہی اُس کی کال اور ایک میسج کاشدیت سے انتظار کرتی تھی جہاں وہ پہلے خود کو اکیلا محسوس کرتی تھی وہاں پھر اُس کو اپنی تنہائی احناف کے بدولت کم پھر ختم ہوتی محسوس ہونے لگی "اُس کو سب کچھ اچھا لگنے لگا تھا احناف کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ کر اُس کو خوشی کا احساس ہونے لگا تھا وہ جو پہلے اپنی زندگی سے بیزار رہتی تھی اُس کو اب جینے کا شوق چڑھا تھا وہ زندگی کو بھرپور طریقے سے جینا چاہتی تھی "انہیں دنوں کا پھر ایک واقعہ تھا جب از لان نے اُن دونوں کو ایک ساتھ ریسٹورنٹ میں دیکھا تھا جو اُس کو عجیب لگا کیونکہ دونوں کو دور سے دیکھ کر از لان کو اُن کی بے تکلفی کا اندازہ ہو گیا تھا جو اُس کے لیے عجیب اس وجہ سے تھا کہ گھر میں حیات اور احناف کے رشتے کی بات ہو رہی تھی اور وہ خود تارا کے ساتھ تھا۔۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ از لان اُن دونوں کے پاس آتا سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔

کچھ نہیں بس ہم لہجہ آئے تھے۔۔۔ احناف نے مسکرا کر جواب دیا تو از لان کی نظر اُس کے ہاتھ پر گئی جو تارا کے ہاتھ کے اُپر تھا

تم رشتہ حیات سے جوڑنے والے ہو اور ڈیٹ تارا کو کر رہے ہو؟ از لان حیرت سے احناف کو دیکھ کر بولا

آپ بیٹھے پھر بات ہوتی ہے۔۔۔ تارا نے اُس کو دیکھ کر سنجیدگی سے کہا
تارا تمہیں پتا ہے احناف حیات سے منگنی کرنے والا ہے پھر تم یہاں اُس کے ساتھ کیا کر رہی ہو؟ از لان بیٹھے بنا اُس سے بولا

آپ بیٹھے گے تو بات ہوگی۔۔۔۔ تارا نے اپنی بات پر زور دیا

بولو؟ از لان ناچار بیٹھ کر اُس سے پوچھنے لگا

میں آپ سے سچ بول سکتی ہوں؟ تارا نے پہلے پوچھا

میں یہاں سچ ہی سُنے کو بیٹھا ہوں۔۔۔۔۔ از لان نے جواباً کہا تو تار انے شروعات سے لیکر آخری بات تک اُس کے گوش گزار کی جس کو سُن لینے کے بعد کتنا ہی وقت از لان اپنی جگہ ہل نہیں پایا تھا وہ حیرانگی اور بے یقینی جیسی کیفیت میں گھرا خود کو یقین دلوانے لگا کہ جو اُس نے سنا وہ غلط ہے سہی نہیں ہے

ڈ۔۔۔۔۔ ایسے نہیں۔۔۔۔۔ از لان کو گھبراہٹ ہونے لگی یہ انکشاف بہت "
 بھیانک تھا اُس کے لیے۔۔۔۔۔

اُنہوں نے ایسا کیا تمہارے چچا اور چچی سے مل کر پھر خاور نے میری بہن کی زندگی
اُجاڑ دی۔۔۔۔۔ تارا سر جھٹک کر بولی

مان لیا "مان لیا جو تم نے کہا وہ سچ پھر تم اس درمیان حیات کو کیوں گھسیٹ رہی ہو؟" وہ تو بے قصور ہے نہ مانا کہ اُس کا رویہ تمہارے ساتھ بُرا ہوتا ہے وہ بُری طرح سے تم سے پیش آتی ہے مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ تم اتنا بڑا گیم پلان کرو اُس کے لیے "اگر بُرا کرنے والا خاور ہے تو بُرا بھی اُس کے ساتھ ہونا چاہیے حیات کے ساتھ

نہیں۔۔۔۔۔ از لان اُس کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولا تو تارا اُس کو دیکھ کر یکطرفہ مسکرائی

قرآن پاک میں یہی ہے جو برائی کرتا اس کا بدلہ یا سزا بھی اسی کو دی جاتی ہے۔
لیکن جو کسی کی بہن بیٹی کے جذبات کے ساتھ کھیلتا ہے یا غلط نگاہ ڈالتا ہے اس کا بدلہ دنیا میں اس کی بہن یا بیٹی ادا کرتی ہے اور یہ دنیاوی اس مرد کے لئے سزا ہوتی ہے اور آخرت میں بھی بہت سخت سزا ہے "ایک واقعہ ہے کہ مرد جس کی سنار کی دکان تھی ایک دن ایک عورت اس سے کوئی کنگن لینے آئی تو مرد نے غلط ارادے سے عورت کے ہاتھ کو چھوا تو مرد کے گھر کے نوکر نے اس مرد کی بیوی کو دودھ دیتے وقت ہاتھ پکڑ لیا۔

اب سنار گھر آیا تو اس نے دیکھا کہ اس کی بیوی بہت پریشان ہے تو سنار نے بیوی سے پوچھا۔ بیوی کہنے لگی کہ ہمارے گھر کا نوکر جس نے مجھے کبھی آنکھ اٹھا کہ نہیں دیکھا

آج اس نے میرا ہاتھ غلط ارادے سے پکڑا تو وہ سنار رونے لگا کہ میرا ہی گناہ ہے جو تم تک پہنچا۔

اس لئے مرد کو چاہئے کوئی بھی غلط عمل کرنے سے پہلے یہ سوچ لے کہ قرض اس کی بہن بیٹی یا بیوی کو ادا کرنا ہے۔۔۔۔۔ تارا اُس کو دیکھ کر جو اباً سنجیدگی سے بولی تھی تو اُس کے الفاظ ایسے تھے کہ از لان کے پاس کوئی دلیل نہیں پچی تھی جس کو دے کر وہ تارا کو مطمئن کرتا

جو بھی مگر میں نہیں چاہوں گا کہ ان سب میں حیاتِ انوالو ہو میں ابھی جا کر اُس کو "سچ سچ بتا دوں گا۔۔۔۔۔ از لان اپنی جگہ سے اُٹھ کر سنجیدگی سے بولا تو تارا الرٹ ہوئی ٹھیک ہے شوق سے جائے مگر اُس سے پہلے میں اپنا گلا کاٹ دوں گی پھر جس طرح آپ کے والد میرے والدین کے قاتل تھے اُس طرح میری موت کے ذمیدار آپ بن جائے گے۔۔۔۔۔ از لان اُٹھنے لگا تو تارا نے لمحے بھر میں شیشے کا گلاس

اُٹھائے اُس کو زور سے ٹیبل پر مار کر گلاس کا ٹکڑا اپنی شہ رگ پر رکھا تھا جس سے
احناف کے اوسان خطا ہوئے تھے۔۔۔۔۔

نہیں یہ کیا پاگل پن ہے رکھو یہ نیچے۔۔۔ احناف جواب تک خاموش تھا تارا کو دیکھ کر
سخت لہجے میں بولا جو از لان کو دیکھ رہی تھی

تم مجھے ایمو شنل بلیک میل نہیں کر سکتی۔۔۔ از لان نے کہا

میں محض بلیک میل نہیں کر رہی اگر آپ نے ایسا ویسا کچھ کیا بھی تو میں اپنا گلا کاٹ کر
رہوں گی۔۔۔۔۔ تارا جنونی انداز میں بولی تھی

اس کو گلے سے ہٹاؤ لگ بھی سکتی ہے ہم مل بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔ احناف
کہنے ساتھ اُس کی طرف بڑھنے لگا

احناف وہی رُک جاؤ میں سچ میں ورنہ اپنا گلا کاٹ لوں گی۔۔۔ تارا نے اُس کو باز رکھنا
چاہا جس پر احناف لب بھینچ کر اُس کو دیکھنے لگا جس نے اُس شیشے کا دباؤ اپنی گردن پہ
دبایا تھا جہاں خون کی ہلکی بوند نمایاں ہونے لگی تھی

پہلے وعدہ کرے آپ کسی کو بھی کچھ نہیں بتاؤ گے۔۔۔۔۔ تارا نے اٹل انداز میں اُس

سے کہا تو از لان نے گہری سانس بھر کر اُس کو دیکھا

دیکھو تارا کیا کبھی تم نے کرم الفظ سنا ہے؟ "کرم مکافات عمل کو کہا جاتا ہے جس کا

مطلب ہوتا ہے جو جیسا کرتا ہے اُس کے ساتھ جواب میں غلط یعنی ویسا ہوتا ہے یہ دُنیا

کادستور بنایا ہے اللہ نے یارِ پلینر سمجھو اور انتظار کرو دیکھنا خاور کو اپنے کیئے کی سزا خود

ہی اللہ کی طرف سے مل جائے گی تمہیں اُس کے لیے کچھ کرنے کی ضرورت

نہیں۔۔۔۔۔ از لان نے اُس کو سمجھانے کی خاطر کہا

میرے حساب بہت نکلتے ہیں آپ بس اتنا بتاؤ کیا آپ وعدہ کرتے ہیں یا"

نہیں۔۔۔۔۔ تارا اپنی جگہ پر بسد تھی

ٹھیک ہے اگر تم ایسا چاہتی ہو تو ٹھیک ہے مگر تارا آخر میں اتنا کہوں گا

Weak people

revenge.

Strong people

forgive.

Intelligent people

Ignore.

اب بتاؤ کیا تم کمزور ہو جو بدلہ لینے کے چکروں میں پڑی ہو۔۔ ازلان نے سب کچھ
اُس پر چھوڑا

ہاں میں کمزور ہوں۔۔۔۔۔ کچھ توقع بعد تارا احساس سے عاری لہجے میں بولی
ٹھیک ہے اب جو جی میں آتا ہے تم کرو احناف کے ساتھ مل کر میں نہیں بتاؤں گا
حیات کو کیونکہ میرا حق نہیں ہے یہ جاننے کے بعد تو بالکل بھی نہیں تمہارا جو حال ہے

اُس میں میرے والد کا ہاتھ ہے۔۔۔ از لان کے لہجے میں رنجیدگی کا عنصر نمایاں ہوا تھا

اب خوش اور ہٹاؤ یہ۔۔۔ احناف اُس کے ہاتھ سے ٹکرا چھین کر نیچے پھینک کر بولا
اُس کی جیسے اٹکی سانس بحال ہوئی تھی۔۔۔ "از لان جبکہ اُن دونوں پر نظر ڈال کر
وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔"

پھر سلسلہ ویسے ہی شروع ہو گیا تھا از لان نے خود کو انجان بنالیا تھا جیسے وہ خود کچھ جانتا ہی نہ ہو اور تارا بھی اب قدرے مطمئن تھی "ماڈلنگ کے دوران ایک شوٹ کی وجہ سے اُس کو آمریکا جانے کی آفر ہوئی تھی جس کو وہ ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ بات اُس کے کیریئر کی تھی جس پر وہ کوئی کمپر وائز نہیں کرنا چاہتی تھی اُس نے احناف سے اس بارے میں بات کی کیونکہ اُسماعیل صاحب سے بات وہ پہلے کر چکی تھی جن کو منانا اُس کے لیے مشکل نہیں تھا مگر احناف بہت دنوں بعد اپنی رضا دی تھی کیونکہ بات ایک سال کی تھی جو احناف کو گوارہ نہیں تھا کہ تارا اتنا عرصہ

پاکستان سے باہر رہے مگر جیسے تیسے کر کے تار نے اُس کو منالیا تھا پر اس ایک سال میں وہ اکثر آمریکا اُس سے ملنے جاتا تھا جس کا پتا کسی کو بھی نہیں تھا اور تار نے اپنی واپسی پر اُسما عیل صاحب کو منع کیا تھا کہ وہ ایئر پورٹ پر اُس کو لینے نہ آئے بلکہ گھر پر رہ کر اُس کا انتظار کرے تار کو ریسو کرنے بھی احناف گیا تھا جہاں پہلے دونوں نے ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارا تھا پھر احناف نے گھر کے پاس تار کو ڈراپ کیا تھا

پہلے تم جاؤ میں پھر بعد میں آتی ہوں۔۔۔۔۔ تار اپنا بیگ اُس کی گاڑی سے نکالے " بولی

ساتھ چلتی یوں اس طرح اب تم پیدل آؤ گی۔۔۔ احناف کو ٹھیک نہیں لگا کچھ نہیں ہوتا اب تو گھر پاس ہے۔۔۔۔۔ تار نے مسکرا کر اُس کو دیکھ کر کہا ٹھیک ہے مگر جلدی آجانا۔۔۔۔۔ احناف جھک کر اُس کے ماتھے پر بوسہ دیتا بول کر چلا گیا تو تار نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا اور احناف کے جاتے ہی اُس نے اپنے

قدم گھر کی جانب بڑھائے تھے جہاں اُس کا نانا پہلے ہی اُس کے انتظار میں کھڑا تھا جس کو دیکھ کر وہ جلدی سے آگے بڑھ کر اُن کے ساتھ لگی تھی ایسے میں جب اُس پر خود پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی تو وہ جانتی تھی کہ دیکھنے والا کون ہو گا جبھی اُس نے کوئی رسپانس نہیں دیا مگر یہ ارتکاز دوبارہ محسوس ہوا تو اُس نے اپنی آنکھیں کھول کر احناف کو دیکھا جو اُس کو ہی دیکھ رہا تھا جس پر تار نے آنکھ و نک کی تھی اُس کی اس حرکت پر احناف نے مسکراہٹ دبائے اپنی نظروں کا زاویہ بڑی مشکل سے اُس کے چہرے سے ہٹایا تھا اور اپنے چہرے پر سنجیدگی طاری کی تھی۔۔۔۔۔



اگلے روز جب احناف اُسماعیل صاحب کے کسی کام سے آیا تھا تو اُس کی نظر جب لان میں آس پاس سے بیگانہ تار پر گئی تو اُس کے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے تھے کیونکہ ارسلان کی مسلسل نظریں تار پر تھیں وہ جانتا تھا اُن نظروں میں کوئی غلاظت پن نہیں تھا پر اُس کے باوجود بھی احناف کو یہ سب برداشت نہیں ہوتا تھا اُس نے تار کو

اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا تھا تا کہ وہ اشارے سے اُس کو جانے کا بول پائے پر تارا لپ ٹاپ میں اتنا محو تھی کہ اُس کو پتا تک نہیں لگا تھا پھر مجبوراً احناف نے اُس کی طرف بال پھینکنا پڑی تھی جو وہ پھینکنا تو اُس کے پاؤں کے پاس چاہتا تھا مگر لگ تارا کے بازو پر گئی تھی جس پہ بے اختیار احناف نے خود کو کو سا تھا اور ملامت کی تھی "اُس نے سوچا جب وہ ملنے آئے گی تو معافی مانگ لے گا پر تارا نے جب ملنے سے انکار کیا تو احناف سے رہا نہیں گیا جی رات کے وقت گیلری کے تھر و اُس کے پاس کمرے میں داخل ہونے کی کوشش کرنے لگا "کمرے میں داخل ہونے کے بعد جب اُس نے تارا کو اپنے حصار میں لیا تو اُس کے منہ سے سسکی سن کر وہ چونک پڑا اور فکر مندی سے اُس کو دیکھنے لگا

کیا ہوا؟ وہ پریشان ہوا"

کچھ نہیں۔۔۔ تارا اپنے بازو پہ ہاتھ رکھتی نفی میں سر ہلا گئی

کیا کچھ نہیں دیکھاؤ مجھے۔۔ وہ اُس کا ہاتھ دور کرتا بازو چیک کرنے لگا جہاں بڑا سا سرخ نشان دیکھ کر احناف نے اپنے ہونٹوں کو بھیچا

یہ؟ وہ بس یہ کہہ پایا

بال لگا تھا بس۔۔۔ تار نے اُس کا دھیان ہٹانا چاہا

سوری یار میں زور سے مارنا نہیں چاہتا تھا مگر بائے مسٹیک لگ گئی خیر تم بتاؤ دوائی لی ہے؟ احناف نے بتانے کے بعد اُس سے پوچھا تو تارا اُس کی فکر مندی پر بے ساختہ اپنا سرفنی میں ہلانے لگی جو چوٹ دے کر مرہم لگانے کا پوچھتا تھا۔۔۔



حال۔

نین

احناف کے پکارنے پر تارا ہوش میں آتی اُس کو دیکھنے لگی۔۔۔

احناف۔۔۔۔۔ تارا روتی ہوئی اُس کے سینے سے لگی تو احناف نے نرمی سے اُس کی پیٹھ
سہلائے اُس کو پر سکون کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

روؤ مت اب تمہارے مجرم کو سزا مل گئی۔۔۔ اُس نے اپنے لیے حرام موت کو تجویز
کیا اس سے بڑی بات اور کیا ہوگی کہ اللہ نے اُس کے اندر توبہ مانگنے کی توفیق نہیں
ڈالی۔۔۔۔۔ احناف اُس کا ماتھا چوم کر بولا تو تارا کی گرفت اُس کی شرٹ پر مضبوط ہوئی
نہیں اب رونا بند کرو۔۔۔۔۔ احناف نے اُس کا حال مزید بگڑتا دیکھا تو پریشان ہوا
میری بہن کو انصاف مل گیا احناف جیسا وہ چاہتی تھی وہ آج ہو گیا پر ابھی میرے
والدین کا قتل رہتا ہے جو میں معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔۔ تارا اپنے آنسوؤں صاف
کرتی بولی

باپ کا آخری دیدار نصیب نہیں ہوا اور اب اُن کے جوان بیٹے نے خودکشی کر لی ہے
اس سے زیادہ اور کچھ کیا رہتا ہے۔۔۔ احناف نے کہا تو تارا کے ہونٹوں پر زخمی
مسکراہٹ نے احاطہ کیا جبکہ احناف نے دوبارہ اُس کو اپنے ساتھ لگایا تھا

تم نے سہی کہا تھا کہ اللہ اپنے بندوں کا حساب ضرور لیتا ہے۔۔۔ تارا کچھ توقع بعد بولی پھر وہاں مایا اور اسجد آئے تو تارا احناف سے دور کھڑی ہوئی

سوری گائز میں کسی ضروری کام سے چلا گیا تو پیچھے یہ تماشا ہو گیا ویل تارا تم ٹھیک ہو نہ؟ اسجد معذرت خواہ لہجے میں اُن دونوں کو دیکھ کر بولا

نہیں ٹھیک ہے مگر یہاں خاور؟ احناف الجھن زدہ لہجے میں بولا

دھوکے باز شخص تھا میرا آج کا خاص دن اُس نے اسپونل کر دیا وہ میری پوزیشن جانتا تھا اُس کے بعد جو وہ جاتے ہوئے تماشا لگا چکا ہے اُس سے میرا پورا کیریئر داؤ پر لگ چکا ہے۔۔۔ مایا جسنہ بھلائی آواز میں بولی

پروہ آیا کیسے یہاں؟ تارا نے پوچھا

موت لیکر آئی تھی اُس کو۔۔۔ اسجد نے سر جھٹک کر بتایا

یہاں بغیر کسی انویٹیشن کارڈ دکھانے کے آنے پر پابندی تھی مگر خاور گارڈز کے ساتھ مار پیٹ کر کے آیا تھا اور یہ سب تماشا ہو گیا۔۔۔۔۔ مایا نے بھی بتایا تو تار نے گہری سانس بھر کر احناف کو دیکھا

اُس کی لاش کو ہو سہیٹل میں بھیج دیا ہے فیملی لے جائے گی اُس کو وہاں سے۔۔۔۔۔ اسجد نے بتایا احناف نے سر اثبات میں ہلایا



اختر

اختر

منیبہ بیگم حواس باختہ اپنا سینا پیٹتی اختر صاحب کے پاس آئیں تھیں جو اندھیرے کمرے میں موجود اپنے گناہوں کو یاد کر رہے تھے۔۔۔۔۔

ااخ اختر خاور۔۔۔۔۔۔۔ منیبہ بیگم سے بولا نہیں جا رہا تھا کچھ جبکہ اُن کی آواز پر حیات بھی وہاں آئی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے امی؟ حیات نے حیرت سے اُن کی اڑی رنگت دیکھی

ہائے میں لٹ گئی۔۔۔ میرا ب۔۔۔ چہ رخ اور مار دیا۔۔۔ ہائے ظالموں نے

مار دیا۔۔۔۔۔ منیبہ بیگم دھاڑے مار مار کر رونے لگی تو اختر صاحب نے نظریں اُپر

کیے اُس کو دیکھا جبکہ حیات نے بے ساختہ ٹیبل کا سہارا لیا تھا۔

امی؟؟؟ حیات ششدر سی اُن کو دیکھنے لگی جس کی آنکھوں سے آنسوؤ کی برسات جاری تھی۔۔۔

چاندنی کی موت پر جب ہم بلوچستان گئے تھے تو چھوٹی سی تارانی بھی ایسے رونا

شروع کیا تھا وہ اپنے چھوٹے ہاتھ مار مار چاندنی کو جگانے کی کوشش کر رہی

تھی۔۔۔۔۔ اختر صاحب غیر معی نقطے کو دیکھ کر بتانے لگے تو منیبہ بیگم اپنی سسکیاں

روکتی اُن کو دیکھنے لگیں جن کی اپنی حالت قابلِ رحم تھی۔۔۔

بھائی۔۔۔۔۔ حیات آہستگی سے بڑبڑائی تھی

یہ لو۔۔۔ اختر صاحب نے کچھ کاغذات منیبہ بیگم کی طرف بڑھائے تھے جن کو دیکھے بغیر وہ اپنا ماتھا پیٹنے میں لگی ہوئیں تھیں تو کبھی سینا جی حیات نے ہمت مجتمع کیے وہ کاغذات اٹھائے دیکھے تو دنگ رہ گئی جو اسماعیل صاحب کی پوری پر اپرٹی کے کاغذات تھے اور وہ انہوں نے اصغر صاحب اور اختر صاحب کے نام کروائے تھے ساتھ میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ جن پئسوں کی حوس نے تم لوگوں کو بہن کا قاتل بنا دیا تھا اُس سے پہلے وہ حوس بھانجی کا قاتل بنائے میں ساری جائیداد تم دونوں میں تقسیم کرتا ہوں۔۔۔ الفاظوں میں کبھی گڑ مڑ تھی جس سے حیات کو اندازہ ہوا جیسے یہ انہوں نے ہو اسپتال میں لکھا ہو

احناف نے بھیجے ہیں سارا کچھ ابو جان نے اُس کو سونپاں تھا۔۔۔ اختر صاحب کی آنکھیں جھلک پڑیں تھی جن پئسو کے پیچھے انہوں نے اپنی زندگی لگائی تھی آج جب وہ بنا محنت کے میسر ہوئیں تو اُن کے کسی کام کی نہیں بچی تھی "اب اُن کو بس معافی کی

طلب تھی پر جس سے تھی وہ اس دُنیا میں نہیں تھا اور تارا کے پاس جانے کی اُن میں
ہمت نہیں تھی۔

یا اللہ۔۔۔ حیات نے روتے ہوئے بے ساختہ اپنا سر پکڑا تھا جبکہ مُنیبہ بیگم کو غش
طاری ہو گیا تھا دوسری طرف اصغر صاحب اُسماعیل صاحب کی قبر کے پاس بیٹھ کر رو
رو کر اپنے کیئے کی معافی مانگ رہے تھے مگر اب اُن کی معافی کا کوئی فائدہ نہیں تھا
وقت ریت کی طرح اُن کے ہاتھوں سے پھسل گیا تھا اب سوائے پچھتانے کے اُن کے
پاس کچھ نہیں بچہ تھا



! کچھ ماہ بعد

کبھی لفظ بھول جاؤں، کبھی بات بھول جاؤں،
تجھے اس قدر چاہوں کہ اپنی ذات بھول جاؤں،
اٹھ کر جو کبھی تیرے پاس سے چل دوں،

جاتے ہوئے خود کو تیرے پاس بھول جاؤں،

کیسے کہوں تم سے کہ کتنا چاہا ہے تمہیں،

— کہنے پے تم کو آؤں تو الفاظ بھول جاؤں

شاید میں بھی یہاں بیٹھی ہوں۔۔۔۔۔ تار آنے روہان سے لہجے میں احناف سے کہا "جس کی ساری توجہ کامرکز اپنی معصوم سی پری تھی جس کے کبھی وہ چھوٹے سے ہاتھ چوم رہا تھا تو کبھی آنکھیں جو بالکل عین کی طرح نیلے رنگ کی تھیں اُن کو دیکھ کر احناف تو گویا نحال ہو گیا تھا۔۔۔

آج اُن دونوں کو اللہ نے بیٹی کی رحمت سے نوازہ تھا جس پر وہ دونوں بہت خوش تھے مگر دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے احناف کو زیادہ خوشی تھی اپنی بچی کی

محترمہ آپ کون؟ احناف اُس کو غور سے دیکھ کر نا سمجھی سے پوچھنے لگا تو تارا کا منہ حیرت کی زیادتی سے گھلا کا گھلا رہ گیا مگر اُس کے تاثرات دیکھ کر احناف نے بامشکل اپنی مسکراہٹ کا گلا گھونٹا اور اپنی بچی کو کاٹ میں ڈال کر اُس کی طرف آیا

اُٹھو مجھے تم سے بات نہیں کرنی کوئی۔۔۔ تارا اُس کو گھور کر بولی تو احناف نے مسکرا کر اُس کو دیکھا

تھینک یو۔۔۔۔ اُس کے ہاتھوں کو عقیدت سے چوم کر احناف نے مشکور نظروں سے اُس کو دیکھا تھا۔

شکریہ تو مجھے تمہارا کرنا چاہیے اگر تم نہ ہوتے تو میں ساری زندگی بس محبت کے لیے ترستی پر پتا ہے کیا احناف؟ تارا اُس کے الفاظوں پر اُداس لہجے میں بولی کیا؟ احناف نے اُس کو دیکھا

میں مر جاتی۔۔۔۔ تارا نے کہا تو احناف کے تاثرات تن گئے

نہیں۔۔۔ احناف کے لہجے میں تنبیہ تھی جس پر نظریں اُٹھائے تارا نے اُس کو دیکھا اور ہلکے سا مسکرائی

میرے پاس قرآن کی ایک آیت نہ ہوتی تو میں کب کامر چکی ہوتی مگر اُس ایک آیت نے مجھے زندہ رہنے پر مجبور کیا ہے اور ایک اُمید سے باندھ لیا ہے جس سے میری سانسیں ابھی تک چل رہی ہیں۔۔۔ تارا کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولی

کونسی آیت؟ احناف نے جاننا چاہا

"وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ"۔

اور عنقریب تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے

اس بار تارا کے لبوں پر مسکراہٹ ٹھہری تھی۔ جیسی وہاں کوئی آیا تھا جن کو دیکھ کر احناف مسکرا کر از لان کی طرف بڑھا تھا۔

حیات نے احناف سے خلع لینے کے فوری بعد از لان سے شادی کر لی تھی اور از لان نے اُس کو بہت چاہ اور محبت سے رکھا تھا جس پر حیات اپنی قسمت پر نازاں تھی اور اُس کا بھی پریگنسی پانچواں مہینہ چل رہا تھا جس پر از لان کی خوشی کی انتہا نہیں رہی تھی بہت وقت بعد خوشیوں نے دوبارہ اُن کے در پر دستک دی تھی۔۔۔

خاور کی موت کے بعد منیبہ بیگم کی آنکھوں کا نور چلا گیا تھا اور اکثر پاگلے پن کا دورہ بھی پڑ جاتا تھا جبکہ اصغر صاحب کو فالج اٹیک آیا تھا اور اختر صاحب کی زندگی بے سکونی میں گزر رہی تھی انہوں نے اپنا ہر جرم قبول کیا تھا اور اپنا آپ پولیس کے حوالے کیا تھا تاہم انہوں نے معافی بھی مانگی تھی جو تاہم کسی بھی قیمت پر دینے کو تیار نہیں تھی پر احناف کے سمجھانے کے بعد وہ ان کو معافی کر چکی تھی پر کبھی ان کو ماما نہیں کہا تھا اور نہ کبھی وہ ان کے گھر گئی تھی بس کبھی کبھار اسماعیل صاحب کی یادیں زور پکڑتی تو وہ جاتی تھی اور اپنا سارا وقت ان کے کمرے میں گزارتی تھی اور ان کی چیزوں کو چھو کر ان کی موجودگی کو محسوس کیا کرتی تھی۔۔۔ اور خود ہی مسکرا پڑتی تھی۔۔۔ "سومل اور سومل کی بھی شادی ہو گئی تھی جہاں وہ جیسے تیسے کر کے اپنی زندگی گزار رہیں تھیں کیونکہ ان کے دل میں نہ تو کوئی خوشی تھی اور مطمئن تھیں۔۔۔۔"

Congratulations.

حیات تارا کے پاس بیٹھ کر اُس کی بیٹی کو دیکھ کر مُبارکباد دینے لگی تو تارا خاموشی سے اُس کو دیکھنے لگی جانے کیوں اُس کو اب حیات سے اچھی وائبر نہیں آتی تھی۔۔۔

بہت خوبصورت ہے یار تمہاری بیٹی تو پرپتا ہے کیا خوبصورت لوگوں کی قسمت جانے کیوں اللہ بہت خراب بناتا ہے۔۔۔۔ حیات افسوس بھرے لہجے میں بولی تو تارا نے احناف کو دیکھا جو از لان کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا۔۔۔۔

ایک بات کہوں؟ حیات نے اُس کو دیکھ کر کہا تو تارا سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی

مجھے کل الٹر اساوئڈ کروانے پر پتا چلا کہ میرے پیٹ میں بیٹا ہے۔۔۔ حیات نے راز درانہ انداز میں اُس کو بتایا تو تارا سمجھ نہیں پائی کہ یہ سب وہ ایسے اُس کو کیوں بتا رہی ہے۔

ماشاء اللہ اچھی بات ہے۔۔۔۔۔ تارا نے زبردستی مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولی پھر احناف کو دیکھا

تھینک یو اور تمہیں احساس تو ہوتا ہو گا کہ میرے ساتھ غلط کیا ہے۔۔۔ حیات نے کہا تو تار نے اُس کو دیکھا

احناف کے کہنے پر میں نے تم سے معذرت کر لی تھی جو کہ تمہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔ تار نے کہا تو حیات معنی خیز انداز میں مسکرائی

چھوڑو پُرانی باتیں کچھ فی باتیں کرتے ہیں۔۔۔ "حیات نے سر جھٹک کر کہا کرو۔۔۔ تار نے غور سے اُس کو دیکھا

تم نے جو میرے ساتھ کروانا چاہا جو میرا ساتھ ہو تو نہیں پروہ آگے چل کر میرا بیٹا تمہاری بیٹی کے ساتھ کرے گا۔" مجھے چاہیے احناف سے محبت نہیں تھی پر اب ایسا دن تمہاری بیٹی کی زندگی میں آئے جس پر وہ اپنی خوش قسمتی پر نازاں ہو گی پر اچانک پھر کوئی اُس کو خاص سے عام بنا کر اپنے پاؤں کے نیچے کچل دے گا۔۔۔ حیات اُس بچی کے گال پر پیار بھری چٹکی کاٹ کر آہستگی سے بولی تو تار اکا دل دھک دھک کر اٹھا تھا وہ بے یقین نظروں سے حیات کو دیکھنے لگی جس نے بہت آرام سے اُس کو اپنے

عزائم سے آگاہ کروایا تھا "پہلے تو خوف سے اُس کا دل دھڑک رہا تھا مگر اچانک اُس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تو حیات نے تعجب سے اُس کو دیکھا

کیا ہوا؟ حیات نے بلاخر پوچھ لیا اُس کو تارا کا مسکراہٹ ہضم نہیں ہو رہا تھا

وہ آیت پڑھی ہے کبھی تم نے؟ اپنی بچی کو گود میں لیئے تارے اُس سے پوچھا

کونسی آیت؟ حیات نے جواباً پوچھا

”وَمَا تَشَاؤُنَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ“

اور تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہو تا جب تک اللہ جہل جلالہ نہ چاہے۔

ابھی تمہارا بیٹا تمہارے پیٹ میں ہے دُنیا میں ابھی وہ آیا نہیں اس لیے تم ایسے " بڑے بڑے بول نہ بولو وہ کیا ہے نہ پر یگنسی کے دوران لڑکی کو بہت کراؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے یوں سمجھو وہ بس اپنے بچے کو جنم نہیں دیتی خود بھی اُس نے نئی زندگی حاصل کی ہوتی ہے " اللہ اگر تمہیں نواز رہا ہے تو شکر ادا کرو نا کہ اپنی نیت کو ناپاک بناؤ کہ آگے چل کر تمہیں کچھ ہو گیا تو؟ زہر اُگلنے اگر حیات کو آتا تھا تو آگ لگانا تارا

کو بھی اچھے سے آتا تھا۔۔۔ "جس پر حیات نے غصے بھری نظروں سے اُس کو دیکھا تھا پھر وہ اُٹھ کر از لان کی طرف بڑھی تھی جبکہ تارا کو اُس کی باتوں نے گھبراہٹ میں مبتلا تو ضرور کر دیا تھا پر اُس نے ظاہر ہونے نہیں دیا بس سر جھٹک کر اپنی پری جیسی بچی کو دیکھا جو اپنے مستقبل انجان پر سکون سوئی ہوئی تھی۔۔۔۔



میں نین تارا جس نے اپنی زندگی سے پی سیکھا تھا کہ زندگی میں جو بھی ہو "حالات جیسے بھی بن جائے مگر کبھی بھی زندگی میں گیواپ نہیں کرنا اور نہ ہار ماننا ہے۔۔

! کیونکہ حضرت علی کا فرمان ہے

"کوئی تب تک ہار نہیں سکتا جب تک خود ہار نہ مان جائے

اپنے مقصد کو پانے کی ہرجی توڑ کو شش کرنی چاہیے۔۔ اور جو میں سمجھتی تھی کہ میرا

ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے میری زندگی میں محرومیاں کیوں ہوتیں ہیں تو میں خوش

ہوں اب میری زندگی میں احناف جیسا شخص ہے اور ایک چاند جیسی بیٹی ہے عفاف

جب میرے پاس کچھ نہیں تھا تو اللہ نے احناف دیا تھا پیارا کرنے والا ایک نانا دیا تھا جس نے میری آسائش کا خیال رکھا تھا۔۔۔

زندگی میں غلطیاں سب سے ہوتی ہے میں نے بھی کی ہیں مجھے بھی اپنی غلطیوں کا احساس ہے۔۔ "زندگی اگر پھولوں کی سیج نہیں ہوتی تو کاٹو سے بنا رستہ بھی نہیں ہوتا جن کو ہر حال میں ہم نے پار کرنا ہوتا ہے۔۔ اور قرآن میں تو واضح لکھا ہے کہ اللہ ہمیں آزماتا ہے تاکہ ہم جان پائے کہ کون ہے ہمارا اللہ کے سوا۔۔

میں آتی ہوں۔۔۔ اپنا ہاتھ ہلاتے تار آنے اُونچی میں احناف سے کہا

ہاں پلیز آجاؤ یا اس نے تو اپنے رونے کا عالمی رکارڈ بنایا ہوا ہے۔۔۔ احناف اُس کو دیکھ کر بولا تو تارا کھلکھلاتی اُس کے پاس آئی تھی اور اُس کی گود سے عفاف کو لیا تھا جو فورن چُپ ہو گئی تھی جس پر احناف کا منہ بن گیا تھا۔۔۔ "مگر پھر ہنس کر تارا کو اپنے حصار میں لیے اُن دونوں کے چہرے پر پیار کیا تھا جس پر تارا پر سکون انداز میں مسکرائی تھی۔۔۔۔"

تم نے ٹھیک کہا تھا احناف میں اسپیشل ہوں۔۔۔۔ تارا اُس کے سینے سے لگی آہستگی سے بولی تو احناف اُس کی بات پر مسکرایا تھا۔۔۔ "جبکہ عفاف نے پھر سے رونے کی تیاری پکڑ لی تھی



ماں کو لات مار تاثریر۔۔۔۔۔ حیات اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھ کر اپنے بچے سے مخاطب ہوئی پھر ہنس پڑی

اففففف میری جان بس تم جلدی سے آ جاؤ تا کہ میں بھی لوگوں سے حساب کتاب
برابر کر سکوں۔۔۔۔۔ حیات پُر سرار لہجے میں کہتی اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ گئی تھی۔۔



ختم شد

